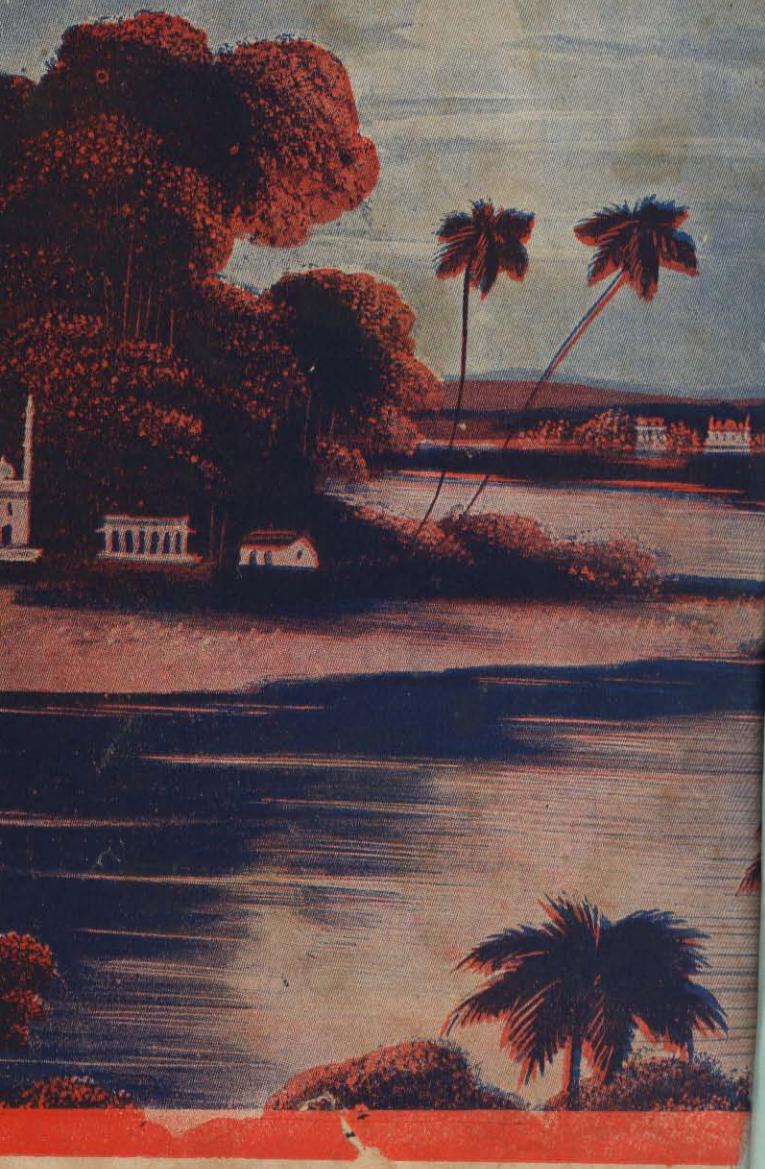


دیوبند

Deoband
U.P.



ایمان افراد
ولوں انگریز

عہدناک
سبق آموز

SHAHINAMA E ISLAM

شہنشہِ اسلام

حصہ اول

حضرت مفتی مالنڈ صاحب نے شاہنشہ میں خصوصی اللہ علیہ سلم کی جیات ہمارے
و اسلامیان کو لیکن حضرت مارثماں کا شاہنشہ مکمل خود کو صال میں شروع ہوتے۔
نام المرسلین کو صال میں و ان کے چالے فلان مجاہدین پر کیا گردی؟
فرم اور بہت دل کسی شدید کشش ہوتی؟

پھر خلافت راشدہ کس طرح قائم ہوتی۔ اسلام کی سب سی پرسیں
باقاعدہ مکومت کو کہ عالم وجود میں آئی۔
بھی شعر کی پڑیں ایں پڑھ دلائیں۔

تم کا ایسا درجہ
کہ پڑھنے کا سبق
کوئی نہیں

حق

گزیب

خواستہ دشہ
کی تماہی تاریخ و تصنیف
و کیا اپنے ہر چیز بنائے
فرمید کہ صرف کی بہت بڑی معلمے

اسلام میں جہویش
کا
تفہوم کیا ہے؟

ظیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
کیا ایسا سحر کر کر کے؟

حق و باطل کی تواریخ کیان
کہاں مکرا ہیں اور باطل کس طرح
متغلوب ہوا؟

لے کا پتہ کتبخانی دیوبند ضلع بہرائی پوری دہلی

لائق مطاعم

بہت سفضل کلام کیسے ہے، بلاشبہ جیت دذکر کا سو مضمون نہیں اسی تھے اور اسی باب میں بہت افراط و تکریب پہنچ رہی ہے، بھی ہے "سوال اسیل" کام کا حصہ صحیح تینگ پر پہنچنے کے لیے نہایت منصہ ہو گا، مفہوم اتنا تھا، ایک درجہ تھا۔

خیر المواس کامل

ترجمہ اردو فزیرتہ المواس

بہت سیں وظیفوں کا مشہور جوہر، فتحت یادہ روزپہر۔

ترجمہ انست

ارشادتہ نبوی جامع مستند و خیرہ اردو وزبان میں

جلد اول:- اردو میں آج تک احادیث کے جزو مختصر اور ناقص تراجم کے ساتھ کوئی ہمیں بااثنا کا اونہ سماں نہیں دیا گیا، یہ پہنچ موقوع چہکر (ترجمان السنۃ) کے نام سے خدمت حدیث کا حظیم الشان سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی اصل عبارت مع عرب: ساختہ ترجمہ عالم ہم ترجمہ اور شرح کی لوٹ، شرح ہم ایک سو طبق مقدوس ہے جیسیں ارشادتہ نبوی کی اہمیت اور اعماق، یہ کے مراتب مدارج پر بہترین بحث کے ملادہ تدوین حدیث کی تاریخ اور فاکسیمات و نبوت، اور دیگر اہم ترین عنوانات پر تفصیلی کلام کیا گی، بعض مشہور ائمہ حدیث اور اکابرین اہم کے ملالات میں شامل کئے گئے ہیں۔

جلد اول مدرسہ پریمی (فلک بارہ پریمی)، جلد دوم درج پر (محمد اقبال بارہ پریمی)

خلافے راشدین

مؤلفہ:- مولا تاج عبدالشکور صاحب ایڈیٹر احمد لکھنؤ

خلافتے راشدین کی سیرت پر تکمیلی تمام کتب میں اس اس تالیف کو ایک انتیاری شان اور خاص مقام حاصل ہے، مؤلف دو شیعہ کے میلان میں بہت شہرت پاچکے ہیں "خلافتے راشدین" میں اچھے اس بات کا خاص احاطہ کھا سکے کہ جن مذیقات و اغواستے الہی تسبیح کو اپنے مسلک کی تا دلیل اور اپنے سنت پر ہتر مرض کا مرتو منہار ان کی تشریف تسبیح تاریخی روایات کی روشنی میں اس طرح کردیجاتے کئی پر باطل کی براہ کام موقع نہ ہے اور مشتبہات کی تسبیح کی تھی ہو جائے قیمت دو در دبے آنکھ لئے (مبلد ہے)

حکایات صحیح ایم

صحافی مردوں اور غو. تو روپیں کے دکھنی آمونا اور یہاں افراد زمانیں جنہیں مطالعہ کر دو روح تازہ اور سینہ کشادہ ہوتی ہے تازہ ایڈیشن ہمذکور کتابت و طباعت اور سفید کاغذ، جلد پر خوبصورت گرد پڑھ، حصہ یہ دو سیپے چار ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

معزرة الا تغییف قول الجمال فی سوال اسیل کامل درود ترجمہ

شفاء العسلیل

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں ذکر میوحت کے الاراء ملپی

تاہبین کو معمولی کیشیں، یا جائے گا

انوار الغیوب :- اردو ترجمہ ضیام القلوب

حضرت حاجی شاہ عبداللہ کی مشہور کتاب ضیام القلوب
میں شفعت و ذکر، سیمت و ارشاد، مراقبہ و قیود، اور اس مسئلہ کے
دیگر طائف پر تفصیلی کلام کی گیا ہے، اور ہر چند رحمانی اسرار کا
اعکشاف ہے، وہ طریقت کے مسافروں کی سیلہ یہ جہاں عجیب
کننا جائے، اردو عجم اس :- قیمت صرف ۲۰ روپے۔

اردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ

پچاس ہزار سے نائد عربی الفاظ کی اردو تشریح

عظیم الشان اردو عجمہ بی لغت اپنی حضوریوں کے لحاظ
سے بھریا ہے، جہاں تک عربی سے اردو میں الفاظ کے ترتیب
کا لعنت ہے اچک اس دفعہ کی کوئی لاکشمنی وہ درجیں نہیں آئی مالا
سال کی عرق ریزی اور کوششوں کے بعد بڑی تحقیق کے لیے اسے
ذائق صفات منتقل یعنی المقدار لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں
چبھن کیا جا رہا ہے۔

المقدار ۔ عربی لغت کی جدیدیت لوریں اس وقت سب سے دیادہ
حالت اور دلپڑی کی جاتی ہے۔

مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ [اسکی ترتیب میں عربی لغت کی بہت دبیری پذیری
اوپریں کیا ہے، اخذ استنباط کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لاکر دل دی گئی ہے
جسے تامیں نایاب العرس، افراد معاو و بجهہ لغتی، نہایاں این ایزو عالمیہ
مفردات امام راغب، کتابیں لاؤ غالی، مہنگی العرس، صراح، فیرہ
عصر، طلباء عربی سے پھیلی ریخت و اسلوگزی
مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ [دان، اردو خواں سب کیستے ہیں جدیدیت ہے۔
جلد خوبصورت اور ضبط، بخ گرد پوش قیمت سولہ روپے۔

ضفا مدت گردہ جا شیکے باعث "ترجان السنۃ" کو
جلد دوسرہ ۔ معبوراً و جلدیوں میں سیم کر دیا گیا چنانچہ جلد
ثانی کوت پل لایاں حالاً سلام کے تمام ایم الجواب پر مشتمل ہے
یہی جلد کی سب خوبیاں اس میں موجود ہیں۔
۲۰ روپے (جلد گیراہ پیچے)

آوازِ شمسی

حجۃ الاسلام نام خزانی کا ایک ایمان افروز سالہ جبریں
امتحنت حق اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، شامل اور مکمل شریف، و مجزہ
و فیرہ، انعام و ملاست کیسا تصحیح کئے گئے ہیں۔
حدیہ صرف دس آنے

مبادرہ شاہ بھان نور

باخبر حضرات جانستہ ہیں کہ مولانا محمد قاسم ممتاز نوتوئی
نے ہر سے بڑے با دریوں سے مناظرے کے اور جمیش خند جو ہے
اُن کے ایک احمد اور عجیب غریب مناظرے کی دلیل پر تفصیل
"میجاہت شاہ بھان نور" میں ملاحظہ فرمائی، ولائل اور اندرا ریاست پر
اپ عشق دکر جائیں تو ہمارا ذمہ، قیمت صرف ۳۰۔

مُناجَاتٌ مُفْكِرُونَ

مع فرمایہ عند اللہ صلواتہ الرسول عین ادعیہ بالاور و قرآنی عائیں

جس میں تمام، عائیں قسمان شریف اور احادیث میہرے
حضرت الحارج مولانا شاہ محمد اشرفی صاحب، مظلہ نے جمع فرمائے
حضرت کے بزرگوں کیستے علیحدہ علیحدہ مرات منزلوں میں سیم فرائیں اور حسکا
اردو میں سطحوم ترجیحہ بھی مرات منزلوں میں کرادے گیا ہے وہی بڑن
کے پیغمبر علیہ رحمة و علیہ وہ خصوص ہے۔

ڈائیگز براہم، عشویہ ہفت احرات شجرات چشتیکش
و اسماں بدریں، اویضہ احمد خان کا ناضمہ ضروری، کتابت دینہ
زیب، کافر مخفیہ، بھیر بلڈ ہیر دمیکندا، درد پے،
خیجہ

مکتبہ عجیبی کھٹا اور بھیسا ب لمیج کی جذریں، غرام کرتی ہے، آپ جس معیار کی جملیں چاہتے ہوں اس کی افضلی تجویں۔



ماہنامہ جگہ

دیوبند



ہر انگریزی ہیئت کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے

عام سالانہ قیمت پانچ روپے
فی پرچہ سات آنے

مزدوج سالانہ قیمت حسب املاع

پابند ماه جنوری ۱۹۵۵ء

عنوان	صاحب مصنون	مصنون	بلانچ
۱	آغاز تحریک
۲	ہریکیں تسلیق اسلام
۳	تجھی کی ڈاک
۴	حقائق (افتباں)
۵	انمول ہیسکے
۶	مسجد سے بچانے تک
۷	جنت اور اس کی نعمتیں
۸	نظریہ آخرت
۹	منظومات
۱۰	غصب ابھی
۱۱	منظومات
۱۲	حسن جوانی اور محنت برقرار رکھنے کے اصول
۱۳	محرس کھوٹے (تنقید و تصریح)

پاکستان کا پہلا جناب شیخ سلیمان اللہ صاحب
ملک بی ۵۰ ناظم آباد کراچی پاکستان

ترتیب دیئے والے
عامر عثمانی وزیر فضل عثمانی

ترسل زر اوقات دیوبند کا پتہ

دفتر تحریک دیوبند ضلع سہارنپور دہلی

عامر عثمانی پر مدرسہ شریعت نے محبوب المطابع پرسی دہلی سے حبیب الرحمنی دفتر تحریک دیوبند سے شائع کیا۔

آغا شریعت

از عامر عثمانی

بادشاہوں اور شریر و بیش خواجگان کی تاریخ میں تو یہ شکستی نظریہ ملکیتیں کہ حاکم نے جما اور ہی قانون بن گیا۔ لیکن آج کی ہدایت ترقی یافتہ اور انصاف کی دھوئے دار دنیا میں ایسی کوئی نظر نہ پڑتی جیسی حاکموں کی مرضی کو ایکیں کی اڑکے بغیری قانون قرار دے دیا گیا ہو۔ وہ روز جہاں طکران طبق اپنے اپنے حکومت کی بیانوں کے لئے انسانی حقوق کو نہیں تصریح کیا ہے اور بات کی بات میں ہمدرد ہاتھیگیاں خالک میں طاری جاتی ہیں وہاں بھی جان لینے کے لئے عدالتی ڈھونگ رکھا کر کم سے کم ایسے الزامات ملزمنیں پر لگاتے جاتے ہیں کہ ان کی کوششات یہاں ممکنی نظر نظر سے جان لینا جائز ہو جاتے۔ ایشیت کے خلاف کسی بیرونی طاقت سے ساز باز کا الزام۔ اشتراکیت کی نیا ویں بائستے کی سعی کا الزام۔ پورا دو ہوئے کا الزام۔ پر الزامات بیشک لیے ہیں کہ حقیقت خواہ کچھ ہو لیکن عقلی اور ظاہری اعتبار سے ایک اشتراکی ملک کے آئینے میں ان پر چانسی اور گولی کی سزا آئندی منقطع کے طابق ہے۔

لیکن اخوان کے اراکین پر مصر کے طکران نے جو زیادتے سے زیادہ الزامات لگاتے ہیں ان میں سے ایک بھی تو ایسا نہیں ہے صدری آئین اور صدر کی قوی یا ملکی یا اندھی آئندہ یا لوگی کے اعتبار سے چانسی کے لائق کہا جاتے۔

مصر میں جو کچھ ہو اسے اس کا عالم ہوتا اتنا بھی ہے کہ اس پر کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ کوئی بھی اتفاق پر نداہیا فوار آدمی استے سو اسے جبر و جو ایشیت کے کچھ نہیں قرار دے سکتا۔ لیکن جبرت اور جبرت دنیا کے اُن عالی مدار ملکوں و قوتوں اور خداوندوں پر ہے جو امن و انصاف کے نعرے موج و شام لگاتے ہیں۔ اُس میں الاقوام پر

اخوان ایمن [مسکن] ایمان صدر کی اخوان ایمن کے کئی صفات اور اکیں کو پھانسیاں، ہیجا چکی ہیں۔ ایمان صدر کی جماعت کو زندگی مہر کرتے قیاس میں جاپنا ہے اور زندگی کو محسوس پر ادا نہیں کی جو ضرب الشاش تاریخ علم و برہستی کی شاندی ہی کرتی ہے اسے اخوان پر چسپا کر کے ان کی جمیعت کو خوب فتنہ سے اگھاڑا جاوار ہے۔

ایمان صدر کی جماعت کے ہزاروں میں دوستی کر تمام حالات سے راست واقفیت کے بغیر ہمارے کوئی حاکم اخوان اور صدری طکرانوں کے بھی محملہ میں کہاں شکست درست اور مطابق واقعہ ہو سکتے ہے۔ بے شکس کسی ملک کی حکمران پارٹی کو اپنے ملک کے خاطر ہمایکے کچھ حصہ پر بھی اوقات سختیاں مجھی کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن صدری طکر انہیں اخوان ایمن کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کے سراسر علم و جبرا و برہستہ ہونے کے خود کے احوال اُو ای دسے ہے جس کو طکران پارٹی نے اپنے طرز عمل کو جواز کرنے دیا کے اُنگے رکھا ہے۔ مثلاً جسیہ عموم کی نوعیت کے مطابق وی جاتی ہے۔ انصافات غصی یہ نہیں کہ جرم کو سزا دیو دی جائے۔ بلکہ انصاف یہ ہے کہ سزا جرم کے توازنی اور مطابق دی جائے۔ جنم خود کی دیر کے کوئی بھی مانسے لیتے ہیں کہ سنسکری فولادی دیو اس سے چھلانگ کر آئنے والی وہ خربی جنم سے واضح چوتا ہے۔ اخوان کے اسراروں پر مبنی بیانات دلائے کی خاطر و حشرت ناک اور جو اتنی نظام ڈھلاتے گئے بالکل غلطیں اور فوجی عدالت ہیں ملزمان نے جو کچھ کہا وہ بلا جبر و لا کراہ کہا تب بھی جو جرام عدالت کے سامنے آتے ہیں۔ اور جن خطاوں کا مرکب نام نہاد کسی بھی آئین اور ضابطہ کی رو سے چانسی کے لائق نہیں ہیں جوہ موجودہ دنیا کے

اپنا اور بالکل اپنا معاملہ بھیتے ہوئے وہی سرت اور الہمیان مجھ سوس کر قریب چین جو کیونٹھ پیش کی کسی جیت پر روس کو ملکا بھیے یار دس کی کسی ہار پر امریکہ۔

یعنی الاقوام یاد رکھنے کے طبقہ کیوں حصہ کے معاملہ رکھپے پوتھیں کیوں ایران و انڈونیشیا کے باپیں زبان ٹھوٹیں کیوں پاکستان کی جماعت اسلامی کا ذکر کریں، اُن کی دلی خواہشات کے تو عین مطابق یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان کے کازاد اور ان کی آئندیا لوی کی قریبیت ہے۔ کون حق ہے پو منفعت کی جیت پر خوش نہ ہو۔

بہت عرصہ بعد یہ ہوا ہے کہ اسلام ایک جاندار تحریک بن کر دنیا میں اپھرنسی کی کوشش کر رہا ہے اس کوچکے اور موٹائی فاطر آج کی دنیا اپنے تمام ادیٰ مہیماری کی طرح استعمال کرے گی جس طرح آغاز اسلام میں کافروں نے کئے تھے تھی جوئی روت پر ملت کی بیسے پر گرم پھر کھانا پا ہو سکے زندگی میں شیوں کے ذمہ بھر دنیا ہیں چونک مجنزا۔ نیز سکل اپنے سکل بنا ہو یا سائیگن کی روک سے کچھ کے دینا جذبہ دیتے ایک ہی ہے۔ ہبھی چوراغ مصطفوی وہی شرار بھی ہی انتیجہ کیا ہو گا کہ تو خدا ہی کو معلوم ہے۔ لیکن عروج و نوال گی خطر اور تاریخ کی فضیلت بتاتی ہے کہ زمانہ چرا ایک بار کروڑے گا۔ عظیم کردشت۔ قلم و جبر کے تھیماروں سے اپھرنسی کوئی خوبی تھی طور پر دب سکتی ہیں مٹا سکتیں کریں۔ وقت آئے گا جب دنیا کی تحریر گاہ ہیں ایک بار چھپا اسلامی نظام کا تحریر ہو گا اور ہمیں خود سرت ہو کر اس تحریر کی تحریر میں اتفاق مکاہدہ ظالمانہ عمل کار فرما نہیں ہو گا ہو دنیا کے نظام نظاموں کا لازم ہے۔

ہمارا اسلام بھیجیں ان شہیوں کو جو حق کی راہ میں اپنا سب کچھ لائیں گے۔ ہماری دلی دعائیں اپنیں ان جوانوں کو جو شیطانی جبر و ظلم کے اس خوفیں ہنکار سے سے ایس ہیں۔ بلکہ راہ حق میں اپنے پیش روں کی طرح گروں لائے کا عوم نے مصروف ہو جادیں۔ ہم یقین رکھتیں کہ مغلوں کا شرخ اور بکار نہیں چاہیگا۔ بلکہ اس شفقت کی اوپر سے حق کا آفتاب چیاں تاب طمیع ہو گا اور ایک خی سود نیا ہو اجیا۔ پھیلا یعنی۔ ابتدا اور آنماں تین تویی ایمان دلوں کے عزم و ارادہ کو لکھت دینے کو بھلے تھی وہی تھی تھا لاقت تھی اتفاقات پیدا کر تھی ہیں جنت کی وجہی لفڑی اور صبر ازما ہے۔ اب دل ہی اس سے لذر سکتا ہے۔

جو انسانی حقوق کے چار ٹریناتی ہے۔ اُن دھرماتاویں پر ہے جو اتنی کے غمیں سوکھ کر کاٹا ہوتے جاتے ہیں۔ اُن ہیں سے کسی نہ پر ما قہ بٹکرے نہیں سوچا اور صرمن جو کچھ ہو لے ہے وہ مکحدیک ماسا پر اکھانک غیر مناسب ہے۔

فی الحیثیت اگر غور کیا جاتے تو جہد بدنگی بھی سی اور ہے پر واتی ذرا بھی حیرت کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ عین مطابق نظرت اور قریب عقل ہے۔ دنیا میں ہمیشہ دو قوتوں کا فربار ہی ہے۔ حق اور باطل۔ شیرا و شتر نظم اور انسفاست۔ تاریکی اور روشنی۔ آج ہی دو ہی قوتوں ہیں۔ اسلام اور کفر۔ ان دونوں قوتوں کے مطابقہ اور بیاس اپنی اپنی جگہ کئی مختلف ہوں۔ لیکن اصل کے لحاظ سود و نہ کا تمہاد اور مکار ایک ہی زادیتے کا ہے۔ ظاہریں صراحتاً نہیں شاید ایران اور پاکستان میں اسلامی نظام کے علمی و اروں کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اور کیا جا رہا ہے وہ سلطان حکم اؤں ہی کی طرف سے کیا جا رہا ہے اور ظاہر میں نکاہیں کھجور ہی ہیں کہ فو اسلام کا کفر اور نہیں۔ بلکہ اسلام اؤں کا باہمی معاملہ ہے مگر حقیقت میں نکاہیں خوب دیکھ رہی ہیں کہ پہنچرہ اسلام کی ہے۔ حق اور باطل کی ہے روشنی اور تاریخی کی ہے۔ شیطان کی حقیقت جس طرح اس کے بھیں بدستے سے نہیں بدلتی۔ اسی طرح کفر کی حقیقت اسلام کا بھیں بدستے سو نہیں بدلتی۔ ایمان و اسلام نام پر دلی جذبے اور بالطفی احساس کا۔ دلوں جذبے سے محروم ہوتے ہوئے بعض ظاہری طور پر سلطان ہن جانا حقیقاً کسی شخص کو سلطان نہیں ہنالا۔ کسی بھی ملکے عکلوں ہوں ان کے قلوب الگ اسلام اور ایمان سے محروم ہیں تو انہیں چاہئے بعض ہزار یا اسلان لکھا جائے۔ لیکن سلطان ہونے یا ان ہونے کے بارے میں فیصلہ کی معیار۔ قرآن کی رو میں وہ سلطان نہیں ملت فیق کہلا سے جائیں گے جو اسلام کے لئے کافروں سے بھی زیادہ فطرے کا اور ضرر و ساری ہیں۔ جس وقت صریا ایران یا اسی بھی خان حملکت کے حکمران کسی شخص یا اجتماع کو اس نے کھلتے ہیں کہ وہ شخص یا ایسا انت کافر اور نظام کو شاکر اسلامی نظام کی طالب ہوئے تو قوی حقیقت یہ کفر اسلام کو کپسہ رہا ہوتا ہے۔ باطل حق کی گروں پر بھری چلاتا ہوتا ہے سیاہی روشنی کو تخلی کیوں ہوتی ہے۔ ظاہریں دنیا ہتھی ہے کہ یہ سلطانوں کا باہمی معاملہ ہے۔ لیکن کفر کی شیطانی قوتوں اسے

از
مولانا
الیوبن علام الدین
رام نگری

اکھر دکھیہ میں تبلیغِ اسلام

یہی پوچش ہے؟ ان کی زبان ان کی تسلیم، ان کے ذہب، ان کی
سماجی، ان کے مالارس اور ان کی حانہ مال کا عالم گیلے ہے۔
اسپنہ ملک میں آزاد اور جگہ سزا قوم کا ابھی حال ہوتا ہے؟ مسلمانوں کی
ہندوستان میں آجو سو سال تک حکومت کی، لیکن کیا وجہ ہے کہ
دو شام، فارس اور مصر کا طرح مسلمان ملک میں رکا؟ اس کی وجہ
ہے کہ بیان جس پرہمنے پر اور جن اصولوں سے اسلام کی تبلیغ
ہوئی چاہیئے تھی نہیں ہوئی، مسلمان فراز از وفا اور سلطنتیں اسلام
کے نام پر فراز و اسیاں اور سلطنتیں کرتے رہے، مگر انہوں نے
ذرا پہنچ نہ کیا، ہندوستان کی سر زمین میں اسلام کی قلمبڑی ہوئی،
عمل سے صحیح اسلام پیش کیا اور اس کا کوئی معقول استظام کیا کہ تحریر و
تقریر کے ذریعہ بیان کے باشدے میں صحیح اسلام سے روشناس ہوئی
کہتے ہیں کہ عشق اور مشکل چیزیں نہیں، اسلام ایک خالص مشکل تھا
وہ چیز رہ سکا، مگر ایک مقفل اور صریح بڑی خوشبوگتی پرستی اور
کہاں تک پہنچی؟

پھر جو اس کے چاروں طرف نجاہست اور گندگی کا انباء ہو
اہم اس کا نام مشکل ہوتا ہے لازمی بات تھی کہ عام ہو رہا مشکل اور
نجاست ہے فرق دیکا جائے اور مشکل کو بھی نجاہست اور گندگی
مجھا جائے۔

اصلاح سے بیک اور بد جو کچھ کیا اس کا تیقیہ اج اخلاق
کے سامنے ہے اور اتحاد و اجماع صورت میں ہے کہ اگر دوسری بھی دیانت
کے ساتھ مسلمانوں کے ماضی اور حال پر نظر کریں تو ان کو قیامت اور
اس کی جبڑاہ مزرا بیان لائے بغیر واردہ نہ رہے، خدا کے پئی ہندوؤں نے

امریکیہ تبلیغِ اسلام کے مسئلہ پر "تجھی" میں جو گفتگو
ہو رہی ہے اس کے متعلق میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، تجھی
میں اس تذکرے کو دیکھ کر جانتے گیوں ہمیشہ ملک میں ایک سوال
اجھرایا، ہندوستان کی مسلمانوں کے ساتھ امریکیہ سے تبلیغِ اسلام کا مسئلہ
نیا نہیں بلکہ ہم اور تو جو کن ہے یا امریکیہ؟

ایک نہماں تھا کہ ہو دہندوستان میں اسلام نہیں تھا
اللہ کے کچھ بیٹکے ہیاں تھے، اس ملک کو اسلام سے آشتا کیا،
اسlam کی دعوت دی، اسپنہ پاکیزہ اخلاقی مول سے اسلامی زندگی کا
نمودار پیش کیا، ہندوستان کی سر زمین میں اسلام کی قلمبڑی ہوئی،
اسلام کا پروار الگا، اس کی آبیاری کی گئی، دہڑھڑا پرہان چشمیں
ایک تنادر درخت من گئی، شنگوں پر یہوئی، کلبائیں لکھیں، پھول
کھلے، پھل آئے، اس درخت نے پرے ملک کا اپنے ساتے میں سے
لیا، اس کے پھولوں کی خوشبو سے سارا ملک ہطرز ارہن گیا اور اس سے
تنے پھل دیئے کہ دوسری، سیر پو گئیں، لیکن آج اس کا کیا حال ہے؟
بھی اس نے کبھی اس سر زمین پر ہوا کے دن دیکھے ہی نہیں، تو کیا
آن امریکیہ یاد نیا کے کسی دوستکاری سے خود ہندوستان میں اسلام
کی دعوت و تبلیغ اور اس کی حفاظت و بعتا کا مسئلہ کچھ کم
فسد اہم ہے؟

مسلمان ہندوستان اولادیں، دستوریں ان کو دہن جو حقوق
عطایکر دیئے گئے ہیں جو ہندوستان کی کسی دوسری قوم کو دیئے گئے ہیں
ہندوستان کو حکومت ایس ان کا بھی اسی طرح حصہ ہے جس طرح
کسی دوسری قوم کا، لیکن کیا ملنا بھی مسلمانوں کی ہندوستان میں

جماعت اسلامی گمراہ اور بدینہ ہے، اور اس کی بڑی مختزلیوں
ع، چپوں، تاریخیوں، غرض اجتماع سے اب تک ہستہ گمراہ اور بدینہ
فرقہ پر ہے اور ہے ان سبھی معاشرت اسلامی کی گمراہی بڑی بڑی ہے
اس کی کاروں کو چھوٹا نہیں چاہئے، ان کو جناد دینا چاہئے، جماالت
اسلامی والوں کو اپنے مدرسیں کامیابی مدرسیں و راجحی مسجد کا امام نہیں
بنانا چاہئے، اور جمعیت العلما کو ماشا لالم شرکاری حکومت کی پرتوں
حاصل ہے، اسے حق پروری کا ہے کہ جس مسلمان جماالت کے پارے
میں خوفزدہ ہاپنے صادر کر دے۔

یہ ہندوستان کے حالات، ان حالات میں آج کا یہ
بڑا وضع اور بڑی سوال ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ کی ضرورت
ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو یہ من ذاتی جمعیت العلما کی جانب سے
اس فرض علی کی اداگی کے لئے کیا کیا جائے ہے؟ اسلام کو جانے
اپنے کوئی ادارے اختصاری سمجھنے میں تو اس سوال کا جواب بھی
نہیں کو دینا ہے۔

جمعیت العلما تمثیل کی آزادی میں حصہ لینے کی سب سے بڑی
وہ وجہ ہے کہ اپنا یا کوئی قانونی کارکنویزی حکومت اسلام کی راہ کا سب سے
بڑا سگ گراں ہے، اس سلیمانیہ اس کا ہذا مسلمانوں پر فرض ہے
اس کے پہنچتے ہی اسلام کا ماستہ صاف ہو جائے گا، الحلال کو
بھیت کی جو، جو ہر ہندوستان کی مقدس سر زمین اگر بڑوں کا باک
قرم سے پاک ہو گئی، اب جمعیت کو اپنا اصل کام انجام دینا چاہئے
لیکن جمعیت کیا کرے، مستقبل پر کسی کافایوں نہیں، قسمی سے حالات
ہیں جیسیں ہیں کہ جمعیتہ اقتامت دینی کے فرضی کی انجام دیجی کا علم برک
استھ۔ بدھتہ رلن اسے تبلیغ کا کام تو ضروری گرنا چاہئے، اس میں
کون سامان مانے کردا ہو اگرچہ اور ہندویوں اسلامی تبلیغ کا شائع
کرنے ہوئے، غیر مسلموں کو بتائے کہ اسلامی تبلیغ زندگی کیا ہے۔ ۹۔

سیاست، معاشرت اور زندگی کے موسسے شعبوں میں اسلام
کی تعلیم دیتا ہے، اسی کے ماتحت وہ تنقید کو کے بتائے کہ دینی کے
حودوں سے مرد جبکہ نظام ہائے حیات ہیں ان میں کیا کیا افغان
مقاصد ہیں اور وہ دنیا کو کس طرح تباہ و بر باد کر رہے ہیں، اور خود
ہندوستان نہیں کیجیے جل کر کس ہلاکت و تباہی کے خالکیلف
بڑھ رہا ہے، اس تحریک کو موردوں اور متناسب صورتوں سے

اپنے اعمال اخلاق سے جتنا صحیح اسلام پیش کی، اس کے نتائج بھی
منتفی ہیں، اور اسی بھی کے نام سے ہے پسی کا جو کارہ بار کیا گیا
اس کا حاصل بھی واضح صورت میں موجود ہے۔

صد بول پر تجھے ہٹ کر دیجئے، ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ
کا ہمیں نشانہ تھا ہے، جو چند ہیں اپ کو نظر نہیں لگی دہی ہیں،
(۱) اور یوں اور صیاحوں کے ساتھ ہمیں ہناظروں کے ہو گئے،
(۲) تبلیغ عدم تقدیر اسلامی طبقے دوسرے اختلافی مسائل، نیز
دیوبندیت اور بریوریت کی گھشت اور تکفیریازی۔

(۳) مرتضی اللہ احمد کی بالآخر آئیز وحیت اسلام۔

یہ دعوت جس پیچے ہے، جس دعوت اور جس اہم سامنے
ہوئی وہ اہل حق کے چہرے پر باطل کے طالبیں کا حکمِ محکم ہے، مگر
وہ نئے بھی غلام احمد کی امت کے عزم و حوصلہ کو دیکھ کر یہ احتراف کیجئے
پھر چارہ نہیں کر۔

ذرا شما حلقة گرداد سے کامل کوئی

کچھ ہو سے تو کبھی رندازی تقدیر خوار ہو سے

(۴) حضرت مولانا الیاس رحلہ الرحلیہ کی تحریک تبلیغ اسلام کے
مشتمل اور مفید ہو سے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکت، اور اپنے طرز میں
اس نے جو ثابت پیدا کئے اور پیدا کر دیے ہیں وہ قابل انتہی ہیں
جیسے معاف کیا ہے کہ اس تحریک کو خود دشمنوں ہم تبلیغی تحریک
کہیں گے۔ درد فی الحقیقت بہاء اسلامی تحریک کیست، اور اسے مزید عظمت
دیکھی تو تجدیدی تحریک کہہ جیئے، مگر مکمل تبلیغ وہ ہے جو مسلم اور غیر
مسلم سب کو شامل ہو، اور اس جسزو و غالب کا اس تحریک کیسے ہوں بالکل
نقدان ہے۔

(۵) جماالت اسلامی کی تحریک کیسا دعوت، اس کے متعلق ہیں یہاں کچھ
کہتے ہوئے جو ہکتے ہوں کہ جو بھاشاہی اور اسلامی عائد ہو جائے، لیکن
اس فائد عرض کرنے کی امداد تاریخی کی وجہ سے بہرے اسلام
کی دعوت سے کمال ہے اور اس کے حضن، تبلیغ و دعوت میں اسلام
اور پیغمبر مسیح پاصل ہیں۔ اور بھوٹ دل خوش کی وجہ نہیں ہے
بلکہ وہ لپٹنے محدود وسائل کے ساتھ جو کچھ کر دی جائے ہے، وہ اس دعست
پر ایک سلسلہ شہادتیں۔
میکن دیوبندی و جمعیت العلما کا قطبی فیصلہ اور قتوی یہ ہے کہ

علم و ابھیرت کی انگلک، جو تفہیم ہوئی چاہئے، جس کے پاس امریک کے
یقین اور مکمل حالت نہ ہو دیجوں، اُن حالات کے اختیارستہ کام
کامیابی اور طریقہ کار کی تعین کرے، اور اعتماد سے مددوں اخواص
کو امریک کی سمجھے۔ پھر وہ تفہیم برآمدان سے روپریشی باقاعدہ ہو۔ اور حصہ
ضدودت ان کو بھائیں دینی رہے۔ جب تک اسلام کی ایجاد ہوئی ہوگی
استثنے پر فرض کی انجام دہی سے جہد رکھنیں ہو جاسکتا، اُسی
حالت میں غالب اندیشہ بھی اس پر گاہک اسلام کی تبلیغ و اشاعت
کا صحیح طور پر حق ادا کی جاسکے اور مطلوب تغیر کے بر عکس نتیجہ
ظہوریں آئے۔

آخریں یہ بتا دیا بھی ضروری سمجھنا چاہوں کہ مغربی افغانستان
کو امریک کی اسلامی تغیر کی وجہ پر احتیبت و تبلیغ کیا ہے اور اس کا نام اسیہ
اس کے اسلامی اجتماع میں شرکت بھی کر چکا ہے، اس اعتماد سے بھی
اگر ہندوستان کی طرف سے امریکہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام
ہونا ہے تو اسے صحیح اصولوں پر ہونا چاہئے، جماعت اسلامی کی
راہ میں خود اسلام حاصل نہ ہوئے، خصوصاً یہ سند و اجماعۃ العلما
کی طرف سے اس کی راہ نہ رکھی جاتی بلکہ اس کی مدد و اور حوصلہ افزائی
کی جانبی توجہ ایک ایسی جماعت تھی جو اس فرض کی اگلی دہی
میں ایک بھی جماعت ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن اگر دیوبند و ویچہ احمد
کا ذریعی ہے کہ صحیح اسلام کی فائدہ لگی کا حق احسیں کو حاصل ہے
اوہ صحیح اسلام کے حوالہ ہی ہیں تو پھر چاہئے کہ جمیع اعلاما اس کے
میانے تین ہزار اوسی کے مالکت ہندوستانی مبلغیں امریکے پر تبلیغ
اشاعت کا کام انجام دیں، افراد ہی طور پر اس کا ہم کرنے سے
یہ صورت ہر حال اوری ہے۔

—————<><>00:00>>

”مکتبہ تجلی سے“

کتابیں خرید کر دینی خدمت میں پا تھے

غیر مسلموں نکل پڑو ہی سے او جملوں اور تغیروں کے ذریعہ بھی پڑیں ملک
کو انہوں نے اپنی سے دو شناس کرتے، لاکھوں نے تحریک میانہ جا تھیں
کہ اسلام کیا ہے، اور کروڑوں دو جس اس آپ سے جو ایکٹھے تھے تحریکی
ہیں، جو حرف اسلام کی صورت میں مسلمانوں ہی کے پاس ہے اسیہ
سے کہ سائیکلو ڈاؤں غیر مسلم اسلام کے پار سے ہیں شفافیتی میں مبتلا ہوں
اوہ اس بنیورہ اسلام سے سخت تغیر اور تغیر اوریں۔

ہر حال میں پڑھ پڑھ ہندوستان میں اسلام کا حق چھ کریاں کے
غیر مسلموں میں اس کی تبلیغ و اشاعت کی جاتے تاکہ اس کے تقدیم و
بقایا صحیح تسلیک پیدا ہو، اندیشہ کرام علیہ السلام و اسلام کا اس وہ سنتا ہو
کہ انہوں نے سب سے پہلے اسلام کی روح و تبلیغ کے لئے اپنے ملن کو
مقبرہ رکھا، اس کے بعد انہوں نے یہ وہ نکل کی تکری۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام | اسلام در ہر، تبلیغ اسلام ہر اور
فردو ہر، اس کے بعد انہوں نے یہ وہ ہے۔

دھرم بھیج کر کے باہنا رکھیں میں اس مسئلہ پر جو امارہ شائع ہو
ہے، اس کا ماحصل یہ ہے کہ:-

(۱) امریکہ میں جو لوگ اسلام کی عورت و تبلیغ کی خرض سے جائیں
و دھرم پر اپنے مستقیم کے اوہ امریکہ میں اپنے گز اور کی طرف سے
پورا اہلیت اور ماحصل کریں۔

(۲) امریکہ میں صحیح اور خالص اسلام پیش کیا جاتے ہو کہ تا قص
اوہ نامکمل، کیونکہ صحیح اور خالص اسلام ہی میں وہ طاقت ہے
جو مشترکہ کی تحریک مفت اور کر سکتا ہے، اگر امریکہ میں غالباً اور کل
اسلام پیش کیا گیا اور مشترکہ کے مقام پریں اس کی ناکامیاں
یقینی ہے تو امریکہ کے باخندے چیزیں کے لئے اسلام ہر یا بوس
اوہ پڑرا ہو جائیں گے۔

یہ لامسٹری ہی اپنے اندر کافی اہمیت رکھتا ہے، لیکن دھرم
مسئلہ کو اسلام کی عورت اور محقق کی اہمیت پر دعا صیانت میانہ کا
چیختی کا حامل ہے۔ اس میں میری ملحمات مگر قطعی راستے یہ ہے کہ
یہ کام افسرداری طور پر کرنے کا ہرگز نہیں ہے، افراد چاہے کتنے ہی
خالص اور صاحب انتہا ہوں، اتنا ہی کام افسرداری زندگی اوری
پر چھوڑنا اور اندریشی کے سخت خلاف میں ہے، اس کے لئے ارباب

(ستقل عتوان)

بھل کی طاہری

پر اپنے علم و تحقیق کا حامل ناظرین کے سامنے پیش کر دیتا اور
ورنی نقطہ نظر سے عوام کے اعتمادات و اعمال کی اصلاح کرتا ہے۔
جماعتِ اسلامی کے مال و مالیات کو برداشت اور ان اسلام اس کے لیے
سے برداشت معلوم کریں اور ایمانداری سے جس تجھ پر اپنی
اس پر جنم جائیں۔ ہم نے جماعت کے ذمہ داروں میں ہیں نہ کیوں
میں جو اس سے متعلق ہر ضروری غیر ضروری سوال کا جواب دینا
ہم پر فرض غیریں۔

پچھا استفتا تم ہو تو امند جب بالا چند ناموں کے علاوہ پچھے
بجا ہیں کے استفادہ جو ایک بڑے لفافے میں تھے تم بھی ہرگز
ہیں۔ اگر بعض لوگوں کے احوال کروہ سوال پر ہمیں یاد گئے
ہیں اور تا حال وہ شایع ہیں ہر سے تو یا تو وہ ہر ماہ شائع ہوتے
والي شرعاً الطعن سے کسی ایک یا چند شرعاً اطاعے کے عدم خلاف کے
باعت روایی کر دیتے گئے یا مگم ہوتے۔ یہ بھائی دوبارہ شرعاً کو
ملحوظ رکھتے ہوتے ترسیل کی رحمت گوارہ خواہیں۔

ایک یہ بات بھی ضرور مخاطر بھنی چاہئے کہ ایک سے
زیادہ سوال پیش کیے واسطے اپنا ہر سوال علیہ کاغذ پر لکھیں کیونکہ
بعض مرتبہ عدم گنجائش کے باعث ان کے ایک سوال کا جواب
دید یا جاتا ہے اور باقی آنکہ کے لئے رچاتے ہیں۔ مگر سب
ایک ہی کاغذ پر ہونے کے باعث کتاب کے پاس جا کر اس
بھینپ کے سورات میں شامل ہو جاتے ہیں اور آئندہ انہوںکا نئے
کی نوبت نہیں آتی۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے محترم ناظرین ہماری دشواریوں
کو ملحوظ رکھتے ہوئے سوالات میں صورت و سیرت کے حسن و
خوبی کو میں ازیش پیش نظر بھیں گے۔

پہلے اسے پڑھئے! مندرجہ ذیل حضرات کے سوالات لائق انتباہ
ہیں سمجھے جئے جس کی تصریح فرماتے ہیں۔

(۱) جناب حکیم و محتی صاحب۔ حیدر آباد دکن۔ اپنی
تحریر اس حد تک شکستہ کے خاکسار بھیب تو اسے مجاہدۃ درست
پڑھ سکتا ہے میکن کتاب قیمتاً بہت غلیباں کرے گا۔

(۲) سید غفار حسین مصوص۔ نظام آباد دکن۔ اپنی
سوالات محسن لاماں بالوں پر مشتمل ہیں جن کا دینی عمل اتفاق است
کوئی رد بنا نہیں۔ کثیر و احیب الشاعر اس سوالات کی موجودگی میں
ان کے لئے جگہ نکالنے سخت دشوار ہے۔

(۳) نام ندار (خریدار عتلہ) رضا منزل۔ جیا گڑا
حیدر آباد دکن۔ اپنے اپنا طولی خواب لکھ کر تحریر فرمایا
ہے کہ میرے نانا جان اور ان کے تمام تسلیقین قبلہ الحاج مولانا
مصطفیٰ الرحمن صاحب کے مردی ہیں اور والدہ بھتی ہیں کہ وہ
خواجوں کی تبریزات بتاتے ہیں۔ اس باب میں اپنے ہمراہ راست
قبائل مصروف سے خط و کتابت کریں۔ ان کا پتہ یہ ہے:-

حملہ الجا العمالی۔ بڑی خوبی۔ دیوبند۔

ہم تیری کے فن سے نا بلد ہیں اس لئے جواب پیش نہیں کر سکتے۔

(۴) جناب عبدالعلیم صدیقی، شوہر حنیث۔ لکھیم پور
کھیری۔ اپ کا سوال جماعت اسلامی کے مستور سے متعلق
ہے اور اپنے ہمارے جوں کھنچتے میں شائع کر دیک جو اس
پر بحث کی ہے۔ اگر سوال مقصود ہے تو ہم تصریح جواب کے ساتھ
اشاعت کی لکھش کرتے یا کام بہت طولی ہے اور مناظرہ
کے لئے ہیں ہے۔ ہمیں انسوس ہے کہ جملی کی ذاکر سے ہمارا
مقصد جنگ ہے جدل اور مناظرہ بازی نہیں۔ بلکہ مختلف موضوعات

دلائی گئی و نہ حملہ اعمال نہیں کے ذریعہ بھی طلب امداد فی تھیں کی جاسکتی ہے۔ خود فرمائیے کہ اگر کوئی شخص ہوں کہے کہ بامسٹاہ کا تقریب اور تعلف ممالک کرنے کے لئے تم خدمت اور اطاعت و خاداری کو ذریحہ بناؤ تو کیا اس کا مطلب یہ ہو گا کہ خدمت اور اطاعت و خاداری کو تیساں کیا جائے گے۔ دفعہ (د) کے ذیل میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ حقیقت میں ازدادیت و الابدترین قول ہے جوں کے تھاں پر سخت حدایت اپنی کا خطرہ ہے۔ قول رسول پر اتنی سخت گستاخانہ بلکہ خداوند خشکانی اسی شخص کے لئے تھاں ہے جو حدایت اور خوفی ہے جوں سے بالکل ہے نیاز ہو کر فریونیت اور بکریں غسرق ہوں رسول اللہ کا وہ ارشاد اگر ایسی جو اسلامی قوانین اور خداوندی فرمانیں کی اُن نیز جانشہداری اور انعامات و ریاست کا سامنا ہوں گے جس سے جسے دنیا بھر کے آگے بیلاگ انصاف کی روشن دلیل کے طور پر خفر کے ساتھ پہنچ کیا جا سکتا ہے۔ اسی کو قائل ہے دنیوں اور سے ایمانوں کا قول بتا تھے۔ **اللّٰهُمَّ حفظْنَا**۔

فی الحقیقت یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ کے اول مقام درستہ کو بالکل نہیں سمجھا بلکہ تو ساختہ عطا خوبیوں میں بھیں گئے چنانچہ اگر قرآن بار بار حقیقت و اخلاق رکھتا تو جائز ہے۔ انسان ہیں اللہ کے بندے ہیں۔ تو یہ لوگ عیسائیوں کی طرح انہیں اللہ کا بیٹا بھائی وغیرہ کوچھ بنا دلتے (نحو زالت من ذالک) قرآن نے چوں تک ان کے لئے بھائیوں نہیں چھپتی اس لئے اس باب میں تو یہ بظاہر چیز ہیں لیکن ان کے اندر موجود کو مقام بشریت سے بلند کر کر مرتبہ الوہیت پر لاستے کا جذبہ اور شوق اب بھی کار فرما ہے اور مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ قرآن نے کہا۔ داکہ مکہ عنده اللہ تعالیٰ کام۔ اللہ کے نزدیک ہر ٹھہرے ممتاز اور لا قیقی عزت و ہی لوگ ہیں جو تم ہیں سے زیارت تھی ایں۔ فاطمہؓ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی خداوندی ارشاد کی ایک بہترین تائید و توثیق ہے۔ یعنی کسی بھی کی اولاد یا راستہ دار ہونا اللہ کے تزوییک لا تلقی عزت ہونے کا معیار نہیں بلکہ ہر انسان کا عمل اور کوئی ادا سے لا تلقی عزت یا ذیل بن سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح میں اسلام کے بیٹے کا فریضہ ہے ممکن کچھ نہیں۔ تاریخ کا یہ واقعہ کہ

سوال۔ ازیزید ارشاد ملی وضوی۔ کاپور۔ **حرافات**
ایک مقرر صاحب نے اپنی تقریب میں یہاں کچھ ایسی باتیں فرمائی ہیں جو عموماً کتوپیہ اور ان کے لئے عدد بہراں بھن کا باعث ہو گئی ہیں۔ براؤ کرم اپنے ہر دعا زین ماہر عقیلی میں شائع فضل کر منون فرمائیں کہ باتیں کہاں تھک صحیح ہیں اور ان پا توں کی اُسی کم از کم صورتیں بھی کچھ ہے یا نہیں۔ اشارہ اللہ عوام کے لئے رفیق تشویش کا باعث ہو گا۔

۱۔ حضرت قاطدر ہر ایض و نفاس سے متراخیں۔ اور آپ کی ایک ناز بھی بھی قضا نہیں ہوتی۔

۲۔ حضرت قاطدر کی حیات طیبہ میں حضرت ملی کے لئے عقدہ شانی حرام تھا۔

ج۔ یا ایضاً اَنْذِرْنِي اَمْتُوا شَعْبَيْنِي بِالْقَبْرِ وَالْمَوْلَةِ

صبر اور نمانے مدد طلب کرو۔ نہ مجاز فردا ہے ذمہ برا اور مدد طلب کرنے کا حکم ایمان والوں کو دیا جا رہا ہے۔ بن شاہت چو گیسا کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا جائز ہے اور فدا کے حکم کے مبنی بنے۔

۳۔ اسی فاطحہ تم یہ ذیخال کرنا کہ ہمارا باپ رسول ہے جو ہمیں حقیقت کی طرف سے ہے فکر نہ رہنا چاہتا ہے۔ قول میریوں اور ایمان کے ڈاکوں کا ہے۔ خوب فاطحہ کو رسول بھی نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اسی بھیلارکی ہے خوبیوں نے یہ ایمانوں نے ہوشیار ہیمان ایمان کے لئے تھیں سے۔ ایسید قوی ہے کہ۔ آج ہماب اس معاملہ میں رہنمائی فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

جو اپتہ۔

(۱) یہ تمام باتیں ہیں اور وہیات ہیں (ج) کے ذیل میں غیر اللہ سے اعتماد طلب کرنے کا جو استدلال کیا گیا ہو وہ حکم تکمیل ہے۔ صبر و صلوٰۃ کو فی جاندار محسوس وجود کی اشیاء نہیں جو ان پر غیر اللہ سے اعتماد کو تیساں کیا جاسکے۔ قرآن کا مکمل مسئلہ اور ختم ہے کہ صبر و صلوٰۃ اللہ کی حضرت و محبت کو متوجہ ہے کا پسندیدہ ذریعہ ہے۔ لہذا ان کے ذریعہ تم اللہ کی بعد حاصل کرنے کی اسی کرو۔ اسی طرح درج اعمال نیک اور عبادات بھی خدا کے اعمام اور اہم کے ذریعہ ہیں۔ صبر اور نماز چونکہ اہم تر اور جامع ترقیزی ہیں اس نے خصوصیت سے ان کی طرف توجہ

کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دلائلِ ذہن شیعہ انسوں اور
الخشن اور۔

تفریج

سوال ۴:- از ظرفت۔ علم کا دہار جس ان روح اور جان میں کیا فرق ہے؟ ہر جاندار میں جس ان ضروری ہے۔ کیا ہر جاندار میں روح بھی ہے؟ انسان کے خون میں جاندار تخلیقات موجود ہیں۔ اگر ہر جاندار میں روح موجود ہے یا جان بھی کا دل سرہ انام روح ہے تو کیا انسان میں بیک وقت ایک سے زیادہ سرع م موجود ہیں؟

جواب ۴:-

اپ خدا ہم انداری سے خور فرمائیں کہ آپ کے سوا کل مال کیا ہے کوئی لکھتے ہیں جو اس سے مل ہوگا۔ کوئی افادہ ہے جو اس کو منانہ میں شامل کر سکیں گے۔

"جان" اور "روح" ایک ہی غیر مترقبہ شے کے دو مختلف نام ہیں کوئی مطلق عکس ہے۔ شکنہ ان کے ایک دوسرے سے متنبہ کر کر لیکن عنہاں اس کا کچھ مصال نہیں اور خون میں لاکھوں جاندار احسان ہوتے سے انسان روح کی انحرافات اور عورت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں "روح" ایک شے کا نام ہے جو مستقل بالذات ایک وجود رکھتی ہے۔ اور "جان" ایک کیفیت کا نام ہے جو درج و قلم کے انتہا والی حلق سے پیدا ہوتی ہے۔
وال اللہ حمل بالصوراب۔

سوال ۵:- فریضی اور مکمل۔ بدالہن۔ مصائب خجھ

زید ایک سرہ کلم بطور جہان عرکے گھر ادا آیا دے بدالہن گیا۔ زید نے صافاً غورتے کیا اور حب زید نسبت ہوئے لگا۔ پھر صافاً غور کی۔ مگر عمر ابو عیشہ کہا کہ رخصت ہوتے وقت صافاً غور حدیث کی رکختی میں جائز نہیں۔ یہ نے کہا کہ سنی حدیث ہے تو کہا کہ دھانوں کا۔ مگر آج تک نہ دکھاسکا۔ کیا کوئی حدیث جناب کی نظر میں ایسی ہے کہ رخصت ہونے پر ایک سلان جہان جہان سے صافاً غور کرے۔ یہ نے نیال میں تو ایک کوئی حدیث نہیں۔ ایسی حدیث ضرور ہوگی کہ ایک سلان جہان جہان میں ہر آت وقت بھی اور بھائے وقت بھی مصالوں کرے۔ اور معانقہ کرے۔

جواب ۵:-

چالجگیر نے ملک نور یہاں کو اس لئے جرم کی مزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اپنی تفسیرات کے اعتبار سے خواہ کچھی ہی بھروسہ جمال اسے عوام کے تزویک انتہائی مقبولیت اور پسندیدی میں ہے اور مدل جہاں گلگیری کی شہرت کا سب سے مطبوع طبقہ بنیاد پہنچی ہے۔ دوسری قوموں کے منصب مراجع اول بھی مدین جہاں گلگیری کے اس کارنامے کو لائق توصیف و تکریم سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اسی سے کہ عام لوگوں پر اضافات کے تقدیمی پورے کرنے کے انسان ہیں۔ میکر جب اضافات کی زدیں خود اپنی یا اپنی کسی محبوس بنتی کی ذات، آتی ہو تو اضافات کا اقتضان پورا کرنا آسان نہیں۔ بلکہ اسی حالت میں لوگ بالعموم اضافات سے گزر کر جاتے ہیں۔ یہ کمزوری ہے خلائق ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وال اضافات یہیں پر مدد و پرواہ سے بکھری اسکی اور خدا کے واحدہ لاشریک کے باوسے میں بھی نکلم کا قدم نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ رسول اکرم و امتحن قربتی ہیں کہ خدا کے لائیں اسے جن ممال کو فتح ہیں کہ بیرون کے قابل گردانہ ہے۔ اگر حملکی بیٹی بھی خدا نبتوستہ ان نہیں سے کوئی سکر۔ بیٹھے تو اسکا باب محمد مخدومی قانون کے دریاں اپنی سفارش کو مصال کر کے اضافات کے مقدمہ چھوڑ پڑا۔ اسکا باب خدا نہیں لگاتے گا۔ ملکہ اڑیں اگر وہ سفارش کر بھی دے تو سفارش کی مقبولیت اور عالم غلوت پرندکی بروضی پر مخصوص ہے۔ خدا کوئی غوت نہیں دکھاتا۔ سو اس سے قوت کے ہوئے اسے بکھری ہے۔ محمد کی سفارش آخری فیصلہ نہیں آخری فیصلہ قوت اسے باتیں ہے۔ محمد کی سفارش پر اللہ تعالیٰ جہاں ہزاروں مگاہگاروں پر حکم و کرم فراہم کرتے ہیں اس سفارش کو روکر دینا یا چھیننا اس کے اختیار اور قبضہ ہے۔ نبڑوہ چلے ہو تو سفارش کی مجال نہیں۔ من ذا الیٰ نبی پیغام فہمہ نہ اکایا ذہنیہ کسی میں طاقت ہے جو اس کی جاگزت کے بغیر سفارش کر سکے۔
محقرہ ہے کہ خدا اور رسول کے مرابت میں فرق کریں بہت ضروری ہے اور جو اول بشریت کے لوازم کو آنکھوں سے مشوب کرنے میں ان کی ذہنیں جو میں کرنے کے لوازم کو آنکھوں سے مشوب اور ایسی صفات ثابت کرنے کے خواہ مندرجی وہ فی الحقيقة آنکھوں کے باقی اور نافرمان ہیں اور آنکھوں کی غلوتیں عربت و سخونی کے ذریعہ اُن سے بہت بڑی ذات۔ ذات وحدۃ لاشریک

ہمارے علم میں کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے۔ عمر سے
کہتے کہ وہ حدیث دھکلتے۔

سوال ۲۰ صاحبزادہ احمد دروس۔ لون تعالیٰ

لُونَ تَعَالٰى لِيْلَةَ حَنْجَى شَفَقَهُ وَمَاءَ حَجَّوْنَ
قرآن کی اس آیت سے خیال ہوتا ہے کہ کیا ہم لوگ
داقی مسلمان ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنی محوبہ اہمیات کی اپنی
ملل و دولت کا معمولی ساختہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ اُن سلطانوں
کے باشے میں جزو ندی گی مجرماں آیت پر کما حقہ عمل نہیں کرتے
آپ کا کیا خیال ہے۔ اور فند کے باب میں اس سے کونسا اصول
مشتبہ ہوتا ہے ۹

جواب :-

اطاعت و طلاق کی ہے۔ ایک تو یہ کہ حاکم نے جن امور کو
حالات و اتفاقات کے ساتھ صراحت فرض و احتجاب طی کر دیا ہے
ان کی تجھیں تھیں پیر و می کی جاتی رہتے اور اپنی طرف سو کوئی
زان جدوجہد اور سی قرب نہ کی جاتے۔ جیسے کہ ایک ملک کے تمام
شہروں پر ملکی قوانین کی اطاعت لازم ہے۔

وہ سرسے یہ کہ فرض و احتجاب کی پابندی اور منہیات
سے پرہیز تو کیا ہی جاتے۔ لیکن ساتھ ساتھ ان کو سچی آنکھوں پر
بھی نظر رکھی جاتے جو خصوصی تعلق اور وفاداری سے
وابستہ ہو سکتے ہیں جیسے کہ ہر شاک میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو
غیر قانونی حدود میں رہتے ہی کو کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسٹیٹ ور
کاموں کی وفاواری سے طور پر بہت سے زاندا و غیر لازم
اس لئے اسی کو یہیں کہ جن کا کرنا ان پر آئینی اختیارات سے فرض نہیں
بلکہ وہ تعاوین اور وفاداری کے اختیاراتی مظاہر ہیں۔

یہی حال قوانین الہامیہ کی اطاعت اور اللہ سے خصوصی
محبت اور وفاداری کا ہے۔ اتفاق فی سیل اللہ کی جو شکلیں
اللہ تعالیٰ نے لازم و ضروری طیاری دیں اُن پر تو عمل کرنا فرض د
لازم ہوا بغیر تعییں کے انسان مجرم اور قاطی نظر سے کامیکس و
شکلیں لازم ہیں قرار دی گئیں بلکہ محبت اور وفاداری کو فطری
تفاق انسوں کے طور پر بخیس ظاہر کیا گی ان کی تعییں کے بغیر قانونی
نقطہ نظر سے انسان مجرم نہیں ٹھیک ہے۔

یہی حال اس آیت کا ہے۔ اس ہر کی قبیل اصول یا قانونی
دفعہ کا بیان نہیں۔ بلکہ اللہ جل شانہ نے بندگی اور محبت کے
ایک تقاضے کو واضح فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ عاشق کو مبتنا زیادہ
تعلق محبوب سے ہو گا اتنا ہی وہ اس کی تعییں اور رضاخواہی میں
پوشش کرے گا۔ مصرف اس کے احکامات کو ملتے گا۔ بلکہ
اس کو خوش کرنے والے اُن تمام طریقوں کو اختیار کریں گا جن کا
وہ حکم کھلا ہمچاہے دے یا تندے لیکن محبت اور وفاداری اُن
ستھن اپنی ہو۔

اللہ جل شانہ محبت کے اس تقاضے کے میش لفڑ فرماتے
ہیں کہ حقیقتاً جن لوگوں کو ہم سے خلاصہ تعلق ہے اور دل کو ہماری
رضائی کے خواہاں ہیں وہ اپنی محبوب پیرزوں کو چارہ ری راہ میں صرف
کریں گے اور وفاداری کے مقام اعلیٰ پر پہنچیں گے۔

یہاں تاریخ کا ایک دلتعید آیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیار ہے۔ اسی
حالت میں آپ کی طبیعت، انگوڑ کھانے کو چاہی۔ آپ کی زوجہ
محبودہ حضرت صفیہؓ کے پیسوں کے انگور بازار سے منگاتے سے
جس وقت آپ انگور کھانے والے تھے دروازہ پر ساری سے
صدر اسی۔ اللہ اکبر و اذ انگور زبان پر سکھے بغیر فرائماں انگور
سائک کو بھجوادیئے۔

یہی سنے دو بارہ پھر بازار سے منگاتے۔ یہی سائک
میں تھاد و بارہ پھر صدر اسی اور اللہ کے اس برگزیدہ بندی سے
پھر سارے انگور بھجوادیئے۔

تمیری بار بھر انگور منگاتے گئے اور اب کی سائک نہیں یا
اس لئے ابن عثیر کے مذکور پیچے کی نوبت آئی۔

بیماری سے اٹھ کے بعد آپ کی طبیعت پھیل کے کیا ب
کو چاہی اجایا نے ان کا انتظام کیا۔ صین اس وقت جبکہ اب
کھانے والے تھے سائک کی آواز آئی۔ جب سابق ساری کتاب
بھجوادیئے اس پر لوگوں نے ہوش کیا کہ آپ کی ترشید خواہش
ان کو کھانے کی تھی سب کے سب کیوں سائک کو بھجوادیئے۔ تب
آپ نے یہ آپت پڑھی۔

لُونَ تَعَالٰى لِيْلَةَ حَنْجَى شَفَقَهُ وَمَاءَ حَجَّوْنَ

کا یہ بھی سنظر بالخط میں آتا ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان چاندی کا ایک تختہ بھاگ ہے جس حنفیہ کی لاش ملائکہ کو درمیان رکھی ہوئی ہے اور ملائکہ اپر رحمت سے انھیں خصل دی رہی ہیں جیسے خداوند حق ہرگز شہادت اور ہر حنفیہ کے ساتھی ہیں اور گیریوں پر اپنی آرہا ہے۔ زردہ حنفیہ کو ہلاک کر دی ریافت کیا اما ہمیں نہیں بلکہ کہہ سے شوہر کا عمل کی ماجت تھی، لیکن منادی سون کر

انتہے بے خود ہوئے کہ یہ اپ کی طرف پڑے آئے۔

آنکھنوں فربا یا بے شک اسی نے ملائکہ اخیر عالم دے سے سہیں۔ بس اسی دن سے اپ کا القبضہ ملائکہ پڑ گیا۔

سوال ۷:- از سید محمد شیعہ نظام آباد کوں۔

مولانا مودودی کی تصنیف تفہیمات کے سطح پر ایک ہمہ اشے کا گھننا ہے کہ یہ کتاب اسلامی نقطہ نظر سے تحریر کی گئی ہے۔ کیا ضروری ہے کہ یہ کفر سلم اُسے قبول کرے۔ ان کا خیال ہے کہ ذات اسلامی سلطنت باقی ہے اور نہ اسلام۔ اس نے ذات اسلام صحیح ذہب ہو سکتا ہے اور نہ اسلام کو فی مسیح راست دکھاتا ہے۔ بخلاف اس کے کیونکہ ہر دنیا کی سماجی اور معاشری مشکلات کا حل اُر سکتا ہے۔ اپنی راستے سے مطلع فرمائیے۔

اگر کیونکہ اور مو شریعت دنیا کی سماجی بسیاری اور اقتصادی دشواریوں کا حل نہیں ہے تو اپ کے خیال میں پھر وہ کو منادی ہو ہے جو ان چیزیں مشکلات کا حل کر سکے؟

جواب ۷:-

کتاب میں کسی نقطہ نظر سے لکھی جاتی ہیں۔ کیا ہمہ اشے کا مطلب یہ ہے کہ مانقصہ نقطہ نظر کے تفہیمات "لکھی جاتی"۔ اسلامی سلطنت بے شک اب باقی نہیں۔ لیکن اسلام اُن کامیابیوں کی وجہ سے اور جنہیں والی ہر آنکھ سے آج بھی کمل اور بے نسل قرآن و سنت میں دلکشی ہے۔

کیونکہ اس کے بارے میں ہماری راستے دقتاً فوٹاً جعلی کے صفات میں ظاہر ہوئی رہتی ہے۔ کیونکہ نے اقتصاد و معاشری کی چند گزیں بھول کر انسانیت اور اخلاق اور خیر کے دامن میں بے شمار گزہوں کا افراز کر دیا ہے۔ جو خود کو لمحن تکمیل یا تصور کرتے ہوئے زندگی کی بلندیوں پا کر نہ قدر دیں اور فتحیرو احساس ا

یہ ایک سہولی سی مشاہد ہے اور اس کے چاہئے والوں کی تائیج اسلام اور طہ کی شاکوں سے مالا مال ہے۔ اور قرآن کی میان فرمودہ مبارک بلاقی" کی بہت سرحدوں کو چھوٹنے والے لیے لیے وغایہ این حق ہرگز سے ہیں جنہوں نے اپنے جان مال اپنی اولاد اور اپنا سب کچھ اس آیت پرستہ بان کر دیا۔

وعلیہم السلامۃ و السلامۃ

سوال ۸:- از محمد ششتاق۔ قلاب۔ اسوہ صاحابہ صحابی رسول حضرت حنفیہ ابن ابی عامر کے نام کیسا تھے میں نے ایک کتاب میں علیل ملائکہ کا القبضہ دیکھا اس کا مطلب کیا ہے اور کسی بدعتی نے تو اسے تہیہ نکھڑا یا سہی کیا؟

جواب ۸:-

یہ لقب تاریخی ہے جس کی وجہ سے موسیٰ ابہ پلدیہ میں یہ لکھی گئی ہے کہ حضرت حنفیہ ابن ابی عامر کی شادی ہوئی تو شب زفاف ہی میں آپ کی دلہن نے یہ خواب دیکھا کہ گویا میر حافظہ آسمان کی طرف سے آیا میر سے شوہر اس ابیر میں سوار ہو گئے اور ابہ اخیس سے کہ آسمان کی طرف چلا۔ آسمان کے دروازہ محل گئے اور حنفیہ دا بیس نہیں آئے۔

بیوی نے بھی لیا کہ حنفیہ ضرور شہید ہوئے والے ہیں۔ اسی شب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی ہوئی کہ مدینہ پر اہل کفہر حملہ آور ہونے والے ہیں مسیح امین روکا جائے۔ الشھیدین الرّحیل!

حنفیہ نے مجھ ہی صحیح یہ منادی کی تو تمیل حکم بغیر میں اس درجہ حجہ و شہید ہوئے کہ یہ بھی یاد در بار کر مجھے غسل جماعت کرنے ہے۔ اسی حال میں میدان جنگ میں تشریف لے گئے اور اسی دن آنکھنوں صلی اللہ علیہ وسلم کے مامنے شہید ہو گئے۔

ختم جنگ کے بعد شہداء کا شمار ہوا تو اہلسکر صحابی اور بھی شہید ہوتے تھے۔ آنکھنوں نے لاشیں جمع کرنے کا حکم دیا اس کی لاشیں مل گئیں۔ لیکن ابن ابی عامر کی لاش نہ مل سکی۔ بہت تلاش ہوئی مگر نجیب صدر نہ۔ لیکن ایک آنکھنوں فراؤ ای وابی آسمان کی طرف نکلا اُٹھا کر دیکھتے ہیں تو قدرت خداوندی

تیرخیز و شرارہ جد ایں و شعور سے بے علوٰ ہو نا استفادہ کیسے وہ
کیونکہ زم کی طرف جاتے ہیں وہ قلت کی روشن پر اضافہ نہیں اور
آزادی اور ایمان و اخلاق اور قلمیں کے تفاصیل کو قسان
کر دیتے کامشوہ کجھی نہیں دیں گے۔

اسلام واحد ذہب ہے جو تمام میساں اقتصادی سماجی
اور انسانی تجدید گیوں کا ہر ہن حل پیش کرتا ہے۔ اس دعوے کے
ثبوت ہیں ہمارے نئے اس تصریح گردیں کچھیں کرنا ممکن نہیں ہے۔
اوہ دوں ایسا بہت سالہ ترجیح فرمودے پڑیں ہو چکا ہے جس میں ایک
طالب صداق کا اسلام کی پرستی فعالیت ہے مگری اور وہ سمعت
جاہیزت کے واقع دلائل مل سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ (الله)

جہر پوت نکان شریعت
کتنا قائم کرنا چاہئے۔ اس کی

کوئی مقدار ایسیں ہے یا
نہیں۔ اگر شورہ کی زندگی

میں اس کی بوجی گلائیں
ہو جائے اونہ زندگی میں

اُس نے ہر ادا اسکیا ہو تو
یکا یا ضروری ہے کہ وہ اپنی

مرحوم بیوی کا ہر اس کو رکھتا
داروں کو ادا کرے۔ کیا ہر کا ادا

کرنا لازمی ہے۔ براہ کرم مفضل طور پر
اس کا جواب شائع کر کے مذون فرمائیے۔

جواب۔۔۔

بہر کم سے کم مکمل مقدار پونے تین روپے بھر جاندی ہے
جو تقریباً دس روپیہ ہوتے ہیں (والحق المهر مشورة دراهم ۴۰۰)
در غفار) زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ لیکن بہت زیادہ ہر مناسب
نہیں ہیں۔ اگر بیوی بغیر درجت اور معاف کئے مر مائے تمہرے
مقدار سے در نظر ہیں وہ بیاں تو معاف کر دیں چاہیں یہوں لوگوں۔

سوال۔۔۔ بزم محمد بن علی الدین بن القاسمی۔ مسبوق کی نماز
جب بھی مقداری بھر کی نصیحت میں امام کے پیچھے قصده ہیں

فتح الملهم

شرح

مسالم

(عربي)

علامہ شبیر احمد غماٹی کی معرکۃ الاراء عربی شرح سلم کے تینوں حصوں
مکتبہ تحریکی سے طلب فرمائی۔ قیمت با وجود اعلیٰ درجہ کی لکھائی
چھپائی اور لفظیں آرٹ پریپر کے صرف چالیس روپے۔

مکتبہ تحریکی دیوبند (بوجی)

اگر خدا ہے۔ امام کے مسلم پیغمبر نے کے بعد وہ بقید خدا گئے طرح ادا
کرے۔ آیا اس کو قرأت اور انتہی ہے جو ہو گی یا اہم تر یا اور
کوئی طریقہ ہے معلوم فرمائی ہے جو کہ یہاں ہر شخص کا خیال جدا گانہ
بھے اسی تک آپ کو زحمت دی جائی ہے۔

جواب۔۔۔

قرأت میں ہر اور سر زور سے اور آہم تر سے پڑھنا
ام کے لئے ہے شکر تھا پڑھنے والوں کے لئے۔

مسبوق (بعد میں شامل جماعت ہونے والے) کو اپنی تھیہ
میں از نام صورتوں ہی قرأت بالترادہ قرأت، مسبوقی
کرنے چاہئے۔ البتر قرأت اور قیام و قعود
کی ایک بھی بار کی بھی شکوہ خاطر

رکھنی چاہئے کہ امام کے سلام
بھی یہی کے بعد مسبوق جو

رکعت شروع کرے گا۔

قرأت کے اعتبار سے

تو اس کی بھل رکعت

ہرگی اور تمام قعود

کے اعتبار سے ترسیم ہجات

کے موافق مثلاً ایک نص

حضر کی چوتھی رکعت میں

کے بعد وہ کھڑا کر بھلی رکعت کو اعتبار

سے شناور الحمد اور سورۃ پڑھے گا۔ لیکن رکوع و کحد

کے بعد بھلی رکعت کی طرح کھڑا نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ اس ایک

رکعت کے حساب سے جو اسے امام کے ساتھ مل چکی ہے یہ رکعت

دوسری ہو گئی اور بعد جدہ اسے قیود ایک ایسا جیسے

اوہ اسی دو گونہ اعتبار اس کو قائم رکھتے ہوئے نماز بوری کر دیجاتے

یا فقیری ایسا جیسے ایک ایسا جیسے

کھدا ہے۔ اسے یاد کر فتنہ چاہئے۔

سوال۔۔۔ اذاعات اعلیٰ سرمن۔۔۔ جمالت

ہماسے یہاں ایک سحر بند المیل نامی چیز جو الحدیث

پیش آتے ہیں۔ اگر سرکاری لوگوں کو مقدمہ سے پہلی چیز معلوم ہو جاتے کہ فلاں ملزم حقیقتِ حرم ہے تو اس شخص کے ساتھ بالعموم پہلی بھی حقیقت اور بد سلوکی و رارکھی جاتی ہے۔ بھی حال اللہ عمل خانش کے کارکنوں کا ہے۔ آخر

مکر! بعد مرگ کے اسرار کی تحقیق (جبسا آپنے فرمای) اس سے تو کہ رہے ہیں کہ احادیث سے کیا ثابت ہے۔ آپ نے تمیل سے جواب دے کر عبور فرمائی ہے۔ ملزم پرسکاری لوگوں کی دست درازی درحقیقت ایک فعل نامزد ہے جس کو خود منصفہ مزاج قاضی یا محض طریق بھی ناپسند رکھتا ہے۔ زدو کوب کرنے یا سزا دینے کا اختیار مجذبیت کو پہنچتے ہے۔ تکہ دسوئے سرکاری لوگوں کو۔ اور کس تصریح ذکر اللہ بادن اللہ، سے ظاہر ہے کہ اپنی بقصہ کو قبری تکلیف یا سنکری کو اگر فتنہ سب اشکار کے حکم ہے تو معلوم ہوا کہ بندوں کے ساتھ سب کچھ حساب و کتاب لینے سے پہلے وہی مولا کر رہا ہے۔ اس جگہ پھر بھی سوال اٹھتا ہے کہ پہلے یہ کیوں کر رہا ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ تو حمار کل ہے دعیلہ کل شیئی قدر بر ہے۔ اگر یہم غایب قبر کو نہیں لستے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے تو بھی ہم..... اور اگر یہم نہیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے روز قیامت سے پہلے بندہ پر ظالمی اس الرحم الرانیں کافل کیا سئے رکھتا ہے۔ صرف اس بات کو واضح کرنا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اپنے سوال میں بھی الحاضر کے حامل بخش میں بندوں کی درجوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت سے پیش کیوں یہ سزا دے رکھی ہے۔ معاشرہ کرام کا اس نہ سئے میں آس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال احادیث میں ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو آنحضرت نے کیا فرمایا ہے؟

ہمیں اس اسرار کی چیز چاہو کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔ لیکن کسی مفترض کے اعتراض کو یا اپنے ضمیر کو احادیث کی نفع سے کیا تھی مجذب جواب دیا جاتے۔

جو اپنے ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ اگر آپ اسی طرح عالم الغیب سے متعلق تمام اسلامی عقائد پر مناظرہ کرنا چاہیں گے تو بے شمار وقت کی

یا نیز قلدے ہے۔ خانہ تورہ بالکل نہیں پڑھتا۔ عربی میں الحمد للہ اُمیں کے ملاوہ اور کچھ نہیں جانتا۔ البته مشکلہ شریعت کا ارد و ترجمہ وہ بھی بلکہ تحریک کے ذریعہ بھی پڑھتا رہتا ہے۔ برخوبی پڑھنے پڑھنے پڑھنے کا پیشہ کرتا ہے۔ لیکن خوب اس بات کا شکر کرو وہ اپنے آپ کو پڑھا لم اعلم اکثر ہے اور ہم شرکلہ دن سے جھکڑا تارہتا ہے بعض اوقات اس کی زبان سے نہایت ہی سخت و سخت الفاظ مقلدوں کے خلاف نکلتے ہیں۔ یہاں نکس کرو وہ تقلید کو لفڑی کو حد تک سے جاتا ہے۔ جب بھی بھی ہم تخلی کے پر چون کا سے خالہ نہیں ہو وہ ماگل کئے کی طرح غراٹا ہے۔ اور جو جی میں آیا ایک دینا ہے۔ براہ کرم لیے بھر کے بارے میں ازروتے شریعت کیا حکم ہے مطیع فرمائیں؟

جو اپنے ہے۔

شریعت ایسے تھیں کہ "جاہل" کہتے اور اس "جاہل" کا مصدقاقہ شفیع نہیں جو اردو کی مطلاع جیز کی سکول یا اسکے میں پڑھنے کی وجہ سے "جاہل" کہلاتے ہے بلکہ وہ شخص ہو جو علمی ذہن و تکریسے عاری اور باطل اقدار و جیالات کا شیدائی ہے اس سے کہتے کہ اللہ کے بنے یا وہ کوئی کوئی کے اپنی عاقیلت کیوں خراب کرتا ہے۔ اگر تجھے اپنی چہالت یاحد سے پڑھی ہوئی داش مندی اور خود پسندی کے باعث فاٹکیں تعلیمیتے اختلاف ہو تو اس اختلاف کو فشنستہ و فساد کا ذریعہ تو زبان الفاظ اُختن لیں چلی کو وہ ناجملہ کہتا ہے تو آپ اس کی تحریر یا اگلی سائے کی طرح غرائے سے نہ کریں۔ یہ ٹھیک اور جو جی انتقامی ذہنیت ہے۔ نرمی خیڈگی اور دلسوی سے اسے راہ راست پر لائیں کی کجھے۔

سوال ۳: از محترم سیر پور تھیلہ (پاکستان)، عذاب قبر

تجھی ماہ انکویر میں سوال ہے: (عذاب قبر) کے جواب میں شامل دس کر جواب دیا گیا ہے کہ جس طرح ایک ملزم عدالت سے قابل مزاق اور دینے سے پہلے حوالات اور پوسیں کی پرسش و مرزش کی منازل سے لگزتا ہے۔ اسی طرح موت اور یوم قیامت کا دروسیانی زمانہ بھی مرے والوں کے نئے ہجری زمانے ہے جس میں اعمال و احوال کے اعتبار سے مختلف مرحلیں

انسان غیب سے بے خبر ہونے کے باعث اضافات اسی کو جھپٹا ہے جو واقعات دشائیدات کے مطابق عمل ہیں لایا جاتے۔ اسے بھنا بھی چاہئے کہ اس کا علم محمد و ادود و سائل علم حضرت آنحضرت ہیں۔ اسی تو اندر تعالیٰ نے قیامت کی حدالت میں اپنے اضافات کو بے الگ اور بی شہر دکھلانے اور بندوں کو اس کا معرفت بنانے کے لئے یہ طریقہ واضح فرضیہ یا کہ بندوں کے اپنے اعضا خود ان اعمال کی گواہی دیں گے جو ان سے سرزد ہوئے ہیں۔ تاکہ کوئی محروم اگر بھی کسی عمل قبیح کو بھول گیا ہو تو یہ شہر نکل سکے کہ اس عمل کا الزام اپر خواہ خواہ لاکدا ریا گیا ہے۔ بلکہ خود اس کے اپنے اعضا یہ بتاویں کریں انہم غلط نہیں۔ بلکہ تم نے حقیقتیہ بُراٰی کی تھی اور اس کی مسما تینجا حق بجا بھی۔

خداوب قبر کے بارے میں ایک دوہیں یہ مسیوں حدیثیں ملتی ہیں جن کی نقل یہاں لاحوال ہے۔ آنحضرت نے بعض اہل قبر کے سنتلے سے خداوب ہونے کا ذکر کیا یہ نہیں وضاحتہ اور بدراہنہ کیا ہے۔

اپ کا ضمیر یا کسی بھی مومن کا ضمیر اس طریقہ کے خوشون اور دوسروں میں اسی وقت پختلتے ہے جب اسلام کی عملی زندگی اور ایمان کی کیفیت یعنی اخلاص کا شکار ہو جاتی ہے۔ صورت ہو کر ایسے اوقات میں درود و استغفار کی کثرت کی جاتے اور اعمال صالح کی طرف بیش از بیش توجہ ہو جاتے۔ احادیث میں کئی مانع ایسے ملے ہیں کہ صحابہ کو غیر ضروری بخشون میں پختتے دیجئے اگر انہوں کو ناگواری ہوتی ہے اور کجھ سے اپنے روکا ہے۔ فی الحقيقة عقل کی دیسی کاری اور دکھانہ بحث بازی یقینی ہم کیلئے نہ ترقی اور یہاں دو عمل کے لئے سمجھ رہا کا درجہ رکھتی ہے اس سوچی الوسی پر نہ لازم ہے خصوصاً ایسے دردیں جیسے کہ ملت کو دیکھو مدد ا ضروری خدمات درکاریں۔

سوال ۲: از اسم (نظام باد دکن) نیاز فتحوری
نگار کا پرچہ ماہ الکتب سے ملکہ علیحدہ روانہ کر دیا ہو۔ بہاء
کرم علیہ السلام پر خدا قرآن اور حضرت چو مخصوص ہے ملاحظہ فرمائیے۔
اوسری یہ خواہش ہے اور آپ سے استدعا ہے کہ ہر اد کرم آپ
اس پر فضیل طور پر تقدیر فرمائیے۔ تاکہ لوگ مگر ایسے بھیں۔ اور

اعنایت کے سوا اور کیا قائدہ ہو گا۔ معتبر من کو جواب دینے کا یہ طریقہ نہیں کہ علم العقادہ کی ایک ایسی جزوی کوئی بحث کرنے بیٹھ جائیے بلکہ بحث جہشہر اصولی ہوئی چاہئے۔ معتبر من اگر مسلمان ہے تو اس کی نسلی کے نتے اتنا ہی کافی ہے کہ فلاں عقیدہ قرآن یا است نے عطا کیا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ متعین نہیں ہوتا تو اس کو مسلمان ہیں نہیں ہے۔ اسے قرآن و صفت کی حقانیت، اوپر طبعیت کا اعماق دلائے کی سمجھی کرنی چاہئے۔ اور اگر معتبر من مسلمان نہیں تو یہ ملکہ قرآن و صفت کی حقانیت منواہ بعد میں تمام اد امر و فوائی خود بخود مسلم ہو جائیں گے۔

برٹھی ہیں بات ہے کہ کسی گناہ کار کو قیامت سخت پیشہ عذاب قبرکوں دیا ہو ملزم پرسکاری لوگوں کی قبل از فصلہ مدد را زی بے شک فعل نامزد ہے اور مسرا و جزو لے کے فیصلہ کا افتخار بھی جیکہ محشریت ہی کو ہے۔ لیکن دنیا میں تو پریکل ہے کہ کسی ملزم کا جسم ہونا محشریت کو مقدمہ کی صورتی کارروائی کے بعد بھی حکوم ہوتا ہے اور بھی وہ فیصلہ دیتا ہے۔ اس فیصلہ کے بغیر کوئی جسم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس نے مسکاری لوگوں کا قبل از فصلہ سختی کرنا اور مشقت و نیادا خلیل ہلم ہے۔ اس کے برخلاف حاکم المکین کا معاملہ یہ ہے کہ اسے تو کسی بندے کا جسم ہونا یا نہ ہونا پہلے ہی سے بلاریب و شک طریقہ ہے اور علم صحیح کے لئے وہ کسی مقدمہ کی شہادت کمی جریح کا محتاج نہیں۔ اگر اسی اور بے شہر علم کے تحت وہ اپنے کارکنوں کے زیر بھروسیں کو تھوڑی مزدادیاں ہے تو ظلم و معنی داری۔ ظلم وجہ تاجب کسی غیر حرم کو مسرا دی جاتی۔ لیکن آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا وہی مددتوں کی طریقہ اُخزوی حدالت بھی قیمت کے روز اسی لئے قائم کی جائے گی کہ منصب حقیقی گواہوں اور دیکھوں کے ذریعہ بندوں کے بیوی اور غیر حرم ہونے کا پتہ چلا گیا؟ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو تہاہیت غلط سمجھتے ہیں اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ یہ اصحاب سے پہلے اس عالم الغیب والشهادہ کو اپنے بندوں کے اعمال کی تفصیل معلوم ہی نہیں رکونہ بالشہادہ کو اپنے بندوں کی عدالت تو حقیقت میں انسانی فطرت کے اس انتقام کو پورا کر دیکھو۔ پھر اکرے کے لئے ہے جو اس میں اضافات کے عمل کو ایک خاص معقول شکل میں پورا کئے جائے کے بارے میں پایا جاتا ہے۔

دینی و علمی کتب میں

اعجاز القرآن

رسیل اللہ کی ختنہ حضرت علام شیرازی صاحب ختنی علی معرفت الادانیف
این علم جانتے ہیں کہ مسلم موصوف بحسب العلوم ہو یعنی ساتھ مانع ہے
مگر با دشادستہ اعتماد یہاں مالک ہم، و پذیراً و درجہ پسند والائیں
استدلال کیشل۔ غرض اپ کی عمر یہی تیکھے کے قابل ہے،
دشنا کی اسلام سے قرآن کے احجاز ہوا معرفات کئے ہیں
ان کے دنام شکن جوابات اعجاز القرآن میں ملاحظہ فرمائے۔
صدی ہر صرف مارہ ملتے۔

اسلام کے اعم عقیدے

کتاب الوصیت دارود

از امام اعظم اوصیف، رحمۃ الشرطیہ، بعض امام اصل عقائد
کی تشریح، زبان عام فہم سیں، مفاتیح امکان، قیمت ایک روپیہ۔

مضامین مولانا سید سلیمان ندوی

۳۹۷ صفحات پر مختصر مولانا سید سلیمان ندوی کے خاص اتفاق اور معرفت الادارہ
 مضامین کا یہ جو چھپائی ذریعہ میں مطالبہ کی چیز ہے، یہیں اعلیٰ درجہ کے
محلوات کی بہرہ مضمون، گواہیں قسمیں ہیں اور مختصر میں ہے، نئے نگئیں۔
قیمت غیر مبتدہ چار روپیے (بندہ پاچ روپیے)

فصل قرآن

ایک عظیم الشان تذکری اور کوئی خیرہ اروزو بان میں
حدائقی۔ حضرت آدم مطہر شاہ سے لیکر حضرت مولیٰ وہارون نکل
تمام طبریوں کے مکمل مالات و ماقعات، قیمت چھپے۔
حضرت دم۔ حضرت پرش علی شاہ سے لیکر حضرت مولیٰ علی شاہ ایک
تمام طبریوں کے مکمل موالیخیات اور ان کی دوستی حق کی مخفیانہ تشریع
تفسیر، قیمت صرف تین روپیے۔

حضرت سیم۔ اصحاب بکھوف والرقم، اصحاب القسری، اصحاب سبیت
اصحاب مدرس، جمیت المدرس اور دیوبود، اصحاب الاصدود، اصحاب امین
اصحاب الجشت ذوالقدر نین اور ستو سکندری، سباء اسیلیوم وغیرہ
قصول قرآن کی مکمل و مخفیانہ تفسیر، قیمت پانچ روپیے۔

حضرت پہان۔ حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء علی شاہ سے
حالات قیمت چھپے اٹھو لئے۔ قیمت مکمل صیحت غیر محدود شریعت پانچ روپیے اٹھ لئے
حضرت الگ الگ بھی طلب کی جاسکتے ہے۔

قرآن کی صداقت

بڑہان التشریف (دارود)

دیگر صفاتیں مذکوریں کے مقابلہ میں دوسرا اول دلیلیں، ایک
لا جواب قیفیت جواب نایاب ہے تھی حب اہم ہے، قیمت تین روپیے
اوپرے دلجرمین روپیے بارہ لئے)

بیان التہ و الجماعت

امام الحدیث حضرت امام طحا دی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح ہے
تفصیل کا سنسس اور ترجمہ، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس کتب میں
این صفت والجماعت کے بنا دی مفہوم کا بیان ہے۔ قیمت ۱۰

الف فرق

مصطفیٰ مولوی شبلی علیہ الرحمۃ

حضرت مولوی شبلی علیہ الرحمۃ کی سیرت، حالات اور کارناموں پر مشتمل
یہ کتاب اپنی مilm بیانی شہیدور و محبوب ہوئی وہ محتاج بیان نہیں تھی
یہ ہے کہ مسلم کے اس فلاح، خلصہ اور بطل جیل کی دندگی اور وہ خلافت
کی تفصیل "المفارق" سے زیادہ اور کتاب میں بغیر منصب
زصرف آپ کی سیرت اور خلافت و فضائل کی بیان ہے بلکہ آپ کے
جگہ اسے ہمہ مدارف حضرت اگلیز واقعات، اپکے ملک، قادقی
ادارتہ فی کارنالے، اونٹنگی معمکون کی تفصیلیں شامل کیا گئیں۔
اسی طرز کے مبنے اربیں درکی معتبر تاریخ محدث کیتھے "القدوی"
ابن قشم کی واحد تفصیل ہے، تازہ ایڈیشن مجدد و مکمل قیمت پہنچ دے گئے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کی مفصل سوانح حیات

سیرۃ النسان

از حلامہ شبی نسافی
مسلمانوں کی اکثریت ایام ابوحنیفہ کی پیری ہے، لیکن کم لوگ ہیں
جو دین کے اس بطل جیل کی سخن چیز سے مافق ہوں "سیرۃ النسان"
اسی کی کوپی کرکی ہے، اسیں آپ کی دندگی کے منفصل حالات اور تسبیب
بیان افراد و اتفاقات اور عربستان اور پسپ کو الف جمع کئے گئے ہیں
قیمت فیروزہ دار ہے (عبدیلین پڑپے)

التوحید

اسلام کی توحید فاعل پر ایمان افراد مسلمانات کا خواہ
ہے۔ حسیبہ مر

مکتبہ تبلیغی سے کتابیں منگلاں دینی خدمت میں پانچ بیانیہ

حیات مسلمین (اردو)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف ضعیفی نے اس کتاب میں ایسی
اہم و مختصر تاریخ مسلمین کی تحریک کی جو مخفی و ملموس
ہے اسلامی دندگی کو جو باقی ہے۔

جاہم اصول عقائد و اعمال میں اس بات مخالف تدبیج کیا گیا
بکھر کے ہے ہیں ان کو کیا کوئی ہر شخص کیلئے مکمل حقائق اور تکلیفیں
کی مشکل راہ آسان کر دی جائی ہے۔

اصلاح الرسموم (اردو)

از حضرت مولانا اشرف می خان اعلیٰ دندگی کے پڑھنے سے
سب سارے میں اور طریقہ ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو حقیقت فرمائی
ہیں، لیکن یہ لا ملکی کے سبب ان کی بُناتی سے رافت نہیں، ایسے کم و
راوی کی اصلاح کے لیے مکمل امانت کی تفصیل میں بہا تھی ہے، زمان
امام فہمی میں، اور آخر میں رسالہ "مقامی معاملات" بھی شامل
ہے، کتاب جو کسی پر خوبصورت رنگیں نہیں۔

حکیم صدیق ایک روز بہرہ بارہ آستے

لعلہ الدین (اردو)

از حضرت مولانا اشرف می صاحب اعلیٰ دندگی، بہت آسان
اردو میں دین کے ضروری احکامات کی دلشیں تشریفات، شرکت
برعثت کی تفصیل، قصہ نشکنی کی تکات پر معلومات اگلیں تکنگوں، بیعت
قصور، شیخ، سماج اور دیگر ایام مہا محنت، خوبصورت تاثیل
مع حشد قیمت ہے۔

بواہدوا نوار (اردو)

حکیم الامت مولانا اشرف ضعیفی کے میثا مذاہ مقاییہ
مختصر کے ہمیں ان شاہکار مخصوصوں کا جو دو
جیسی بہت سی ملی دینی موضوعات پڑھنا ہے
بالغ تقریبی کیا گیا جو زبان عامی، وہ حکموں میں کل قیمت پندرہ روپیہ۔

ستون اور خم کھاتی ہوئی دیواریں ڈھانے کا کام انجام دیتا ہے۔ تھی مضبوط دیواریں اور ستون تعمیر کرنے کے لئے ان سے کوئی صدال نہیں ملتا۔

اس عصر انہاد خیال کے بعد ہم عرض کریں گے کہ جوں جس ان کی کسی خاص تحریر پر اعتماد و اعتراض پڑھے حالں ہیں۔ یہ کام بھی بھی ہے اور وہ سخت طلب بھی۔ کوئی مجدد اور باشمور مسلمان اگر اُن کی جملہ مذہبی تحریروں کو پڑھ کا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ خود ان کی سب سویں بے ربطی الحصہ پر اہروی کو حکوم کرے اپناؤں ایساں خراب ہیں ہونے والے ٹاکم سے کم ہم تو کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو ان کی تحریروں کے ذریعہ دین میں کتنے اصول یا مدارک اور مذکور کی طرف مائل ہو گیا ہو۔ اس جو لوگ پہلے بھی دریں سے زیر اراد ایمان و اخلاق سے بد ایمان اور فیشن ایں مذہبیت کے دلدادہ ہیں وہ ان کی تحریروں سے حظاً اندوز ہوں تو ہوں۔

سوال ۱۱:- ازیز الدین عثمان میدھر۔ سری۔ پدغافت

پہلے تھہر کے ایک گاؤں میں ہر سال ہجوم منایا جاتا ہے۔ تابوں میں پنجگر کو کر عدد لو بان کی حصوں دی جاتی ہو۔ میکلہوں کی تعداد ہیں، ہر مسلمان جمع ہوتے ہیں کیونکہ اور دیگر اشخاص خود ریز کر گرفتار ہوئے جاتی ہے۔ جس طبقہ بُت کا پچاری بُت کی پوچھ کے عومن پر ہندو سے آئے پادو آنہ داشنا لیتائے ہیں۔ اسی طرح ہر ہاں کے جا وہ ہر مسلمان سے فاتح خواہی کے وقت دکشانیت ہیں۔ اور اُن کے سروں پر موچل پھیرتے ہیں۔ تیر تابوں کو چار آدن کندھوں پر روک کر ہرگلی کوچھ میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ تیر باری با ری گندھ سے بھی پہلاستہ رہتے ہیں۔ تابوں پر کیلے پر رہتے جاتے ہیں۔ اور یا علی یا عین کے قبرے لگائے جلتے ہیں اور ان کیلوں کو ترک بھجو کر کھاتے جاتے ہیں۔ نیز مرادیں نیازیں پڑھاوے کی بازش ہوئی رہتی ہے۔

غرض کو ایک ہندو مورثی سے محدود تر رکھتے ہوئے جو برناو اُس سورتی سے کرتا ہے۔ اس طرح یہاں کے مسلمان ان تجزیوں سے مکرستہ ہیں۔ اگر کوئی مسلمان انہیں ان خرافات اور مشرک انہیں سے منع کرتا ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں انہیں سمجھ لئے کی تو شش کرتا ہے تو وہ شیطان کے چیلہ اور جو بدسمتی سے اُنس

پہنچوں پڑھنے کے بعد ہم جیسے تاقریبی علم قلمب پا فڑ لوگ جھلک دیں گے۔ نیا فتح بوری کے سطلن آپ کی کی راستے ہے ہو من وہ دان تینیں کردہ ترازی ترقی بوری۔ قیمت سات بیوپہ آٹھ آنے فالبہ آپسے ملاحظہ فرمائی جوئی ماس پر بھی آپ تقدیر و تصریف سائیں تو ہبھرے۔ جو امیل ہے۔

نگاہ پر چول گیا۔ سلسلے پہلے ہی ہمیں علم تھا کہ اس ہر کس قلم کی جیسیں ہیں گی۔ کچھ نیاز صاحب کی افتادہ طبع اور فطرت کا اندازہ ان کی پہلے شاہ تحریر دوں نے ہمیں پہلے کارکھا ہے۔ وہ حقیقت ہے جو اس طبقے کے بندگوں میں سے جو بھی متقل طور پر خاص اصولوں اور اعتقادوں کے باہم ہمیں ہمایکتے۔ بلکہ جس وقت جو بھی ہیں آپ کا الحمد یا مذہبی مسائل میں اُن کا انداز تتفقیہ ہمیشہ سمجھائی اور اتفاق ہست کی صوروں سے گزر کر طرز و تغیر تغییک و تحریب معاونت اور حکمیت جو اکاہوں میں پہنچ جائی کرتا ہے۔ اس کے انداز فکر اور اختراع و انتہاد سے کوئی نیادہست فکر نہیں بنایا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کو اُنکے ذریعہ عمل و نظر کی کوئی ترقی راہ میں ہے۔ میں اتنا ہوتا ہے کہ اُن کے بے تہہ تاقریب معاویں کو پڑھ کر بعض ناظر میں دیتے ہیں بعض افسانہ کا سا سلف لیتے ہیں بعض غم و افسوس ہمیں کہتے ہیں اور بعض اپنچھڑا ہے مذہبیہ شخصی کی تسلیں و آسودگی کامرا اخراجاتے ہیں۔ پتھر یہ تو مکن ہے کہ بعض اخلاقی اندراو اصول اور بعض مذہبی تعلیمات کے بالے میں وہ بے راہرویہ یقین اور تدبیب ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ مکن ہمیشہ کو محضی اور علی تگز ذات کے لئے کوئی نیاز استہانی راہ نیا اصول پکڑنے کے ہاتھ آجاتا ہے۔ میں کے طور پر یوں کہتے کہ ایک اشتراکی صنعت کی تینیں فیکٹریاں ایک مسلمان اور کچھ نرم کے اصول و اقدار سے پہنچی یعنی لگاتا ہے تو کم ایک تحدید اور کتب خیال ہیں عقل و ذکر کے گھوڑے دوڑنے کا موقع است جاتا ہے اور یہ کہتے کہ وہ فرور خدا ہے مکن طور پر کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر تقدیم ہماستے زندگی سے سطلن انسانیف اپنے پڑھنے والوں کو نکل دیا۔ بلکہ اکاذیسہ ان دیتی ہیں۔ لیکن یا زہما حسب کی تحریر یہ اپنے قارئین پر اس طبق کو کوئی مشتبہ نہیں کرتیں۔ بلکہ ایک تحریری قریب اور حقیقی ہجوان ہی ان سے عامل ہے مکرستہ ہے۔ سادہ اقطیلوں میں یوں کہہ لیجئے کہ اُن کے نقطہ نظر کا تیسرہ قاری کے اسلامی حقائق کی عمارت ہے پھر کسے کچھ کسے در

ہم یہاں شرک کی مخالفت پر وہ سب یوں آیات اور دسیوں مذکور ہیں کہ وہ یہیں ہے۔ لیکن ان سے وہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا جو اپنے طلوب ہے۔ جس آیات و احادیث میں اتنا ہی ثابت کرئی گئی کہ شرک بدر ترین شے ہے۔ اور یہ بات تمام مسلمان مقصد طور پر پہلے ہی مانتے ہیں۔ اپنے نفع ہونے لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ بھی یقیناً ملتے ہوں گے۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ وہ جو کچھ بد اعمال یا اس کر رہے ہیں، ان میں سے ایک ایک کے باسے میں اپنی ان کی محدودی کچھ اور معمولی سوچ جو بوجوہ اور کم طلب و بے داشی کا پورا الحاذار رکھتے ہوئے نہیں اور شفقت اور داشمنی کے ساتھ بتایا جائے کہ وہ داخل شرک ہے۔ یہ بدعت ہے۔ یہ حصیت ہے۔ اس بڑی خلافی قرآن پہلو ہے۔ اس میں یہ خلاف سنت جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ کامِ قفصل وقت اور نہت پاہنچا ہے جس کے لئے یا کسی پوستہ میں علمی لاکن کامبزار لگانے کی وجہ سے ملکت کے کام اور مسلمین عظام کے مسلسل اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہم انتہائی افسوس اور نادامت ہیں جسے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم یہ آج ان لوگوں کی کس قدر کی ہے جو ملت کی اصلاح حقاند کی درستگی اور امت اسلامیہ کے اعمال کی محبت و سلامتی کو تھہر بزندگی پر نکال کر اسے پڑھیں اور جو کثیر افساد ضعف ایمان و اعتماد اور نقصان میں کے باعث بخشن غول جیسا بانی ہے ہوئے ہیں ان کی درستگی کی مردہ قوم کو زندہ قوم بنانی کا کام نہ انجام دیں۔ سیاسی چالوں اور عکتوں سے قوی ترقی کے وظیرے بہت آزمائے جائے گے۔ ان کی سو فی صدی تا کامی اور ضعف ایمانی کے منافع ہو جائے گے۔ بعد اب تقبیتاً ویجی اور احراست مدد دلان مدت کے لئے باقی رہ گیلے ہے جو اخبار و رسانی اور مسلمین داویں اس کا راستہ ہے۔ جس نے مسلمان قوم کو زندہ قوم بنایا تھا۔ جس نے انسانی بھیروں کو شیروں کی قوت دی تھی۔ جس نے اگر قوت ہوئی دیوار کو ٹینکاں مرصوں میں تبدیل کر دیا تھا۔ جو پاندرا سبب لالاگ۔ اور تیر پیدا ہے۔

کاؤں کے مکیا بھی ہوتے ہیں، ان بھلے والوں پر پرس پڑتے ہیں۔ اور انہیں جیرا بخلاف کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مرنے اسے پر جیشی ملت جانتے ہیں۔ ہذا آپ سے ان تمام خرافات کی تفصیل اس سے سیان کی گئی ہے کہ آپ ان مسلمان خاموش روں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بچاتے ہیں۔ نیز مسئلہ جو بالا فعال کرنے والوں کے بارے میں مفتیان کرام نے کیا کیا فتویے صادر کئے ہیں وہ بھی تکھیں تاکہ میں اس سوال و جواب کو انتشار اللہ مغلث کی شکل میں شائع کر سکے اُن جاہلوں میں شہر کر سکوں، تاکہ وہ عیرت پکڑیں اور توہہ کر لیں۔ براہ کرم ہر حقی کا مسلک بھی تحریر کریں۔ اور اگر جو کسے وسیع حضی مفتیان کرام کے فتاویٰ سے بھی شائع کر لیں۔ کیونکہ وہ لوگ بھی اپنے آپ کو سی حقی ہی کہتے ہیں۔

جو اسٹا:-

مسلمانوں کی اکثریت اگر جاہلی رسم اور باطل طرز زندگی کے گذرے پانیوں میں غلطے نہ کھاتی ہوئی تو اُجود سماں کا نقشہ یہ کہ اور ہوتا۔ یہ دلت دسوائی ضعف و بیماری اپنی کا خلاط بجزوا بتری جو اُجود مالیگر طور پر مسلمانوں کا حصہ ہے فی الحیثیت ان کے اعمال ہی کا تیج ان کی اکمل کا پھل اور یہ راہروی کا انعام ہے۔

شرک کی براہی اور تباہت سے قرآن و حدیث بھرے پڑتے ہیں۔ جاہل سے جاہل مسلمان یہ جاہل ہے کہ شرک کی پہلو سے بھی اسلام میں جائز نہیں۔ پھر یہ تعریز و اوری اور تحریر کی ووڑیوں سے دیکھ کے متعلق کسی بھی مالمدن کا فتویٰ اس کے سوا کچھ نہیں کیا جاتا۔ و خرافات اور شرک و حصیت کے دھنے ہے ہیں۔ سی حقی ملار تو خیر سا باب میں اصرار قرآن کے ساتھ فیصلہ بدعت و شرک دیتے ہیں۔ لیکن ان ملار کے یہاں بھی جو ایسے معاملات ہیں کچھ فرم جیں ہیں کوئی فتویٰ تعریز و اوری کے جو از جوں سے شفقت رکھنے کی ملت اور سچے شرکانہ اعمال کی اجازت کا نہیں ملے جو علما۔ فاتح و نذر انہوں نے اسی زوالی کے ہنروں ہیں وہ بھی یہ پڑھنے ہیں کھو کر فاتح و خوانی کو پیش اور تجارت بنالو۔ مجاہدات کو لوٹھکھوٹ کا دھنہ کرو اور اسے بازار تعریز یہی اٹھائے پھر۔ یہ سب اتنی بڑی اور سچی چیز استیں ہیں کہ ان پر دلائل و بر اہمیت لانا تحسیل حال میں کے سوا پچھے نہیں۔

درخت سی موسم

استعمال کریں۔



درست بحث

آنکھوں کیلئے بے مثال سرہ مرد

از طرف ابن احمد

مادر نوربرہشم

۸۶

مہربان من شیخ صاحب۔ اسلام علیکم!
بعد اسلام نیا ز آنکہ دامنچ ہو کہ رسالہ تجلی میں سرہ مرد درست بحث کی بہت کچھ
تعریف پڑھی اس سے مجھ تک قین چوا کہ یہ سرہ مرد بہت اچھا ہو گا۔ اہذا میں سنتین
شیشیوں کا آرڈر موضع گورنر کیا تھا اور وہ سرہ مرد بھی گیا ہے وہ انکو لوگوں کے
استعمال کرنے سے معلوم ہوا ہو کہ آپ کا سرہ مرد بہت جی بہترین ہے۔ اہذا اہم برائی کر کے
بارہ شیشی اور حسب فیل تپہ پر روانہ ہو گا۔ (حاجی سلطان حکماں پورہ ہر وہ ضلع ہونگا جی

محولہ اک
ہمارہ

تین شیشی یکجا
خریدنے والے کو محصل

ایک تو لکھی
تیسہ کی شیشی

پانچ روپے
تیس روپے

مزید تفصیل مائمل کے آخری صفحہ پر لاحظ فرمائیے



دار الفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور (ہیپی)

دھلی میں "درجہ" ملکی کتب خانہ اور دہلی بازار جامع مسجد سے خریدئے।

اقتباس و انتخاب

حق کی حق

از:- مولانا ابوالحسن ندوی

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر کے چند صفحے)

شہنشاہیوں سے بیک وقت برسر پے کارہونا سیاسی رائشوں کے
منافی سیکھتے تو ان جوش پر حملہ کر کے ان کو اپنی فوج اسیدہ
خدمت بیڑاں کر لینا کچھ شکل نہ تھا۔

خود عرب ہیں اتنے اجتماعی، معاشی مسائل موحود تھے
جس میں سیاسی بصیرت، قومی تنظیم، اتحادی قابلیت، اقلیٰ ملت
کے درمودوں سے منظر تھے، ایک بڑی یا برقی الادادہ رہنماء
حرسہ کی مقامی اصلاح و تبلیغ کر کے اس کو دنیا کی بہت بڑی
طااقت ادا کی باعثت ملک ہما سکتا تھا۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مہبوت ہیں
ہوئے تھے کہ ایک بڑا کو تبدیل کر کے دوسرا بڑا اس کی جگہ پر
لائیں، اور ایک نا انصافی کو مٹا کر دوسرا نا انصافی پیدا کریں
ایک چیز کو ایک جگہ ناجائز فرار دیں اور دوسرا جگہ اس کو جائز
قرار دیں، ایک قوم کی خود پر یقین کی غالافت کریں اور دوسری
قوم کی خود غرضی کی یہت افزایی کریں، ایک ایک دل پرست
دیکھ رہا، ایک سیاسی قائد بدل کریں اسے تھے کہ ایک خواہ کو
اچاڑ کر دوسرا خواہ کو باد کریے۔ دوسرا خواہ کے نزدیک اور سے
دیکھ قوم کا دام بھرتے اور لوگوں کو درمود خاروں کی غلائی ہو کال کر
آل عدنان اور اولاد تمطان کی عتناجی میں داخل کریے۔

اپر کا مقصد بعثت دنیا کو جنت کی بشارات اور حلب
آخرت کی وعیت پر ہوتا تھا، ایک دامہن ای ای الشاد و سرای
منیرین کیا تھے کہ ساری دنیا کو روشن کریں، اپر یہ بعثت

پیغمبر اور سیاسی قائد کا فرق

عرب کے ملک بیرون
کا بہت قیعہ بیلان
تمہارے اور آپ کا طریقہ سیاسی اور ملکی رہنماؤں جیسا ہوتا
تو آپ کے ساتھ پھر صورت یہ تھی کہ آپ عرب کو ایک
وطن قرار دیکر عربی قبائل کا اتحاد قائم کرستے اور عرب
کی بھبوط طاقتلوں سے ایک بخت اور جگہ بولاں بنتا تھا۔ اور
ایک عربی ریاست یا عجمیوری کی بنیاد رکھتے، جس کے اپر جہا
انسانی کے ماتحت صدھر ہو سکتے تھے، ایسی صورت میں ابو جہل
عثیہ وغیرہ آپ کے ساتھ پوشاختہ رکھیں کریے اور آپ کو عرب کی
فیادت سونپ دیتے، ایکو نکد ان کو آپ کی صداقت؟ امانت کا
مشابہہ تھا، انہوں نے آپ کو ملک کے سچے تھے اتحادی
مسئلے میں ملک بنایا تھا، عتبہ نے فرشت کا مائندہ بن کر آپ کے
سامنے عرب کی صدارتی کی پیش کش کی تھی اور کہا تھا کہ آپ
فیادت چاہئے ہوں لو جو کوئی دھلاف نہیں، آپ زندگی بھروسے
قاتد رہیں گے، پھر آپ کو یہ سیاسی مقام حاصل ہو جاتا
تو آپ کے 2 ایسا نی باردمی سلطنت پر فوج کشی انسان تھی، آپ
عرب کے شہروں اور ملک سے ذریعہ بیران و ذریعہ کی سلطنت پر تمل
کر سکتے تھے اور جگیوں کو خوب کر کے رہم دھنارس پر عرب کی
حصہ کا پھر رہا تھا کہ تھا، یہ کتنا لکھن خواب تھا اور عربی
جذبہ نجٹوت کی اس سیں کبھی لیکن نہیں تھی، اور اگر آپ ان دلوں

دھوت دا صلاح کا حکام اس کے صحیح ماستہ شروع کیا، آئینے طبیعت انسانی کے قفسیں میں تھیں جو بائی بھائی، یہ وہ قفل تھا جس کے کھلے ہیں اپنے وقت کے حرام مصلحین ناکام بروتے آپنے لوگوں کو سچی بیٹھے پڑھ دیا جان لائیں دھوت دی۔ اور جیوں دار باری بالل کے انکار کی تلقین ہنس رہا تی ادا طلاقوت (فضل) کے سوا ہر خاص کی عادت و اطاعت متعلق کیجاۓ کی تافیانی کی بہارت فرمائی، لوگوں میں تھیں میرے ہر کو کہا جائے ہو اپنے بندہ فرمایا۔ یا ایسا ایسا مس قوی الدالہ اللہ تعالیٰ فلخوں۔

لوگوں کو اللہ کے سماکوئی قابلیت نہیں، کامیاب ہوئے

جاہلیت اللہ کے مقابلہ پر [جاہلیت معاشر سے

اس دھوت اوس کے مقام کے سمجھنے میں ضللی ہیں کی اوس میں اس کو کہہ جیسی دی گی عسوں ہیں ہوتی، جیسی ہی آپ کی آواز سے سننے والوں کے کان آشنا ہوئے وہ اچھی طرح کھلے گئے کہ یہ دھوت ایسا تیرہ ہے جو جاہلیت کے نشان پر بیٹھے ہے کا درجگوں کے پار ہو جائے گا۔ خطرے کے اس احساس سے جاہلیت کے لا حلائی ہیں اپنال ہیں میدا ہوا جاہلیت کے سورہ ماہا ہمیت کے اخیری مصروف کے بیٹھے میوان میں کیلیں کھلتے ہے لیس ہو کر اور آئتے۔

فاطلک المؤمنوں قسم اپنے اہمان کے ذمہ دار لوگ لکھنٹے کر انشروا اوصیہ و اعلیٰ اذکر کیم، چنانہ اپنے محمودوں پر بھر جو تو اپنے ہدن الشفیعی تیادا ہے۔ یعنی اوری سچی کی جیسے علم و حقیقی ہے اس ذندگی کے ہر رکن سے عاف حکوم کیا کہب اہل تہذیب کی ہمارت مترزل ہے اور پورا تمام زندگی خطرے میں اس سوچ پر بختی، دناؤ افکم و زیادتی کے وہ لرزہ خیز ماقعات پیش آئے جو تاریخ اسلام میں محفوظ ہیں، یہ اس بات کی

سلف گاندھی نے اپنی سیاسی اور رہنمائی کی اہمیت سے دوسرے دست اصولوں کو پہنچ رکھ کا مقصود بنا اور ان دونوں پر اپنی وہ تمام طاقتیں ذہنی و فلسفی صلاحیتیں اور وہ تمام وسائل صرف اکر دیتے جو اس نمائے میں کام لوگوں کو حاصل ہوں گے، پہلا اصول عدم تشدید تھا جو کو طرف ہمیوں نے ایک تسلیم نہیں کیا اور فلسفی کی جیشیت سے دھوت دی ایسا کے سلسلے اپنی ذندگی وقف کر دی، مگرچہ کو طبقہ انسانی تسلیم اور دین کی بنیادی دھوت کے طرف سے ملا جاتا ہے ان کی دھوت نے وہ گھری تبدیلی، امتا زیرینہ ہیں کیا جو اپنی اگر بھائیں اخوات نے خدا پر اپنی انکھوں کی بندہ ستان کا وہ کھلا فرقہ دا اور فادیکہ جیسیں ان کے اصول، عدم تکدد کو بری طبقہ یا ان کیلیا اور مریت و تقدیر کا وہ ترین مظاہر کو جو ایسا ہے اسی کا اندھی جیسی کے لیے سخت میں ملک، اور وہ اپنے بھائیوں کو مغلبہ کا شکار ہے اور باپا جسکے خلاف ساری جو انسانوں کی تھی، وہ سارا مول جو جو جہات ترک خدا اس یہم سر جو کہ فلسفی

فرمائے گئے تھے کہ دنیا کو بندوں کی بندگی سے بکال کر صرف خدا کی بندگی بھی داخل کریں، تمام لوگوں کو مادی ردعملی کی کال کو بندگی سے بکال کر دیا اور اختر کی وحیوں سے بخوبی خدا ہے خاہیں، ساہیں اور یاں کی نا اخلاقیوں اور زیادتیوں سے بخوبی دیکھا سلام کے اضاف سے متین ہوئے کاموں میں، اپنے کام اپنی کی تھیں دینا، بدی سے منع کرنا، اخلاق پاک چیزوں کو حملہ، اگرچہ ناپاک چیزوں کو حسلام فراہم کر دینا اور ان منہشوں اور شیلوں کو قوی نہ تھا جو انسانوں نے اپنی نامیتی سے یادناہیں اور مکمل تو نہ تھے تیر کی سے بندگوں کے پا قدم ہیں تاں کوئی تھیں۔

اسی سے اپنے فلسفہ صرف ایک قوم یا ایک ملک کے باشندے نہ تھے، اپنے کا اخلاق اسلام اسالوں اور پورے انسانی تھیں کہ اسی دین سے بڑی بھروسہ باندگی اور اخلاقی بیانی کی وجہ سے خود اس کی حقیقتی را اپنے کام ہم وہی شروع کرنا اور دکا پر بخوبی کا افتخار ہے جیسی اسی قوم میں جو اسلام القول (در مکر کا عالم، ملک) اور دین بزرگہ نہ ملے عرب یعنی جزریانی کی جانبے و قرع، سیاسی آزادی کی وجہ سے اپنے کی جدت ہے کہ وہ اپنے انتزاعی مذکونے اور عربی قوم پر یعنی انسانی خصوصیات اور اخلاقی احتجاجات کی وجہ سے اپنے پیغام کی بہترین صورت اور اپنے کی دھوت کی قوتوں ترین قاصدین مکنی تھی۔

اپنے انصار میں نہ تھے جو اپنی قوم یا اپنے زبان کی چند اجتماعی بکریوں یا اخلاقی خرابیوں کے ملکتے کے دسپے بخونے ہیں، اور وہ حقیقتی طور پر اپنے محب کے انسانے میں کامیاب ہوئے ہیں یا اس دنیا سے ناکام سدھار جائے ہیں۔

النمازیت کی صحیحگرہ کشاںی [تحمیلی کی صلحی الشعلیہ کی

الشتعلی کی دھنائی سے

کے دروازے ہو جو نہ تھے، بیہار صرف یقین کی ایک ملاقات تھی اور آخرت کی لالائچتی، انہوں نے ایمان کی طرف بلا ہمایوں کی پکار سے من پایا تھا کہ اپنے پروردگار ہے ایمان سے اُف، پکار سے ہی زینت اُن پر تک ہو گئی، پیغمبر سنتے تھے لگن اُن کی نیت دل ہو گئی، فرم بستر کا نتوں کی طرف جمع گئے، انہوں نے دیکھا اللہ کو کوپ پر ایمان لانا اور اپنے یقین کا ساتھ دینا ان کے ہے ضروری ہو گیا ہے، وہ دل ددمان کے فیصلہ اور اپنے یقین کی مخالفت کر کے خوش ہیں، رہ سکتے تھے، حقیقت ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ اس حقیقت کو تھا ہیں سکتے تھے، جو اُن کے ذمہ سے ان کا دل پھاٹ ہو گیا تھا۔ وہ اس کو اس عناد پر بارہ پھنسا ہیں سکتے تھے، ایک کاشتا تھا جو ان کے دل میں جوہر ہاتھا دے اس کا نہیں کوپاں ہیں سکتے تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرتھی اور اسلام کا نئے کافیصلہ کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم ان کے شہجکڑ خلیل ہی تھے، جدگر کافا اصلہ، اگر قریش نہ آپ کو اتنا دید کر دیا تھا اور وہ ستر اتنا خطرناک تھا کہ آپ تک ہو چکا ایک ددد بیان اور نہایت خطرناک صفر تھا، شام وکیں کو تحریری ڈافنٹ لیجا ہنا اور خریبک رہر قوں سے پچکر لکھ جاتا اتنا مشکل نہ تھا جتنا آپ کے اندر محسوسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل ہو چکا اور آپ سے ملنا مشکل تھا، لیکن وہ آپ سنگ پہنچ گئے، اپنے کے باہمیں پاخود یا اور پرانی زندگی اپنے کو حمل کر دی، ان کو زندگی کا خود تھا اماز ماشون مشکلات کا یقین تھا، مگر انہوں نے قسان کی تھیں ایمت سنتی تھی۔

اُنھیں خوبیتِ انسانی اُن پیشوں کیا لوگوں نے یہ بھر کھلائے کہ وہ اُن پیشوں کو اُماناً وَ هُنْمَانَ کے کہہ کر پھوٹ جائیں گے کہم لَوْمَعْتَوْثُ وَ لَقَدْ ایمانِ انسانی اور ان کی آنمازی کی تھی اُن دن بینِ میں مکمل و نہ چوگی، ہم نے تو ان سے پہلے خلیعِ علمِ اللہ اُن دن تھیں تو لوگوں کو خوب آئیا تھے، ایکر مَصْرُّ وَ اَوْلَى تعلیمَتْ اُن دو لوگوں کو خوب جان لے گا جو شیخ ہیں، اور وہ جھوٹوں کو ضرور معلوم کرے گا۔

دانشگاہیوں
پیش پختہ پختہ

علمیت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت پر زد لگائے کرتے بالکل صحیح جگہ کا انتساب کیا اور اپنے کام پر کام پر بیٹھا اپنے والیت کی مشہد، اگر بردار کیا جس سے جاہلیت تھا اُن اور سماں اور عرب، جیسا جاہلیت کا شاید مستجدہ تھا، اپنے کے نئے آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وحدت پر بیہاد کی طرف گئے رہے، مخالفت کے طوفانِ اٹھے، فتنت کی آمدیں ایسیں اور بالکل گیس گیا تپ نے اپنی جگہ سے ذرا جوش نہ کی، اپنے لپیچے جا سے صاف کہدا یا (مسیحہ چیا اگر مسیح) اُنکے پانچوں سوچ اور دوسرے پر جوانگی رکھ دیا امامہ نے (مجھیں اس کام کو جھوپڑھیں سکتا، بہانگ کیا اللہ تعالیٰ اسکو کامیاب کرے یا مجھیں یا مام احمد اولیٰ)

اپنے کمیں تیرہ سالاں تھیں بے مسلسل توحید رسالت اُندر تھیں کی دعوت پر اسی حرارت کی اساقہ قریشی اپنے اس کے لئے نہ دل سمجھ پھر پھر کو باستاذ اختیار ہیں کیا، نہ قریش اور قریشیت کی وقت کی مصلحت کے لئے اپنی دعوت میں نوجوں اور پلک گواڑا کی اسی دعوت کو ہر مرض کی دوا اور ہر بیرون قفل کی کنجی سمجھا، اور ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے اس سے بارے سر ادنیٰ تذبذب بھی ہیں جو اور

اولین مسلمان [عجت کے ملک میں فتحی اور جاہلیت کے جدعت سے کی یعنی آپ کے مقام پر آگئے اور انہوں نے تماں بالک میں آپ کے مخالف اُن کھا جی اسلام کا استر وک کر چکا ہو گے، اب آپ پر ایمان لانا اسی شیر دل مرد کا کام تھا جو اور نہ فرستا ہو، جو اپنے عظیمہ اور یقین کے نئے آگ میں کو دنے اور انگاروں پر لمشن کے لئے تیار ہو، جو دنیا کی تمام ترغیبات سے منہ مور چکا ہو اور ماری دنیا سے رشت تو وہ پکا ہو، قریش کے چند جوان مرد سے کیا تھا، یہ جملت کا فیصلہ اور نوجوانی کا اقلام نہ تھا، وہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنی زندگی کو خلیع کریں جاں رہے ہیں اور زندگی کے دروازے، پہنچنے جد کر رہے ہیں، کوئی نیا ای تیزی بیبا لالائچ اس کی نور نہ تھی کہ اس فیصلے سے صرف خطرات کا دروازہ کھلا تھا، اور پڑھ کے دنیا وی قرآن کا دروازہ راست

تھے، لیکن رسول ارشد صلی اللہ علیہ وسلم ان شریعیت کی طلاق سے تھے ہے۔ سے تھے اور ان کی عسری بی خونت کو ایمان کی طلاق سے مبایسے ہوئے تھے، اب ان سے کہتے دیجئے ہاتھوں تو وہ کسے ہو اور بہزادہ قائم کرو، وہ اپنے کھلمنے سے ہم ہو گئے تھے، بغیر ادنی بڑی کے انسوں سے اپنے ہاتھوں کو روک لیا وہ سب براشت کر رہے تھے..... جو دنیا کی کسی قوم نے براشت ہیں کہا، تاریخ نے ایک واحد بھی ایسا پیش ہیں کہ جس میں کسی مسلمان نے اپنے انس کی طرف سے علاحت کی ہوا وجہابی یا استغفاری کا درعاٹی کی ہو، ہبتوں میں کی یہ استحکامی خالی ہے جو ہیں کسی جماعت کی تاریخ میں رہتی ہے۔

دنیتہ الرسول میں | قریش جب حدتے تردد کے اور پافی سے متبرکہ رسول کو اور اپنے اصحاب کو محبت کر جائیں کہ اجازت دیتی دیتی ہے لوگ شرب کو محبت کر گئے، ایمان سے بھی پہلے شرب پر ہوتے چکتا تھا۔

اپنے سلسلہ شرب والوں سے خوب گھل میں گئے تھے، حالانکہ ان کے درمیان کی کوئی صرف یہ بینا مذہب تھا، تاریخ نے درمیان کی طاقت و اثرگایا الکھاندسر پیش کیا، اوس خرچ فوج بکھر جاتا۔ ابھی وہ من بھی رجھا ادا احمد اور ان کی خون آشام تکاروں سے ابھی کہنے خوب نیک رہا تھا، ایسے حالات میں اسلام نے دعویں اعلیٰ کو قرآن کی روحانی فنا اپنیا لے ہے تھے، اور ایمان کے ذریعہ ان کی تربیت فرمادی ہے تھے، اور اپنے ان کو طبیعت میں خوش قلبی پھضو جھمانی اور حاضر رہائی کے ساتھ دن بیس پارچے بار، رب البریعن کے چنوریں چکلتے، ان بیس روزوں درجات کی بلندی، قلب کی صفائی، اخلاقی تصریح اپنے، زری گرفت سے آزادی اور خواہشات کی امداد سے چھکنے داها صلی ہو رہا تھا اور بالکل ارض و سما کا عشق اور شوق ٹھہر رہا تھا، اب ان کو کلیدیں صیراً درد کر رہا وہ ضبط نفس کی تلقین فرماتے تھے، لیکن ان کے خیریں داغنل تھی، تلوار سے ان کا ازالی رشتہ تھا، اور لوگ اس قوم سے تھے جس کی تاریخ ایسوں دو اجس وغیرہ کی خونی حادستانوں سے پوری ہے، یہم الفخر کو ابھی دیا وہ دون ہیں اگر

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی سنائھا۔

کیا تم سے گھوڑ کھانے جلتی ہیں
اہم جمیع اُن تک خلوا
بیوں ہی داخل ہو جاؤ گے اور تم
المُجْتَهَدُ وَلَا يَأْتِي كُمْ مَثْلُ
الذِّي مِنْ خَلْقِنِي مَكِيلُكُمْ
بپھلے گز کچھ الکھیعت اصل اعلیٰ
مَسْلَمَه مَمْلَأَ بِأَسَادَ الظَّفَرِ
فَوَلَزْ لَمَرْ بَحْشَى بِعُجُونِ الْأَسْطَلِ
وَاللَّذِي يَعْمَلُهُ عَمَّا هُنَّ
تَعْمَلُوا اللَّهُ أَكْبَرُ أَنَّهُ الْعَلِيُّ
فَرِجُونَ دَانِقَرْعَه
آخرہ بھی بیش رو جو کہ دریں خریجی
قریش اور قرآن سے تو قمی، قریش نے
اپنے ترکش ان بے رسول پر ہاتھی کر دیا اور سب تیر ادا نہیں کر لگ
اپنے کی پختگی اور یقین پڑھاتی گیا اور کہنے لگے اسی کا تو ہم سے
الشراہزاد رسول نے دعوہ کیا تھا اور ایجاد و ماس کے رسول نے
تو کچھ کہا تھا اور اس سے، اس کے ایمان، دسپر وکی میں ادا فہری کیا
اپنے آنے والوں اور بہت لاق سے ان کے عتیدہ میں مزید پختگی
ان کے یقین میں استحکام، ان کے دینی احساس میں ترقی اور
ان کے ایمان میں لذت و حمایت پیدا ہوئی، ان کی طبیعتوں میں
نکھانی پیدا ہوا اور اس بخشی سے ہمراوناں کو کلکھلے۔

صحابتہ کرام کی ایمانی تربیت

اس کے ساتھ اس ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان کو قرآن کی روحانی فنا اپنیا لے ہے تھے، اور ایمان کے ذریعہ
ان کی تربیت فرمادی ہے تھے، اور اپنے ان کو طبیعت میں خوش
قلبی پھضو جھمانی اور حاضر رہائی کے ساتھ دن بیس پارچے بار،
رب البریعن کے چنوریں چکلتے، ان بیس روزوں درجات
کی بلندی، قلب کی صفائی، اخلاقی تصریح اپنے، زری گرفت سے
آزادی اور خواہشات کی امداد سے چھکنے داها صلی ہو رہا تھا اور
بالکل ارض و سما کا عشق اور شوق ٹھہر رہا تھا، اب ان کو کلیدیں
پس صیراً درد کر رہا وہ ضبط نفس کی تلقین فرماتے تھے، لیکن ان کے
خیریں داغنل تھی، تلوار سے ان کا ازالی رشتہ تھا، اور لوگ
اس قوم سے تھے جس کی تاریخ ایسوں دو اجس وغیرہ کی خونی
حدستانوں سے پوری ہے، یہم الفخر کو ابھی دیا وہ دون ہیں اگر

اقرار کیا، اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہو گئے تو پہنچ جسموں کو حددہ اور سزاویں کے لئے بیش کر دیا۔ مشحوب کی حرمت کا نزول ہوا ہے تو چلکتے ہوئے جامِ قصیبیوں پر تھے، الشکر کا حکم ان کے بھر کے ہوئے جگر، آلوہ لبوں اور شراب کبکپا لوں کے درمیان حابیں ہو گیا، پھر کراحت باقاعدہ کوہت دھی کا دادہ کو حکم کے، لبوں کی آناتیں وہیں خشک ہو گیں شراب کے برتن کو دیئے گئے، اور شراب مدینہ کی گھروں اور نالوں میں ہوئی تھی،

جس بیٹوان کے اثاثات ان کے لفوس سے دھل گئے تھے جوں کہتا چاہئے کہ جب ان کے لفوس کے اثاثات، ان کے لفوس سے زبان ہو گئے، فضاحت کا خاتمه ہو گیا اور وہ لوگ لپیٹ لفوس سے دیساہی برداشت کرنے لگے میسا کارہ و دوستوں سے کرتے تھے، انساں میں رہتے ہوئے مردان بخشناد اور نقدہ دو دے کے بازار میں آخر کے قرض کو دینے کے لئے پر بھیج دینے والے میں لگے اُنکی صیبیت سے گھبراتے رکھی نہست پہاڑتے، فقرن کی طاہریں، کا داشت دین ملتا دلم رکشی دیپیں لا کر مکتی، بخارت فاضل نہ کری، کسی طاقت سے دستے، الشکر کی زین پی اکڑتے کا خیال بھی نہ تاء، بلکہ اور تجربی کا ذہن بھروسہ ہو سکتا تھا، لوگوں کے لیے وہ میرانی دھل تھے، وہ اتفاق کے طبق دارستھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ لپٹے نفس کے فلاٹ گواہی دی تھے، خواہ والدین اور افراد کے خلاف جانا پڑے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی زین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا، اور دنیا کو ان کے لیے ستر کو دیا، وہ اس وقت قائم کے عاقلان اور الشکر کے دین کے دامی جو گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنامجاہذین نہایا اور اپنے خود شندی ایکھوں کے ساتھ رسالت اور رہنمائی کی طرفت اطمینان سے کر دیتی، اعلیٰ کی طرف ہز کر گئے۔

تاریخ کاظمین تین انقلاب اور اصلاح اور اس کے اسباب

مسلمانوں کی طبیعتوں کا یہ
یہ زبردست انقلاب اور اصلاح
(صلی اللہ علیہ وسلم) کے صفت
مبارک پر خمام پایا اور مسلمانوں کے صفات انسانی معافی کا ایک الکھ
و اغصہ تھا، اس انقلاب کی ہرجیز نزاک اور الکھی تھی، اس کی سرحد اسکا
حق، اس کی وحشت و ہم گھری، اس کی وضاحت اور فرم انسانی و قرب

جماعت کا تقویہ، پھر اس کا، سعید انسانیت کی برقاً کیلے ضروری تھا
بسی بیہی اللہ تعالیٰ نے الفشار و مہاجرین کی اخوت و صحبت پر زور دیا تو فیما
دیگر ایسا کہ تو زین میں پونڈستہ فادیر ہوا گا)

صحابہ کرام کی ایمانی تسلیم

۱: ہبہ رسول اللہ علیہ وسلم
طیبیت کی، ہبہ ایمانی یہ
صحابہ کرام کی ایمانی تسلیم کی تحریت تکمیل کا سلسلہ حاری رہا، قرآن کریم کے
تلوب کو طاقت، اور گری بخش تاریخ، رسول اللہ علیہ وسلم کی
پالس سے ان کو دینی اسکھا کہ خاہیت نفس پر قابو، رضاۓ
اللہ کی پیغمبری طلب اور اس کی راہ میں لپٹنے کو میانے کی خاتمہ جنتی
مشق، علم کی حسرہ، دین کی سمجھ اور احتساب نفس کی دو لمحت
حاصل ہوئی، وہ لوگ پیغمبری دستی میں رسول اللہ علیہ وسلم کی
طاہریت کرتے، جس حال میں اور تھے خدا کی راہ میں احمد کھڑے
ہوتے، یہ لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معیت میں ہٹ
پوس کے اندر استائیں پار جس کے لئے اور اپنے حکم تھے سورۃ
سے راندہ کر دیتے ہو کر میلانی جگہ کی طرف گئے، ان کے لیے خدا سے
یہ تعلقی انسان بسکی تھی، اپنے عیال کے مہاں برداشت کرنے کے
عادی بین گھستھے، قرآن کی آیات وہ بیتار احکام لائیں جو ان کے
لیے پہلے سے مالوس نہ تھے، نفس مال، اولاد مخانگان کے بائیں میں
احکام نازل ہوئے جوں کی تسلیم کیجھی مکہیں رکھی، میکن خدا و رسول
کی ہر ہاتھ ماننے کی خاتمہ پر لگتی تھی، شرک کفر کی تھی جب سلمہ کی
تو ساری اقصیاں ہاتھ لگاتے ہیں مل گئیں، رسول اللہ علیہ وسلم
و مسلم) نے ایک بار ان کے بیان کے لیے کوشش فرمائی پھر ہر
امر و پیشی اور ہر نئے حکم کے پھرستکو شکن کر دیا اور جدید حضرت
دریجی، اسلام و حاہلیت کے پہلے صدر کرسی، اسلام نے جاہلیت پر سچے
حکم کر دی، پھر تو ہر موقع کے لیے ہر رہنمائی صدر کی ضرورت
ہاتھی درجی، اور لوگ جو اپنے قدوکے، من لپٹنے پا جھپڑا اور کے مع
اپنی روحوں کے، اسلام کے دامن میں اس گئے، ان پر جب تھی دلخی
ہو گئی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی کشاں ہاتھی درجی
اپنے فیصلہ پر ان کو کبھی رکھنی پہنچا شہشیش نہ آئی جس بات کا
اپ فیصلہ فرمائیتے تو اختلاف کی گھایش باقی نہ تھی، یہ وہ لوگوں کے
جھسوں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روبرو اپنے چپے قصور دکل

بیادہ تر نظری سے کام لیا، اس سے صفات کی نظر کی اور نظر کا ایک طویل سلسلہ تاریخ کیا، جسین اللہ تعالیٰ کی کوئی ثابت تصریح اور کوئی ایک نی صفت نہیں ہے، اس کی ثابت کا اکٹھا نہیں، اس کی ثابت درست کا کوئی صہیت رکھیت، اس کی بے پایانگی شش، اس کی محنت درست کا کوئی صہیت اس فاسد نے خلق اول کو تو ثابت کیا تھا لیکن علم احتیاط عارف اور صفات کی نظر کی، اور اپنے طرف سے اپنے کلیات و اصول و مرض کی طرز ذات عالی کی تفہیں اور غلو قاتم پر قیاس تھا، اور ظاہر ہے کہ انگریزوں نے جمع چون ہیں تو ایک ایجاد کا بھی حاصل نہیں دی سکتے۔ ہمارے علمیں اُجھنک ایسا کوئی نکام، ایسا کوئی تذلل اور ایسا کوئی سائنسی بھی وجود نہیں آئی جو صرف نظر پر قائم ہو، لہذا نقشہ کے ملکہ اُریز، دین مذہب، بختری و تفریع، خادش جن سبھا ملکی طرف، توجہ قبیلی، محنت والافت کی درج سے بکسر خالی تھا، اسی طرح اس دور کی مذہبیت درج کوئی نہیں اور مرد چون پڑے درج دین مذہب اور زبان ایسا بھائیہ کی طرف سے بے جان بغلیں دنیا میں رہ گئے۔

مسلمان امت اور علیحدہ قوم اس بخار اور غیر واضح اور بے جان صرفت سے نکل کر ایک ایسے واضح اور سینق قیدیہ بکھر ہوئے اُنکی جو قلبی بغسل و جوار و برفتاجیا فتح تھا، معاشرت کو مناشر کر تیوالا اور زندگی اور مشائق اور نسلگی پر جاہد تھا، وہ لوگ اس خدائے قدوس پر ایمان لائے جس کے پہترین نام ہیں جس کی شان سبھے اُنکی جو وہ لوگ ایکہ سبھا ملکیں پر ایمان لائے جو براہر یا انہیاں میں رہم کرنے والے، قیامت کے درن کا تھنا بالکل دفتر شہنشاہ پاک ہے۔

وَهُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَا يَنْهَا الْجِنُونُ عَنِ الْحَقِيقَةِ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
وَهُوَ الْمُحْسِنُ الْمُعَصِّمُ
وَهُوَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ لِأَهْلِ الْأَمْانِ
وَهُوَ الْمُلِكُ الْمُفْلِحُ وَهُوَ
الْمُسَلِّمُ الْمُؤْمِنُ مِنَ الظَّاهِرِ
أَنَّكُوْرُ الْمُجْنَّبُ الْمُكْلَتُ مُؤْمِنُ
مُبْعَثِنُ الْمُجْنَّبُ الْمُكْلَتُ مُؤْمِنُ
كُوْنُ الْمُرَحَّمَةُ الْمُشَرِّكُوْنُ
مُحْمَّدُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الْمُبَارِقُ

یہ سب اس حیران العقول داقعہ کے نسلیہ پہلو تھے، یہ اتفاقاً بدیکے خارق عادات و اتفاقات کی طرح کوئی تجسس یا مشکلہ یا ناقابل فہم ممکن نہ تھا، علمی طریق سے اس اتفاق کی تجسس کیجئے، تاریخ انسان اور معاشرہ انسانیں اس کے ثابت کا معاشرہ کیجئے۔

ایمان اور اُسکے اثرات | تمام لوگ خواہ عرب ہوں یا غیر، نہایت سچ شدہ زندگی کی زندگی ہے تھے، چرخہ تھی جہاں کے سامنے موجود ہیں لائی اُنکی تجویز، اور ملک کی تصریقات کے تابع تھیں، امر و شہری، مزاد جسرا کی طاقت سے مدد فرمائیں کس کی وجہ پر شش کرنے لگے تھے، وہ بالکل ایک سطحی اور انتہائی نہیں تھیں سکتے تھے جس کا زندگی میں کوئی اثر اور مان کے ملکائی اور ارادے اور اوقاٹوں پر کوئی اقتدار نہ تھا۔

احتلاء و معاشرت اسی مذہبیت سے ذرا انشا تر تھے، اشتغالی کی ہستی ان کی لگا ہوں یہ ایسی تجویزیں کا ایک کامیاب یا پروگرام کے کارہ کر کے کارہ کر کے نہیں چوگی ہو، ان کے خالی میں اُن اُنکے ایسی ملکت ان کے حوالے کردی تھی جن کو اس سے خلعت دی جائیں سفر از کیا تھا، اب وہ حکومت یہ قابل اور سیاسی امنیکر ملک تھے، عدا کی تھیں، ملک کا لکھر لیسیں ان کے اختیارات تھے، تھا حق ایک ملک کو مرتکب چند شہیں اور فکر جوستی پر، وہ سب ان کے انتظام میں ہیں۔

الشرعاً پر ایمان کا ایمان ایک تاریخی و اقتصادیہ ریادہ دتھا، اُنکو پروردہ گار سمجھنا اور اس کو زین و ایمان کا خالق، ایسا ہی تھی جیسے تاریخ کے کسی طالب علم سے پوچھا جائے کہ یہ قدم ہمارت کس کی تحریر ہے ۹ وہ تھا ہے کہ خالق یا دشائی کی اس دشائی کے نام سے اس کے قلب پر خوف وہ راس کی کوئی لہر نہ دوئے دن اس کے دلما بہ کوئی اثر پر نہ ہے۔

ان لوگوں کا دین الشرائع کے نواف اور تفریع و دعائے خالی تھا، الشرکی مظاہری وہ بالکل بیرون تھی، اس سے ای ان کے طبع، ایسی محروم ہے کہ اسکے سامنے اور مذہب کا کوئی ایک ایسا مسیح ایسا جسیں وہ بندشاہ ہریاں ہے الشرکی مکمل تھیں اسی نواف کوئی نہیں تھا، ایسا مسیح ایسا جسیں وہ بندشاہ ہریاں ہے جس میں کوئی گہرائی اور قوت نہ تھی۔

یونانی فلسفہ نے خالی کی دارکج تعارف کے سلسلہ میں

الْمُهَاجِرُونَ أَنَّ مَسْهَماً
الْمُشْجِعُونَ يُشْجِعُونَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا
كُرْنَيْوَالَّا، تَحْكِيمُ شَمِيكَ بِتَلْكَهَ
الْمُشَاهِدُونَ كَذَلِكَ الْأَرْضِ
وَهُوَ اَنْعَدِيْرُ الْمُخْلَفُونَ هَ
(المحشر ۳۶)

جو اس کا راستہ کا عالم کا پریسا کرنے والا بھی ہے اور جیلانیوں کی
بھی، جس کے قبضہ تقدیرت سے تمام عالم کی مانگ ڈال رہے ہیں جو
پناہ دیتا ہے اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پسناہ نہیں سے
مکن، جنت اس کا نام ہے اور ورنہ اس کی مزاجی مزاجی کے
لیے چاہتا ہے رزقیں کیٹا کش کرتا ہے اور جس کے شیئے چاہتا ہو
تلگ کر دیتا ہے، آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ اشیاء سے
واقف ہے، آنکھوں کی چوریوں اور دلوں کے اسرار خوب جانتا ہے
ہوسرا یا جاں، سو را بحال، سرایا کمال اور محبت درست ہے۔

اس گھوکر سمع اور وسیع ایمان سے ان لوگوں کی نفیات
جیسا طریق تبدیل ہو گئیں، جب بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان
لاتا اور لکھ لے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کی گواہی دیتا اس کی زندگی سچا ہم اثاثان
القلاب رہنا ہوتا، ایمان اس سے پیوست ہو جاتا، یقین رک و
ریشیں سرازیر کر جاتا اس کے حجم میں خون مردود کر جو فحشا تا
جاہیت سکھرا شیم کو ختم کر دیتا اور اس کی جسڑوں کو اکھار کر پھینکرتا
ہل و دماغ اس کے فیضان سے ہمبو ہو جاتے اور وہ شخص پہلا
آدمی نہ رہتا، اس شخص سے صبر شجاعت ایمان و یقین کے الیورجت
انگریز و اقوات رہنا ہوتے ہیں کو مغل دلگ رہ جاتا ہے اور قلنسو
و تاریخ ناگست بدن والیں ہیں، قوت ایمان کے سوا کسی اعجزتستے
اس کی توجیہ نہیں ہو سکتی۔

ہے ایمان ایک کامیاب جنگلاتی نہ رہ
او رفیعی تر ہیت تھی جو طالب علم کو
اعلیٰ درجہ کی قوت ارادتی، خاتمه نفس
اور خود اپنے ساتھ الفراف کی قوت

اس کے بعد ظاہریہ ائمیں، کچھ لگیں پا رسول اللہؐ کو
دن کی طلبی سرزد ہو گئی ہے طاپر کردار دیکھئے، اپنے ان کو واپس کر دیا
و سکردار رہ چکرائیں اور کچھ نہیں آپ سماں کیوں دلپیں کر دیتے ہیں۔
شاہد اسی طرح جس طرح کہ ما عز کرو واپس کر دیتے تھے، پاں جس ماملہ بھی
ہوں، آپنے فرمایا تو پھر جا کر جب دلا دت ہو جاتے تو آتا،

اور سید قاسم قطبی سے اون کا تعلق ہے۔

زندگی حقیقت نے ان کا
سرادخانہ اور گروں فراز

خلوقات و مظاہر ستر پر عجیبی

کو روی چھی، اکبہر جاں ہیں کہ خیراللہ کے سامنے بجا برپا دادشہ کے لئے
یا کسی دعا، امداد و دعویٰ میں بادیٰ یا دینوی سردار کے سامنے ان کی گرفتاری ہو
سے، ایسا ناسخے ان کے دل نظر کو خدا کے تعالیٰ کو علمت سے مدد
کر دیا تھا، خلوقات کا حسنِ حال، دنیا کی دلخواہیاں، شامیں شوکت کے
مخاہی پسکار کی نظریں بیٹھی ہیں، وہ جب طریقہ سلاطین اور ان کے
جاؤ شوم، کڑہ فراوران کے، پاروں کی سعادت، احمد رحیب وزیریت پر
نظر ڈالتے اور دیکھتے کہ سلاطین اسی میں خوش ہیں تو ان کو ایسا معلوم
ہوتا چہرے بے جوان بیٹھے یا مقیٰ کی مورتیں جوں جسکو انیں نہاس سے
آزاد سنگھر دیا گیا ہے۔

(ابو موسیٰ کچہری میں جسمیں نکاشی کے پاس پہنچنے والے اس کا دربار کا
حقاء، اُسیں عالمی غرور و عاص، باشیں جانشیں حماریہ تھے، تھیں پیشوا
دودو یہ پیٹھے تھے، مدد اور فرار سے بادشاہ سے کہا کہ پولگہ مدد
ہیں کرتے، پاریوں سے کہا کہ بادشاہ کو مدد کرو، حضرت جعفر نے یہ
برہستہ ہوا بڑی کلمہ صرف خدا کو سجدہ کر کر ہیں۔

حضرت سعدؑ نے رسم کے پاس جوکار میں افواج کا سپہ سالانہ
ریجنیں اس اسماں کو اپنا سفر برنا کر رہیا، ریجنیں اس امر پر یہ بچے تو سیارہ فرش
و فروش سے اڑاستہ تکلیف و تمبا وقت اور کیشیں بہا ہوتی رہیں بدن کئے
لپاں پیڑی، قیمت پہنچے، تاریخ صرپر کھوئے کے تحت پر شجاعا

ریجنیں اس امر پر چھپے پورے لب اس سر پر ہو چکے، حضرت سی ذھان، ہمچنانہ
محفوظاً، یہ ان کی میثیت تھی، وہ گھوڑے پر سوار فرش کو رو نہیں ہو چکے
پڑھنے پڑے گئے، اور پر گھوڑے سے اترے، تھیجی کا دلکشی سے گھوڑا
باندھ دیا اور کوئی ستم کے پاس جانے لگے، الات حرب مانند ہر پر خود
جسم پر زردہ کی جو جو جنی، لوگ لوئے جنگی بس تما نار، کہنے لگے میں
خود سے ہیں آیا جسے بلایا گیا ہے، اگر کوئی منظور نہیں تو اسی دلپس جانانہ کو
رسم سے کہا اسے دو، وہ اسی فرش پر بیڑے سے سہا رائیت ہوئے جو شے
بیڑے کی لوكس نہ فرش کو جا بھائے کات دیا، لوگ لوئے تھے ایکیستہ نا

ہوا، جو سے پہلکو اللہ نے اسی پیٹھیا، پھر کوئی جس کے بارے میں اس کی
درستی ہوا اس کو ہندوں کی منڈگی سے بقات دلکشی نہیں بڑیں اسکی وجہ سے

دلادوت سے جب فارغ ہوئیں تو پھر انہیں، جو کا کسپر شہر سے میں
پہنچا ہوا تھا، کہنے لگا، بیہری کی جانب سے، آپسے فرمایا جاؤ دو دھپا تو
جب بچھے کا، نے لگے تو لانا، جب دو دھپا پھریا تو پھر کیں، اور کے کے
ہاتھ میں دو فلی کا گھوڑا اتفاق ہے، لیکن یا اسے الشکری لیجتیں دو دھپا
پہنچنے سے بھی فارغ ہو گئی اور یہ کھانا بھی کھانے لگا، آپسے لڑکا
ایک مسلمان کے سپرد کی اور بعد قاتا ہے، حکم فرمایا، ملکوں نے ملکدار کو دیوی
ملک گلہا خاکو دیگی، اور اچھے حکم فرمایا، ملکوں نے ملکدار کو دیوی
خالد بن ولیتیہ ایک تصریح بالیخون کی چھینیں اسی پر گورپیں تو انہوئے
مددت کے نظم کے، اپنے یا افغان انسن لیتے اور فرمایا، ملکوں خالد
اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ تھوت، میں میری ہمان ہو، اس
ذی توبہ کی ہے کہ ایسی تو چینگی والا کرتا تو بخش دیا جاتا، پھر اپنے
حلمندیاں میتھی ہیں کہ اور ان کو دفن کر دیا گیا۔

امانت و دیانت

بے ایمان انسان کی ذات اسکی پاکیگی
اور شرافت کا حافظ تھا، خلوت اجلوت
تین جہساں کوئی اچھے دیکھنے والی نہ ہوتی اور اسی جیگہ جہاں تو اسی کا پورا
اقفار اور اختیار ہوتا، اور کسی سے خوف کھانے کی ضرورت نہ ہے،
ایسا ان نفس کی تدبیات اور احیانات پر پوانت پوکھنا، اسی ذہنی
قوہ اس کی تاریخیں دیانت امانت اور اخلاق اور کھانا اسی ذہنی
 موجود ہیں کہ، انسانی تاریخ میں اس کی تفصیل میں چھینیں سکتیں، اسی
امان راست اور اللہ کے دھیان، در ہر موقع و مکان پر اس کے علم کے تھصار
ست انجام تھے۔

تاریخ طبری کی دایت ہے کہ مسلمان جب ملکوں پر ہوئے اور
مال خیست تھے کہ نگے تو ایک شخص لیے حصہ کی دل خیست لایا اور خانہ
کے سہر کر دیا، لوگوں سے کہا ایسی تھی ساداں تو، یعنی تین ہمیں تیا، بھات
پاس جھوال ہے اس کو اس سے کہہ نہیں ہوں، ان لوگوں سے من شخص
سے دریافت کی کہم سے ایسا سے کہہ نہیں ہے، اس سے جو سب دیا
کوئی ایکم اگر انشا کا مصالہ نہ ہوتا تو کچھ اس کی خوبی نہ ہوتی، میں لوگوں
اندازہ کر لیں کہ پسندی شخص ہمیں، اس کوئی نہ بچھا اس کوں ہوئے، ۲۱۵۷ء
کہا جیں یہ نہیں بتا سکتا، اس سے کہم سے ایسا سے کہہ نہیں ہے، سب تحریف
الشکری ہے، اس سے کوئی پریز ماضی ہوں، جب دو اپس ہو تو لوگوں
لیکس اور جی چیز کر دیا کہ معلوم کر کوئون ہے، سعوں ہوا کہ عامرا لکھا ہے

امروزِ نہیں کے

مرتب ۱۰۰... حافظاً دھرم پوری

قیامت بخیر و دولت کے ادمی کو تو نگہدا ریتی ہے۔

اگر اپنی بہتری اور بصلائی چاہئے ہو تو دوسرا دن کے اوصاف دیکھو۔

شمی زندگی اس کو حاصل ہو تاہے جو ناکامیوں میں مالیہ سنبھیں ہوتا۔

موقع باول کی طرح گزر جب تاہے، اس نے اپنے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

لوگوں سے اس طرح منکر کہ اگر مجاہد تھے تو وہ تپس رہیں، اور اگر جیتے ہو تو تم سے محبت کریں۔

سب سے بڑا ہے سلوان وہ ہے جس نے نپینے نفس کو ہغلوب کر دیا۔

کفایت شمار کبھی مفسد نہیں ہوتا ہوتا۔

سربے بڑا من خوف خدا ہے، جس کا دوسرا نام آنکھی ہے۔

ثابت قدم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔

جو حق سے جنگ آزمائوں ہوئے وہ ہمیشہ شرذیر ہوتا ہے۔

عقلمندوں کا سینہ رازوں کا گنجینہ ہوتا ہے۔

کتنی حسیر ترزاست یہ بات کہ انسان سب سے زیادہ بوت سے ڈالتا ہے، حالانکہ سب سے زیادہ لیکنی بوتا ہی ہے۔

گناہ کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ انسان کی بعض انمولیتیوں کو نگل لیتا ہے۔

اسلام اترک دنیا کا سبق نہیں دینتا بلکہ اس کی خلماہی، بندگی اور ہوس سے روکتا ہے۔

چند کم شیرست مذکور نہ کر پا یہ کتنے بیش

تاریخی کتب کی بہتر تصدیق ہے۔ ایمان، افراد و مذاہعات کی تاریخی حوالے بھی ملاحظہ فرمائیے، قیمت مر

کتاب الصدّوٰۃ ای تصنیف کا درود و ترجیح جناز کو درست ترین

طریق پرداز کرنے کیلئے بہترین شیل پرداز ہے، ترجمہ نے ترجیح کے ساتھ حضرت امام ابی حیان ابی حیان کی تفصیل رشیت دالی ہے، ارفانہ طعن قرآن کے مسلمین ایسا صاحب تھے جو علم کا لایف اسماں ان کا بورا حال اثر انگیز طریق پر درج کیا ہے، سنت کے شیائی اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں، قیمت مختصر

بیو ع المرام جسکی صلی اللہ علیہ وسلم حفظ افاق تصنیف ہو

ابن حجر اوزیم میں کیا درج ہے، یہ باخبر حضرات سے پڑھیا ہے، ایکیں
یہ تصنیف بخاری و مسلم، ترمذی، الجواہر و ادوار و یونگ مسند کتب احادیث
تسبیح کئے گئے اور جنی احکام کا گلستان ہے، تجوہ زدہ ہے، دریا کے
مترادف ہے، کم تعلیم یافتہ اور زیادہ پڑھنے لکھے، دونوں اسری صحیف
کتابیت برابر فائدہ اٹھائیکے ہیں، قیمت آٹھ روپے۔

اسباب زوال المقت رحلت اسلام کے لحاظہ ایضاً علم و تحریک بہ مسلمانی

نیز عالیٰ کفر و رشریت ہی نہیں، اسکا علاج ہی، موجودہ وحدتی کی پیریں ای تصنیف
اس لائن کر کر ہر چیز کا لحاظہ اسلام ایکا بڑوہ اس کا مطالعہ کر کے قیمت بیکم

عربی جماعتیں دریا در سالمت میں اس کتاب جملہ جاگتوں کا حالت ہے

جد رسول ﷺ کی خاطر مذکور نہ کر پا یہ کتنے بیش
اسکے مطابق اس سے یہ جانتے ہیں، یہ سب مذکور نہ کر پا یہ کتنے بیش
شہزادہ شہزادگاؤں درگاؤں بھی، کتاب احادیث اور مسند
تاریخ سے مرتقب کی گئی ہے، قیمت صرف مر

جشنِ ولادت رسول ایک خوب صفاتیں ہو جسکی
اخوبی کا اعلان ہے اس سے کیجئے کہ
اکیں مندرجہ ذیل حضرات کے مطابق مثالیں ہیں ۔ ۔ ۔

(۱) مولانا ابوالکاظم آزاد (۲) مولانا ابوالاعلیٰ
مودودی (۳) مولانا عویض جاد الشریف (۴) مولانا ابوالمنظر ضوی۔

(۵) جناب رحموی سہلیت (وفیکم)، = مجومہ اپنے ایمان کیلئے فدائے
معافی اور اپنے تمثیلی مصلحت یعنی ہے۔ قیمت ایک روپے آٹھ آنے۔

اسلامی زندگی پیسے کھیں، یہیں سبک حاصل حصول
جو کچھ ہے اسکو نہیں فخر مگر جای اور لکھ اعلاء میں کیا کیا گیا ہے

اسلامی زندگی کے شایعین ضرور مطالعہ فرمائیں قیمت مر

خواتین اسلام کی بہادری من گھر لٹٹ اٹھائیں
بلکہ تمازج کے مفہمات پر

ہمیشہ تابعہ نہیں، وہ مچے داغات ہیں جبکہ سترین مذکور نہ کر پا یہ کتنے بیش

منٹے کے اپت ۹۰

مکتبہ تخلی دیوبند ضلع سہاپنپور (بیو۔ ج)

بہشتی زیور کی تحریث میٹ نے برسنا

اینک جو کتابتی زیور غیر مجلد پندرہ کا یا جو اپنا تھا وہاب پارہ روپے کا دیا جائیگا، مجلد و جلد وں میں بندہ دکھنے لوگ بغیر حاشیہ اور بلا اضافات کا چاہیں انھیں اشر فی بہشتی زیور غیر مجلد سائز ہے سات اور مجلد زور روپے کامل سکتا ہے..... اس اعلانِ رعایت سے فرمی فائدہ اٹھائے۔

قرآن بلا ترجمہ

س اعلان گئی، ہر صفحہ پر خوش نہایں، حدوف کھلے ٹکڑے و شش
بکھڑے سفید، نائلن دلکش ریگن، حدود کات جہاں تک جگ سے
جیسے ہو سے، حسنیں بے نظر و چھپائی اعلیٰ، حبد کش

حدیہ لور و پے

قرآن

بہت ہو ٹھر فونک، بہت بڑا سائز

ڈو ترجمے والا ڈاکیمیم الامت مولانا شرف علی اور شاء
فعی الدین حمد الشہری کی بجا ترجمہ اور مفید تفسیری حاشیہ کا افران
بہت بڑے سائز میں جلی کلمہ سے۔ فیض و کاملاً درست بکھاری
چھپائی کے ساتھ تھبی گئی ہے۔ ہر یہ مجلد کوڑخ بختہ بھیں روپے
محل مصور بخرا انتیکٹ پر۔

قرآن ہے۔ فی ۷ حروف والا۔ نمونہ

موٹی ٹکڑا والوں کے بیٹے یہ نایاں حروف بالا و بالغ حركات
والا قرآن کافی وقت اٹھا کر پاکستان سے رکھا گیا۔ ایک وہ ہے
جس کا اعلان کچھ عرصہ پہنچ جازی تھا اور اسے میں تھم ہو جائیک باعث
بہت سے اور مددوں کی تعمیل نہ ہو سکی تھی، ہر یہ مجلد کوڑخ لے لائیے (لے کر جر
اعلیٰ معنیہ دلائی کا خذیر جسید گیا، لے کر کوئی نہ کرے، اور ڈیس نیت
کیوں کر اپنی مطلوبیت کو واقع فرمائیں)

اَنَّ الَّذِينَ اَمْلَأُوا
وَعَلَوْا الصِّلَاحَ

یاد رکھئی جس کتاب کیا تھا؟ اسکا خرشح کی معافی کا اعلان نہیں کیا اس کا اک خرشح اپ ہی کو، داکر نہ ہے۔ شیخ مکتبہ علی درویش

مسکوں سے مٹا نہ کوٹ

از مگھ این العربی

میں کہہ شہر کو ہم نے صرف پچاس ہزار بُن کیا سبے اور جن باتوں
کے کیسے۔ اپنے بوجگلے دلوں لندن سے کرایہ نکل کے نئے
ساٹھ ہزار دوسرے پے جس ہواں جہاڑ جھل کیا ان سالاٹ ہزار کا جو از جملائے
آپ تھے نے قوم کا سامنہ ہزار کھٹکے اعلان چنچھٹھوں ہیں پھونک
سے اڑا دیا اور ہم فریوں نے مل باش کے ہیجنوں ترکیں رواکر
حص پچاس ہزار ادا یا تو جنم آپ کا بڑا سبے یا ہمارا!
اس اعڑا خیں کا جواب اب سے کچھ پھٹے تو حجم فریٹھے
سے دے سکتے تھے۔ لیکن اب ڈنڈاں اُن سے چھن کر ایک خطرناک
ہاتھوں ہیں چلا گیا ہے کہ..... بس کہ..... نہ پوچھتے۔

۸۰ دسمبر ۱۹۴۷ء:- جشنِ بیانِ الحجی کے ایک مجلس پر تقدیر
کرتے ہوئے ایک عسائی بزرگ جاپن قادروں یونیورسٹی کی طیاریا۔
میں نے تو حسد کا سبق پیغمبر اسلام سے سمجھا ہے
اور ہمیں انھیں اپنا پیغمبر را اتنا ہوں۔ قرآن ایک
ابدی بھروسہ ہے وہ اسلام ہمیشہ کے لئے ایک
مکمل نظام ہے۔

جیسے ہے پھر کوئی میوری ہے تو اب تک اپنے میانہت
کے دامن سے بانسے ہوئے ہے۔ گستاخی صاف۔ آپ کے باسے
میں تو قدومنی کچھ کہ نہیں سکتا۔ لیکن موجودہ ذریعے کے بیشمار لیے
شیشہ گروں کا حال خادم کو مسلم ہے جو یہ وفت کیوں نہ بھی
ہوتے ہیں اور خلیل بھی مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ کافر بھی۔
وہ کسی اشتراکی مدرسیں تقدیر کر سبے ہوں گے تو فرمائیں گے۔

۸۱ دسمبر ۱۹۴۷ء:- مژدہ سبے کے کارپوشن لاہور کے خدا نے
سے پچاس ہزار روپے کا بُن۔ لزمیں کے خلاف کوئی فیصلہ کن
تمام نہ کیا ہے۔

دہ جاپ۔ یہ کچھ کم فیصلہ کن قدم ہے کہ بُن کرو اور میرے
اڑاؤ۔ قدم ہمیشہ شبست ہی ہیں تھی میں ہوتا ہے۔ بُن کرنے والوں
کے خلاف کوئی شبست قدم نہ اٹھانے کا مطلب ہے کہ پاکستان
کے موجودہ دو بیمارک میں مزے اڑانے والوں کے لئے ہر طرح
کی چھوٹ ہے۔ خدا بختے بادشاہوں کے یہاں ایسا ہمیت ہوتا ہے۔
کہ آج بادشاہ کی سالگرہ ہے استحقاق حجت صاحف۔ آج بادشاہ کے
بچے ہو۔ اتنے قدر ہی بچوں دیتے جاتیں۔ آج الگ عالم مقام شاہ
زم نکت پناہ حاکم برقرار رہنے جاپ غلام احمد صاحب شہنشاہ پاک کو
زیر ایک یہمنتی ہمیت کی خوشی میں بُن کے کچھ ملزم نظر انداز گردیتے
جاں۔ تو کب یہ یا ہے خدا کے خدا تین اور گورنریاں اللٹ پٹ
ہمہ بھی ہیں۔ حقیقی تقدیریں اور حقیقی تاریخیں لکھی جاوہی ہیں ایسے اہم
امور کی شمولیت ہے جسند ہزار یا چند لاکھ روپیوں کی ادائے سی
بات پر توجہ نہ دینا کوئی قابل شکایت بات ہے؟

آپ شاید اعڑا میں کریں کو گورنریں اور سکنڈ ہرزاں فیروز
تو بے شک بہت ایم شمولیت کے شکار ہیں۔ لیکن وزیر مظاہم جاپ
محمد عاصم صاحب کو کیا صرف وفات دریشی ہے۔ وہ اپنی موجودہ بیکاری
میں کیوں نہ لاہور کارپوشن کی طرف توجہ دیں۔ تو عرض یہ ہے کہ
حضرت محمد علی صاحب غالباً یہ سوچ کر خاموش ہیں کہ الگ ہاتھوں نے
پچاس ہزار کے مدرسین کو کپڑا دیا تو ایسا نہ ہو پہ مدرسین بھرپوری الملت

۱۹ ارڈنمنٹ شعبہ:- یہ روس دا لئے بھی عجیب سمجھے جائیں۔
ایک طرف تو مذہب اور اس کے مانتے والوں پر انہوں نے وہ
مقام کئے جن کی کوئی تغیرت اور تحریکیں نہیں ملتی۔ دوسری طرف
نہایت ڈھنائی سے گھکھے گا ہے پس بھی فریاد یا جاتا ہے کہ ہمیں ہب
سے کوئی بیرونیں۔ اور تو اور ابھی ۲۰ فروری ۱۹۹۴ء کی اطلاعات میں
بھی کہ حکام کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تدبیح لوگوں سے بنتے ہیں وہ غیرہ
ضوری شخصیتیں۔ لطفت یہ ہے کہ انہیں دلوں وہ کسی نشریات
اور اخبارات میں اسلام کو شعن پر و پینڈہ اور تیر کر دیا گیا ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ بد لگانی بکار اس اور بیادہ گوئی کا جو بیکار
روس سے قائم کیا ہے وہ بھی اس کی بربریت اور جرائم کی طرح
تاریخ میں اپنی نظریہ نہیں رکھتا ہی اسالا یہ کوپیڈ یا اس شتر کی ملکہ
و خصلہ کی گوہر شناسیاں بلا خطرہ ہوں:-

”اسلام ایک رجعت پسند“ یہ ہے جو بولدا
اور لوٹھ کھوٹ کرنے والے طبقے اختراع
کیا ہے اس کو ترقی دی اور برقرار رکھا۔

اگرچہ بہادر اس کی یہ بڑا اس لائق نہیں کہ ٹاہن العرب کی
جیسا صروفت تکفیر اس پر توجہ دے۔ یہ کنہ بھی اُن مخصوص مسلمانوں پر
آتی ہے جو کیونز معاشر انشراحتیست پر اپنی بیوت تعلقات رکھتے ہوئے
بھی اپنے مسلمان بیٹھنے کا دعوے رکھتے ہیں جیسے بدر جو جس طرح چار
اپنے دہن ہر چند فاصل اصولاً جس بطور شریفانہ کالی کے رائج
ہیں۔ شکار فرقہ پرست۔ وطن بخشن۔ اسی طرح روسی لوگوں ہی بھی چند
اصطلاحیں رائج ہیں۔ بورڈ اسوسی ایڈ اور غیرہ۔ بھارت کا کفر
فرقر پرست بھی بوقت ضرورت بلا تکلف کسی قوم پرست اور سپہتے
دشیں بھگت کا فرقہ پرست۔ کہہ کر اپنا سارا بوجہ اس پر ایجاد نہیں کرو
اسی طرح روس وائلے جسے چاہیں بورڈ اسوسی ایڈ کو کہہ کر اپنے
ذہن میکر کی ساری شرافت و دوستیت کی گلندگی اس پر دال دیتے
ہیں۔ بھی بورڈ اکابر اور مقدار فصل ہو گیا بورڈ اٹھپتے پر دنیا کا
ہر ظلم جائز۔ اس کی عزت و محنت عالم۔ اس کے اموال جائز۔
اس کا ذین پچھے کو تھوڑیں پڑا دینا یعنی ثواب۔

خود فرمائی۔ روس کے دریدہ دہن اور انہی متعارف اس
”محمد“ کو بورڈ اکابر ہے ہیں جس کی مالی بیٹھانگی خسرہ پر دو دی

”اسٹالن غریب نیا کا عظیم نجات دہنہ ہے۔
اس نے سرمایہ داروں کی کوٹھ کھوٹ کو ختم
کر کے ایک اعلیٰ غیر طلاقی سماج بنایا اور مسلم و
سوداں کی اریکیاں چھانٹ دیں۔ کیونز میں ہی راہ
نجات ہے۔“

لئے امریکن مغلیں اُن کے الفاظ ہوں گے۔
کیونز میں نہ ہب کی عمارت ڈھاکر بدلائی،
گناہ اور ظلم کے آتش قشان ہکوں دیتے ہیں۔ مزدور
کے نام پر زبردست لوف اور چائی ہے انسانیت
اور روحمانیت کا گھاٹ گھونٹ دیا ہے۔

جید زادا بینی کے جلسہ میں وہ فرائیں گے۔
”محوری دنیا کے نجات دہنہ ہیں۔ انکا پیغام
سو فیصدی لاکن اتباع اور اُن کا اصولہ حسنہ مشیں
ہماہیت ہے۔ ہم اُن کے روش پیغام کو تما انسانوں
کے لئے راہ نجات تصویر کرتے ہیں؟“

چھروہ کسی یادا سو سی ایشن کی مجلس میں شراب کا دسرا
گھاس پر کرتے ہوئے تھے مارکہ ہیں گے۔
یہ سامے مولیٰ پنڈت ہی جیسے مخلوق ہیں۔
حرام، حلال، اقਮ غنم۔ ارسے دنیا کے مزے میں
دنیا ہماری ہے۔

تو اسے قابی احترام فادر دیں صاحب اگرچہ جی آپ کے
ارشادات عالیہ دوہر حاضر کی فکاری کشیش گردی سے تعلق نہیں رکھتے
اور اُپ کے دل کی آوازیں تو اب ایک منٹ لیکھ بھی نہیں
رہتیں اُپ کے لئے کسی دلیں سے قریں عقل نہیں ہے جس قرآن کے
ابدی سمجھہ ہونے کا آپ اعتراف کر رہے ہیں وہ صاف بلاؤ
لغتوں میں کہا ہے کہ جس کی نئے پیغمبر اسلام کی بعثت کے بعد میوے
اسلام کے کوئی دین بول کیا وہ کافر ہے۔ وہ مرد دیتے۔ وہ مگر اپنے
اسلام کو ایک ابدی بکل نظام مانتے قرآن کو رائی جو جوہ جانتے اور
خوب عربی کو تھا پیغمبر ملت کے بعد آخوندہ کو شاپشیدہ نکتہ رہ گیا
ہے جو حضور کو سیحت سے چکاتے ہوتے ہے۔

باتائیے اے ہمارے مختصر صحافی! آپ پر دوس کی برتری اور توصیف کے انطاہ میں یہ مآثرات توظاہ پر فرمائے گئے ہیں، آپ کی جگہ اگر کسی بیل یا لگوڑے کو طاقت گویا تانیں جاتی تو کیا وہ بھی بھی نہیں کہتا جاؤ اپنے کہا۔ امریکا اور پریپ کے کمی بھی بڑے شہر میں پڑے جائیے۔ شاندار عمارتیں جگہ کاتی ہوئی تو کابین۔ سچو ہوتے تھیں اور دستیں، فیشن ایبل ہر دو زون اور ہر جو دو علم و تہذیب کو دیکھ ٹھاہر فریب مناظر آپ سے بھی کہتے تھے اور اسے کہیں جانتے ہے زندگی ہے، میش و نشا طاہر ہے۔ میکن کیا تجھ کی یہ سارے دلخرب مناظر را شایستہ اور سکون و راحتیں کیمیہ تاند دیجی کرتے ہیں۔

کیا ان کے پچھے انساف اور خوشی کی دولت ہے۔ کیا ان منظاہر سے کسی ملکی وصول کمی اخلاقی تھریتی کسی تحریقی فلسفہ کی حقیقتی تائید یافتہ دیہ پہنچتی ہے۔

میں جانتا ہوں آپ مجھے جیسے ملاؤں کو جمعت پسند پورا روا اور زرسودہ قرار سے کوئی تقدیر لگانے کے عادی ہیں۔ لیکن کچھ کہتے ہیں ہم نبou اور تھیٹروں اور استودیوں اور شرازوں اور مٹرکوں اور بھلی کی رکشیوں کوہی آپ واقعی زندگی کا "سب کچھ" سمجھتے ہیں۔ کیا انہم ائمہ شری کے "حرم را ز دروں یعنیانہ" ہو گر بھی آپ ان بے خبر نوجوانوں کی سطح پر ہیں جو غلوتوں میں ادا کاروں کی نرق بر ق زندگی دیکھ کر حمقوں کی جنت "بانیتے ہیں؟ جو یہ نہیں جانتے کفاراً صحت ہوئے پھرے کی اوٹ میں عنقرع کی تھی تھیزیاں ہیں جو یہ نہیں سمجھتے کہ اوپنجے نبou اور چیکٹے ہوتے بازاروں سکے پس پردہ حرص دہوں جبڑوں کے نجاست و شراو خشم والم کے لئے اڑد ہے کہنے والے سمجھتے ہیں۔

اسکو بیٹکاں ایک سجا ہو جعلیم شہر ہو سکتا ہے۔ اسکی مادی ترقیات نظروں کو خیرہ کر سکتی ہیں۔ یعنی صوصی ہمان کی جیشیت میں ایک خضر طاہر اذ نظر کوں کر فیصلہ کر لینا کہ شراب اور ناج نگ اور کھیس کو دے شخف رکھنے والے اس اتوں کے دل و دلٹا کوں دھانیت سے بہرہ دہیں اور ضمیر دروح کو دخنا کر محض اور بعض مددہ پرستادن زندگی لگا دننا "صحبت من زندگی ہے کی میدھی سماشے احق کو تو زیب فے سکتا ہے احمد عباس جیسے قلمکار تھے کا صاحف کارداش منڈ کو زیب نہیں دیتا جا۔

سادگی جفا کشی اور قدامت کو اس کے بدندر ہرین دشمن بھی بلا چون و چرا مانتے نہ ہیں۔ اور ماند ایوس پڑا ہے کہ اس کی زندگی کا الیک ایک گوشہ آئینہ کی شان ان کے سامنے اپنے مشبوط اور ناقابل تربیت ذرا تھی سے پہنچا ہے کہ اس سے تعزیز کرنے کو وہ اپنے اسے چھوٹے کا شہر ہے اور کرنے کے مراد نہ ہے۔ پھر اسلام کے ترقی قیمت داے ابو بکر و عمر عثمان و علی خالد و ہبزہ مسلمان دا دیس دیوان انشا طیبیم کو بیجتے۔ وہ لوگ کہتے علم دیو اسے اور ناہیتا ہیں جو اس فقیر منش درویشوں کو پورا ڈا اور لوٹ کھسوٹ کرنے والے قاربین۔ برکس نہندنام زندگی کا فور۔

۲۰ روسمبر ۱۹۴۷ء: - پختہ ترقی پسندی ابھی ایک دن دوس گیں تھا۔ ملی پر یوں اور دیو یوں کا وقت۔ ان فن کاروں کا وند جھیں آپ دنیات عیش و فتنہ کا "کھن" کہہ سکتے ہیں اس وند کے پیدا رئے خواجه احمد جہاں۔ آپ نے واپسی پر اپنے دو قردوں کے تاثرات لکھے ہیں۔ وہاں کی عالم زندگی کو بیک نظر دیجئے کے بعد حال جمع ہے کہ:-

"اسکو کے عوام صح کو کام پر جانتے ہیں۔ بچوں اسکو جانتے ہیں۔ شہام کو کام کے بعد بیٹھا یا تھیٹر جاتے ہیں۔ یا کسی تھیٹر یا سرکس میں چلے جانتے ہیں۔ لیپنی تکھلوں میں گاتے اور ناچتے ہیں۔ یا کسی ریٹریٹ میٹ میں بھیر اسڑاپ، داڑھ کار یا صرف یہوں خالی چالے پیتے ہیں۔ ان کی زندگی ایک بہت فاما سادہ خوشحال اور صحت مند زندگی ہے۔"

پہنچے وہ تاریخ جو اسکو کے چند تاذ و تھیٹر والی شان ہوں اور دسچ اسٹور و غیرہ بکھر کر ہارے وطن کے ایک بڑے صاحافی کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ جو تائیے کیا یہ اس دیہیاتی کے تاثرات کو مختلف ہے جو پہلی بار شہر کی جگہ کاتی سڑکوں اور کالوں اور دشیوں کو دیکھ کر کہا احتلا ہے کہ "آخری ہے وہ جنت جسکا حال کتابوں میں پڑھا تھا" تھے۔ وہ اپنے کاؤں واپس جا کر یار دشتوں سے کہتا ہو کہ "بیتادی تیڑا بھاری گاؤں ہے۔ سب ریس لوگ بیتے ہیں۔ چاندی ہی چاندی بھتی ہے۔"

”جن سٹکھیوں کے اوچے ہمارا“

”اس پر چانالیں کاشربے امیر پر یاد آتا ہے۔“

”مرے دل سے کوئی پوچھو تو نہ تیرنام کش کو“

”یہ غلشن کہاں کی ہوتی جو جگر کے پار ہوتا“

”پہنچ رہا ہے میں کچھ یاد رہا ہے اگر تھے تو ہبھ جھریوں“

”کوچھ اسے چھاتی کے ان پر سو پچاس کوڑے لوگوں نے اور طرف پرے“

”کامزاد بیکھتے۔ بھر کوئی عضو کو اتنا اور قصرِ بیل سے الحف اندوز“

”ہوتے۔ ہاکے جن سُکھی بھائی بھر جھیں بادشاہوں کی اولاد معلوم“

”دیتے ہیں کہ بھجوکی طرح وہ کڑا کات مٹنے اور شرپانے پر جھیٹھتے“

”محل ہوتا ہے ایک رخجم جب بھرنے کے لیے بھر تا ہے تو کوہ سرا“

”بھوکہ لگاتے ہیں اور عشووقوں کی طرح اپنے تیرنیکش پر کوڑتے ہیں۔“

”خیز شرمی کی خبر بھی سن لیجئے۔“

”چند سلانوں کو جو سایکل روکتا ہیں میں گاؤں نازی نہا۔“

”میں گاوشت ڈھنکد کارہے سختے۔ مقامی جن سُکھے“

”کچند مرکرہ ملیدوں نے بکلایا اور مارا پیٹا اور پورے“

”سے مل کر گرفتار کر دیا۔ بعد ازاں پوسن سے اخیر“

”ضحاۃ پردازیا کیا، مقدمہ کی سماعت متعالیٰ جھریلی“

”کی عدالتیں ہوئی۔ مجھریلی صاحب نے فیصلہ“

”میں کہا کہ سلانگ لکھ کا گوشت لاہی جھیں سبھے تھے“

”اور پیس پیس بود کے کسی بھی قانون سے شہر میں شستہ“

”لے کر گزرتا کوئی جرم نہیں ہے اس سے ملنا ان کو“

”خلاف کوئی جرم ناہت نہیں ہوتا اور انھیں عرفت“

”بھی کیا جاتا ہے۔“

”بھیک مدارستہ انصاف کے تقاضوں کو تو بصورتی سے“

”پورا کا اور جباری عدالتیں کی جیں انصاف شناسی ہے جو رہے“

”جن سُکھی ہما جھانی اور ان کے چلے چاؤں کی دلی تباوں کو علیک“

”سلانوں کو جبارت میں آباد ہے کاظمی سوارہ دیا۔ میسکن“

”قانون کے گرد گھنٹاوں سے میں پوچھوں گا کہ کیا شکورہ بال مقدار“

”میں انصاف کے تمام تھاٹھے صرف مژین کو باعزم۔ بھی کر دینے“

”میں پورے ہو جلتے ہیں یا اُس سے عزیزی اذیت اور پریشانی کا“

۱۴ رہنمہ برلن

”نمازی پور (یونی) کا نگاریں کی تھیں کیا کیریزی صاحب سے سکول کے پور کے ایک جلسہ میں اس امر پر اجماع فراہم ہے کہ چون میا ایسی نظم کوں پڑھی جس میں خدا اور رسول کا نام لیا گیا ہے اور انسانیت کو باہم مراج پر لائے کئے مسلمانوں سے اولیا رواج کے اسلام اور رسول میں آزادی اس نے انجام دیتے۔“

شہاب الدین نیتاجی اسے کہتے ہیں شیطنت کا کمال اور ترقی

پسندی کی نہیں اسی دیکھتے آپ کے آس باس ایک ملک ہو دوس۔

وہاں تشریف سے جائیں تو خدا اور رسول کا نام میں کی تبلیغت پھر

بھی نہ ہو گی لفاناً ہمارت میں تا انوں سازوں سے آپ سچے شیطان

پرستوں کے احتمامات کو نظر انداز کر کے ایک ایسا قافیوں تراش دیا

جس کا اس کے ہوتے ہجتے آپ اپنے نام نیتیہ اور نام کا نگریں

سمیت روزگاریں تب بھی سلانوں کی زبانوں پر تالانگاں میں لگائے گے

انضاف اور دیانت کی بات یہ ہے شریان جی کو گوہ قی

آپ کو خدا اور بھگوان سے اس قدر نظرت ہے کہ ان کا نام ایک

ستنگوارا نہیں تو اس کی ملکت سے کہیں باہر بھاگ جائیے۔ یہ

بڑی بھی شیطنت بڑی بھی سے ضمیری بڑی بھی بے ایمان بڑی بھی

بے چیا ہے کہ آپ خدا سے نفرت بھی کریں اور اس کی حکومت

میں اس کی ختمی اور ادو عطا کے بھی مرتے لوٹیں۔“

میں تو جبارت کے ٹھکراؤں سے عرض کروں کا کہہ ایک

آل اٹلیا لکھن کے ذریعہ معلوم کریں کہ کتنے لوگ خدا اور بھگوان کو

ملستے ہیں اور کتنے نہیں ملتے۔ اگر کثرت ملستے ہوں کی تکلیف تو

ملستہ ہوں کو روں کے واسطے کر دے کہ لاہیا اپنی لامن میں

کھڑا کر کے گئیوں سے اڑا دو۔ یہ بورڈ والیں سے سایہ داریں ڈاکو

ہیں۔ اور کثرت ملستے ہوں کی تکلیف نہ ملتے وہوں کو حکم دیا جائے

کہ عزیز اس کرہ زمین سے باہر بھل جاؤ کہ یہاں خدا کی حکومت ہے۔

کوئی بھی حکومت اپنے ملستے ہوں کو حقوق شہریت نہیں دی سکتی۔

بلکہ روں اور امر کے قوای پر ملستے ہوں کو کل جانکی بھی اجازت

نہیں دیتے بلکہ وہیں جل ملندے کر دیتے ہیں۔“

انصاف بے صحی اور ایسا اندادی سے ملاحظہ فرماؤ۔ تمہاری قسم وہ تمام خداویں اس میں علیم گی جو انصاف کو انصاف اعلان کو اخلاق انسانیت کو انسانیت اور امن کو امن بنانے رکھنے میں سو فیصدی تیرہ ہفت ثابت ہوتی ہیں اور تمہارے پیش چکر دار طرفی انصاف کے مقابلہ میں بہت ستا اور سیدھا طریقہ میں کرتی ہیں۔

۲۴۔ دسمبر ۱۹۷۶ء۔ مصر کی فوجی حکومت کے وکیل نے درخت کی ہے کہ خواں مسلمین کے صدر کو سزا سے ہوتی ہے جاتے۔ مگر ایسے نہیں۔ فوجی حکومت آپ کی درخواست کی بغیر ہی اخوان مسلمین کے صدر اور ہبھاؤں کو اُس لالا کتابیں لکھ لی ہے جس میں لکھے جائے والے ہر شخص کو کم سات بار چھانجی ہزار سال کی قیود اور کمی ارب ہزار کی سزا دینا ضروری ہوتا ہے۔

مگر وکیل صاحب اذ بھجوئے کہ آپ جس حکومت کے اہانت پر بحدہ نیاز کر رہے ہیں وہ تاریخ، نظرت اور فضیلت کے اٹل قوانین کی رو سے بالکل "حباب" اور "چراخ" سمجھی ہے۔ اگر آپ کے میئے جی یہ جباب توٹ گیا یہ چراغ بھی گی۔ تو آپ بھیے اپنے وقت کا خشن بریا سے کم نہ چڑھا۔

۲۵۔ دسمبر ۱۹۷۶ء۔ مصر کے یورپی صنعتیں نے پڑی سفناں سے فرایا ہے کہ عرب حاکم کے ملاف کینہ اور دمکی کے جدیدات ہم جوئے نہیں ہیں اور صرفی الحال عرب کو سعاف نہیں کر سکتا۔ جی جباب۔ یہ وہی صورت ہے جسے عرب کے فاقہن فراہیں کفر ہے جیسیں کہ ایمان کے پروار کیا تھا۔ یہ اسی دین کے پیرو فرایا ہے جس نے پشم زدن میں عربی قبائل کے غصہ دیکھنے کی بھروسی ہوئی اگ کو فرود کردیا تھا جس نے عرب و عجم کے تھبھات شاکر ایک عالمگیر جہانی چارہ قائم کیا تھا۔ یہ اسی فرہب کے مانند والوں کا ارشاد ہے جس کے سب سے بڑے دھانے سپتہ بدترین و شدتوں کو مصرف سعاف کر دیا تھا بلکہ انعامات کی نوازا تھا۔ یہ اس قرآن کے مطابق کی گفخار ہے جو خنود و مگرد اور تیرچی

بھی کوئی بدلہ ہے جبکہ اگاہ مسلمانوں کو جبوشہ الام تراشون کی جگہ ان عوکات سے خوب ہوئی۔ یہ جس کلھی جرسن اگر گوشہ خری سے منتظر ہیں اور الجھن گوشہ کے پاس نہیں بھٹکے تو ان کی قوت شاستہ نے کیوں نکر جگان یہاں کیا اور جا فور کا نہیں گا تھے کا گوشہ سے جا رہے ہیں۔ اگر وہ اس گمان کے باز کی کوئی مقولہ درجہ میں کر سکیں تب تو خیر حرم درعا یہت کے کسی حد تک سچا ہیں۔

لیکن اگر نہیں کر سکیں تو ان کے تھبھے اور کینٹی اور شرارت کو حفظ اس لئے لفڑاہ از کر دیا کہ اپنے تھبھے تھبھاروں کی بنار پر ہڈہ تیر تیکش واسے مصشووق ہن سمجھے ہیں دنیا کے عشق میں جائز ہو تو ہو دنیا سے عدل و قانون ہیں ہرگز جائز نہیں ہے۔

۲۶۔ دسمبر ۱۹۷۶ء۔ لوک سماں میں باطب فوجداری ترکی بی پر غور و خوض کے دوران میں وزیر داخلسے بنا یا اگر تھم کھٹکی نے یا کہ مفاہش یہ بھی کہے کہ عدالت قائن میں مقولوں کو بعض حالات میں "خوب ہے" بھی دلو استے۔ بعض لوگ دولت کو جان سے زیادہ غریز رکھتے ہیں۔ اگرے احساس ہاں ہو جائے کہ قتل کی سزا حص پھانسی ہی نہیں ہے بلکہ دولت کا فقصان بھی ہے تو قتل کی دار دا بیں کم ہے سکتی ہیں۔

لاول ول قوتہ۔ معلوم ہوتا ہے منہج کیشی کے غیران کو بیٹا نہیں ہے کہ "خوب ہے" کا قانون اسلامی قانون ہے اور اب کے پرانے پوچھو دوہ سو سو پہنچ ایک بیسی مذہب نے اسے مصروف پڑھ کیلے ہے بلکہ جامد بھی پہنچا یا ہے۔ ورنہ وہ ہرگز سیکوں کو جھوہر میں ایسی پاکستانی خداویں میں شکرستے۔ جن سکھی اور ہما سما جما یہوں سے گذر داشتے کہ کیشی کو اس علم اُرجن اور گھناتے سے بطلی کر کے قبر کرائیں اور گلکھا جل سے نہلوائیں۔ اگر نہ باز آئیں تو ان کے کو لوں اور گر توں کی پشت پر فدا اور پاکستانی فرقہ پرست دینیروں کے لیے جیکا ہیں اور لوک سما کو مطلع کریں کہ اگر اس نے خوب ہے کا بندی یا اچھوت قانون نظر کر لیا تو نہکہ بھر میں علم و فضل کی اہم دوڑ جائے گی۔ زلزلہ آجائے گا۔ قیامت توٹ پٹسکے گی۔

بھاجیوں اگر نہیں تو قیمت ہو تو لکھا اسلامی و اینیں علی کو

ہوئی ہے مبتنی مولانا بوددھی کے محاصلیں ہندو پاک کے خداوندان
دہبہ کو ہوئی تھی۔ مذکور پیشہ اؤں کی بدغیری خدمت اور عمل وہ مل
نیک ہے کہ اگر اس کے بعد سو قتل بھی کرتے جاتیں تو جنت کی ہیں
جاتی۔ خوش درہ ہو منس کرو۔

وہ ساری خوشی کی توصیع کرتا ہے۔ جو اتفاق کے مقابلوں میں
کواریں ایمان کا طریقہ امیانہ بتاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس سیخ اور حقائق کی بے شمار نظریوں اور
تجزوں کے باوجود غرور وقت اور کی شراب کچھ ایسی جو شرب اور
دیوار ساز ہے کہ اس کا پیٹے والا سب کچھ فراموش کر سکے ہیں "انا"
رہتا ہے۔ ہر فرعون بخلاف جہاں کہ تو سی بھی کسی جاندار کا نام
ہے۔ ہر غرور جھوول جاتا ہے کچھ ابھی زندہ ہیں۔ ہر شداد جھوٹ
جاتا ہے کہ (زندگی) اس کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے میں انا (انا)

24 رو رسمبر ۱۹۵۷ء۔ دنیا سے اسلام کے پیاسوں وکیلوں نے
اخوان اسلامیں کے مرشد عام جنابہ سی ایم پی کی مفت و کالت کے
لئے خود کو پیش کیا ہے۔ شکار ہے ان میں پاکستان کے بھی کچھ دیسیں
شامل ہیں۔ لیکن شکر سے زیادہ بہتی آتی ہے ان درود مسد اور
فائل وکیلوں کی حصویت پر کہہ سراہبیں کثیر کیہنے کی پیش کش
کر رہے ہیں۔

اُسے بھائی و کالت اور دلیل و درہ ان توہاں کام آ سکتے
ہیں جہاں کوئی بات واقعی غیہا طلب ہو۔ جہاں کسی دینہ بیرون مبتدا
مطلوب ہو۔ جہاں کسی عقیدہ پر پیش ہو۔ لیکن جہاں ڈنٹے
کے بن پر محض خلافت کا ذہنگ رچایا جا رہا ہو۔ جہاں بدھی خود
منصف ہو۔ جہاں ملزیمین سے اقرار کرنے کے لئے خالص انصاف
روسی طریقے اختیار کئے جا رہے ہوں وہاں وکالت خطابت
کے سہارے کسی فلاح کی ایجاد کھانا جنوں کی حد تک حصویت
اور سیدھا بانی ہے۔

25 رو رسمبر ۱۹۵۷ء۔ مبارک پوسٹر کی فوجی عدالت کی معزز
وکیل کو آن کی درخواست وحدت عدالت ناظموں فرمائی۔ اور
اخوان اسلامیں کے مرشد عام کو چاہنی کا فیصلہ دے دیا۔
مگر طور پر یہ فیصلہ توہفہ میں بدل گیا! فائماً مصر کے
ڈرام کو پاکستان کے ڈرام کا ہم رنگ بن لئے کیلئے پشاہزادہ
کرم خاں ہوئیں آیا ہے۔ ملک ٹھنک جو اسے مصر کے فوجی حکمرانوں
تھہارے الخلاف خسروان سے جائز و ذرہ والوں کو اتنی بھی خوشی

26 رو رسمبر ۱۹۵۷ء۔ لوگ ہرگز ہوا کرتے تھے کہ رو سیں ہیں
جن لوگوں پر حکومت طبع طبع کے خوفناک الزم لگاتی ہے وہ
رو سیں کی عدل پر درمد المقویں میں آنحضر کارآن الازمیں کی محنت
کا گھل اقرار کر کے خود کو بخوبی مت کے خواہ کر دیتی ہیں رو سیں کے
شناخوں اس عجیب و غریب حقیقت کو اس باست کے بحوث میں پیش
کرتے تھے کہ رو سی بھکران ہشتر و روت الزامات الگاتے ہیں اور
آن کی تحقیق اتنی بکل ہوتی ہے کہ لزم کے لئے افراد کے سوا چارہ
ہی نہیں رہتا۔ اب اسی درجہ کا اکثر مصروفین جو اسے "صرکے
سریڈ" یا ارشاد ہیں ذرائع خبر و مسانی نے خوبی اطلاعات فرشک ہیں ان
کا مصالح یہ ہے کہ اخوان اسلامیں کے ملزیمین نے فوجی اہانت میں
اپنے وہ تمام جرم تسلیم کرتے جن کی سزا عمر قید اور موت توکی اس سے
زیادہ بھی انسان کے نہیں ہو تو روا اور درست ہے۔ جو بھی اپنے
اس باشک دلیل ہو گئی کہ مصری حکمرانوں کی تحقیق اور شہادتیں
اور دلائل اتنے قوی تھے کہ ملزیمین کو سوتے اقرار و تسلیم کر کوئی
چارہ بھی نہیں رہا۔

فابراہیں نے احتیاطاً کہدیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہو کہ مصری
حکمرانوں کی قوت شک و شبست بالاتر ہے جسکے بحوث میں نہ ہے
ذلیل حقائق پیش کئے جا سکتے ہیں۔

ایک مصری مکتوب کا اقتباس:-

"اخوان کو ایسے دھیان طرافقوں سے سزا میں دیکھا رہی
ہیں کہ سختے والے کا جنم کا نسب جاتے۔ اپنیں بھروسے
وکیل کو کسی نیچیوں اور لاٹھیوں سے پشاہجاہتا ہے اور
جسم کے نہایت نازک اعضا کو جلتی ہوئی سلاخوں کو
دافاعا ہے۔ اب سزا کا ایک بیاطر نقیبیا کیا گیا
ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں بتا گیا وہ یہ کہ باقاعدہ
شیعیوں سے ان کے جیسوں میں ہوا بھری جاتی ہے۔"

محیی پندرہ سوتوں کے مکار درستِ حیثیت کے عظیم و دری باعذاب سے
نجات دیدی ہے۔ محیی معلوم ہے کہ نکم و جبری کی اقتاد چھپتے
ہیں۔ شیطانوں نے اللہ کے نبیوں کو قتل کیا، ان کو آراؤں سر
چیراں لٹکوں ہیں کہا۔ ان کے اعتماد میں کیلئے ٹھوٹکیں۔ اب طبقے
کم اس پہلو سے تم اجیاس کے مانش ہو گئے ہو۔ تم ان قبلی الفاظ
اصحابہ ہیں سے ہو جن کے لئے قرآن نے کہا ہے کہ ذکر بُلُغُ شَهَدٍ
ہم دردا اقتاد گاں بے ما یہ۔ ہم تمہارے دینی بھائی تھے اے
لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے میں ہم تم سے بہت
قریب مظلوموں کے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم و مالک سے
حکوم اور مادی قوت سے ماری ہیں۔ لیکن تمہاری خوبیک
تمہارا مشیت، تمہاری دعویٰ تذہب ہے از وہ رہتی ہی۔ وہ تمہکے
خون نماج سے اور بھی زیادہ پامدار جوئی جا رہی ہے۔ حق اور
سچائی کو باطل کے طوفان سے نکالنے کے لئے ایسی بھی قربیانیں
اٹھی بہت دی جانی ہیں۔ تب وہ بخوبی دار ہوئی جس کا انتظار کر
جس کو فواد رہنا ہے۔ جو شیت کا حرفاً آخر ہے جسے فرجی
عدالتیں اور سائنسیں ہتھیار نہیں روک سکتے۔

یہ دعا رواے شہید و اُس جنت کی طرف چیاں تمہارے
بے شکار پیش رہتے ہیں۔ تب وہ بخوبی دار ہوئی نہیں
اور لازوال راحیں ہیں۔ ہم بھی ایک نایک دن اپنے اعمال کی
سزا جگلت کر تمہارے پاس رہیں گے۔ انشا اللہ۔

۲۴۔ **رَدِّ سَمْبَرْكَة:**۔ ہندستان میں اخلاقی پتی مصلحت
یزدی اور اخواکے را قاتا ہے۔

اس میں قابل ذکر کیا ہے۔ بے خدا ہنڈیب اور
مفری طرز مذکرا کا زندی تھیجا اخلاقی پتی اور تن پر وری ہے۔ اسکو
لئے کسی دلیل درہ بان کی ضرورت نہیں۔ امریکی یورپ اور دوسری
کی ماجی زندگی اور اخلاقی احوال سورج کی طرح اس حقیقت
کی گواہی دے رہے ہیں کہ جب انسان ان دلکھی چیزوں سے
انکار کر کے صرف ظاہر پتی کو کاپتا شاعر زندگی بیان کرتا ہے تو
حیرت انگیز مادی ترقیات کے باوجود تحریر امکیت اخلاقی زوال
اور بہ کرد اوری میں متلا ہو جاتا ہے۔ نفس کا گھوڑا اجب سر پڑے۔

حق سے بے اہمیت ٹکیت ہوتی ہے۔۔۔۔۔
اگر کوئی آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے تو اس کے لئے
پر پانی چھپر کر اسے ہوش ہیں لا یا جاتا ہے اور
پھر سے سزادی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس نے پرہلاد یہ ہے کہ فوج کے جواہر ان دونے کے
وقت عدالت میں بظاہر غیر جانبدار ادا ایں۔ تشریف غیر مارہتے
ہیں وہی رات کے وقت لوگوں کو سزا ایں دینے کی خدمت میں
انجام دیتے ہیں۔ حق کو ان میں امن کے ذریعہ دار اور صورت کے ذریعہ
داخلہ (خواں مقدمہ میں بھی ہیں) ذکر باغی الدین بھی شامل ہوئیں
مبارک ہو اسے ہلکہ عظم اور ناد رو چیز کی روحاں مبارک
ہو اسے شیطان کی قہر میں قوقا تا چو اسے مصر کے اہراموں کے
ساتھ میں آئی ایک پتی تائیج زندہ کی حارہ ہے اوقص کرو
اسے یورپ کی تسلی تہذیب زاد بی ہنسو۔ قبیقہ لگاؤ۔

سگر اسے فانی ظافت پہنچانا کرنے والے انسان اسے
نت نتی سزا میں اور عذاب ایجاد کرنے والے شیطانی ذہن اسے
ست بھول کر تو صحتی بھی ہو ناک مترانیں ایجاد کر سکتا ہے اُن سب
کا جو مدد و فرش کے حصن ایک سہمی مذاب کی بھی برادری ہے
کر سکتا۔ زبجوں (اکتیر سے ایجاد کردہ عذابوں کی حدیں صرف
حدود زندگی تک ہیں۔ تیر سے شکار ہبہت تلیں عذاب کے بعد
موت کے حوالے ہو جاتے ہیں پھر تو چلے ہے کچھ کراہیں ایذا
ہمیں سختی۔ لیکن دفعہ کے عذاب کی حدیں لامتناہیں غیر
حتمتی ہیں۔ وہاں صوت رہائی نہیں دلائی۔ وہاں زندگی ہی نہیں
ہے۔ بے پناہ عذاب اور لازوال زندگی وہاں کسی بے ہوش کو
چھیٹے دے کر ہوش میں لانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ وہاں عذاب
تین اس خیال سے احتمال پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ
شکار ہر زندگی کے وہاں عذاب ہی عذاب ہے اور ہوش ہی
ہوش زندگی ہی زندگی۔

اوّل قسم ہے اُس سیوہ بحق کی جس کے قبضہ میں تمام
کائنات ہے اسے اخوان اعلیٰ کے مظلوم انسانوں تمہاری قیامت
اس لاقت ہے کہ اس پر فرشتے بھی رشک گریں۔ تم ایک سقیر قبضہ
زندگی دے کر ایک عظیم وکیت اوقات اخوت کے حقدار بن گے ہو۔

مجھے تو آخر وہ کوئا چالیہ دریان ہیں جائیں تھا کہ اور وہ قبضے کے ریعنی کی طرح سو نکتی ہی جاتی۔ اور کانگریس سرکار کی طرف سے اسے شیلین کا ایک بھی الجھن نہ ملتا۔

سید حی بات تو یہ ہے کہ جاتی صاحب دوسروں کو طرم شریعت کے بحثتے صورت میکرتے جو عاقیت کے سامنے میں لے لو اور گول پٹھے رہو۔

۲۹۔ درد مہربنگھم۔ تازہ روی انسانی یکوپیڈیا میں یہ میں جی کی بابت بھی کوئی گل افتخاریں اس کی کوئی ہیں حکومت ہندے اس پر اختلاف کیا ہوا کہا گیا ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں نظر ثانی کرنی جائے گی۔

چلو چھپی ہوئی۔ زیرے جو ۷۱ اواراء بخشنہ کہا گیوں مابعد زید بولا اب نہیں ماروں گا! مسئلہ کا از کیوں ٹوٹ فراستے ہیں کذاقی طور پر سیری راستے ہے کہ ایک لیے شخص کے بارے میں جسٹے ایک ملک اور قوم کو تحریک آزادی کے لئے تیار کیا اور اس ملک کے خوام بھی اسے اپنا محبوب لیا رہا ہے اس کی بعد کتاب میں نامناسب الفاظ کا ذکر ہیں ہونا چاہئے تھا۔

یہ کاڑی کیوں ٹوٹ اُس روی وفاد کے مہربن چوآج مل ہن وستان آیا ہوا ہے۔ اپنے نگوہ الفاظ لکھنؤ کی ایک تقریر میں فرماتے۔ یہ تو ایک الگ موال ہے کہ جس طرح حکومت ہندے کے گاندھی بھی کے معاملہ میں اختلاف ایسا چیز کیا سبلائی ہاں مالم کافر میں تھا کہ اپنے رسول اور اپنے دین کے معاملہ میں اختلاف اٹھاتے۔ ملا وہ ازیں کمان ہرگئے تو کہاں ہماری زندہ بھاری ملکت کی وسیع الخلقی اس کی مقاضی نہ تھی کہ گاندھی بھی کے سامنے سماں سے محروم بھی کے بارے میں بھی بوس سے کہتے کہ جایا تو اسی طبق ہم نے بھی پڑھی ہے اسلام اور اس کے رسول کو اور جو چاہئے کہہ تو مگر بودھ اور ایک اور دولت پرست تو کسی طرح نہیں کہا جاسکتا۔ ہمارے ملک میں ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی بھی تھی ہے اور ہمارے ذریعہم بہت زبردست مولانا ہیں ان کے لیے لمحات سامنے انسانی یکوپیڈیا میں تحریک کرو بحارت سرکار اگر ایسا کہتی تو بتجلی کئے کرو تو قلوب اس کے لئے جذبات محبت سے بھر جائے۔ تاکہ

دوڑھے گا تو ایمان والہاں اور اخلاق و دیانت کے سینہ زار پھینا پاں ہوں گے۔ ہمارے ہندو پاک بھی نفاذیت کی اسی دلخیز شاہراہ پر گامز ہیں۔ قومی عصیت اور بالغہ تائیر

قوم پرستی تو بحق چاہئے سے بحق۔ لیکن خدا پرستی اور انسانی اخوت کسی بجا تو نہ ہے گی۔ ہندو ہے وہ اپنی مذہبی تعلیمات کو طلاق ہیں رکھے ہوئے مخفی دنیاداری اور نفس پروری کا شکار

بچے مسلمان ہے وہ اپنے دین دیسان لفاظی کے طائف میں سچا ہوئے دنیا اور مخفی دنیا کو کبہ مقصود بناتے بھی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ جیسا تو بعد کا ہے کہ کوئا مذہب سچا ہے اور کسی ہب سے غمات مگر ہے یا سب را جنات ہیں۔ اس جیسا ہے جس پڑل

سے پہلے اگر تمام ایں مذاہب اپنے اپنے مذاہب کے احکام و عبادات کی پاہنچی کرنے لگیں تو کم سے کم قیتل و قارت، یہ حصہت بینیاں یہ چوری و لکھی یہ رشوت ستانی یہ شراب نوشی انسانی سماج کی جڑیں نہ کھو دی رہے گی، سبھی قابل ذکر مذاہب بہت سی اخلاقی خوبیوں کے حلم اور بہت سے اخلاقی جسمات کے حافظ ہیں خوبیوں ناخن ناخن، زنا، چوری اور رشوت و شراب تو سبھی کے نزدیک ستر طور پر منور ہیں۔ یہی چیزیں اگر ہلک سے بخل جائیں تو یقیناً ایک پاکیزہ فضایاں یہ سوچنا اور سمجھنا تھا یہ اس انہوں جنات کا کہ تھیقی را جنات کوئی ہے اور دنیا کی مصالح کو راہ ہیں ہے۔

۲۸۔ درد مہربنگھم۔ عجب تماشا ہے۔ کانگریسی روزنامہ مقوی آواز پر جاسوشنگٹن پارلی گورنمنٹ پرست تبلتے ہیتے دلیل دیتا ہے کہ اُس نے اردو شمنی کی خالقت نہیں کی بلکہ اردو کے باپ ہیں جو اس خوشی اختیار کرے رکھی۔

آنچہ جو رکووال کو ڈاٹھے۔ اگر اردو پرستی اور شمنی ہی فرق پرستی کا پیچا ہے تو حضور آپ کی کانگریس سے بڑھ کے فرق پرست کون ہو گا کہ اس کے راج میں ہی اردو کی گوشائی کی جا رہی ہے۔ اور جنہا زادہ اردو کی شمازی رامت کانگریس ہی کے حصہ ہیں آتی ہے۔ اگر ہمارے صدر جمپور یا اور فوجی اعلیٰ اور دیگر زمہانے کانگریس اردو کو اس کا جائز حق دینا ضروری

اور دسیوں تو ہوں کو آزادی اور انسانیت کی ختموں سے بچا لال کیا جس کی پیدائشی صحنِ زندگی اور اپنے ملکِ نکبِ محمد و انہیں رہی بلکہ آج بھی صدیاں گزر جانے کے بعد زندگی کے کوئے کوئے میں چلتی ہے۔ جس کے ملتے والے نیاں سب سے زیادہ ہیں جس کے ناموں پر تم آج بھی صدیاں گزر جانوں کی فرشتہ ملتے ہیں۔ اگر تمہاری راستے میں ایک فی صدی بھی خلوص ہے تو سلام اور دنیوی اسلام کے بارے میں بھی تحسین (اللہ تک) تلاab کرنے چاہتے ہیں۔ اور نہیں کہتے تو مجھ پر ہے کہ تمہاری راستے صحنِ دنیا خوار ہے۔ انہوں نو تھیں ہے۔ افاضی ہے۔ جیسا دیں دیا بھیں!

مُلّة شرمند کا صحبت باقی

اس کی وسیع تقلیٰ اور انسانیت زارِ حی پر مونے کی ہے جس کی اولیٰ بھائی چارے کی جو جمیں سیکڑوں خیر سماںی و فدریں اور ڈیلکٹیشنوں کے ذرا بیہم چلانی جا رہی ہے کوئوں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ میں تو کافی ہی صدقیں ہیں جیسیں ہم غریب بنا کجو لوگ کیا بھوک سکتے ہیں۔ میں تو کافی کوئوں لوف سے بیرون چھپا ہتا ہوں کہ اگر تمہاری ذاتی راستے میں خوبیک از ازادی کے ایک حرف کا درج ہو بہتر ہے تھی میں نامناسب اتنا لکھنے مناسب ہیں ہیں تو اس سائز سے تیرہ سو سال پہلے پیدا ہوئے کے بارے میں تمہاری کی راستے ہے جس سے جو بالات مظہم و بھرپور کاری اور نامنافقی کے گھٹائوپ اندھیا رے میں ایمان و الشفاعة اور عیت کا سرچ چلکایا۔ جس نے ایک ملک، ایک قوم کو نہیں دیں ملک

غصب الہی۔ باقی از صفو عدو

درachi اگر یہ سایہ تو بڑی اہمیت ہاتھ میں۔ آج ایسی ایماندار ہستیاں کافی ہیں، مگر اس کے باوجود دنیا انتقامی کارروائیوں سے بچنے کی، تو معلوم ہوا قومِ انس ملکیت (اکابریان لاہوریان) سے بچتا ہے۔ بکریہ ناپورسی میں جن قبیلے تاکہ پیش کیا تھا ان سب کو مان لے گئے اور اس پر عمل کرنے کا اقتداء رہا۔ انسان بن جائے، بھی وہ جو تمی اسرائیم و خبریں خیر خاہ کو دھنارا۔ پس آج ایسی ہی ایمان کی خروج ہے کہ ہر ایماندار اپنی قیادوں پر ایمان کی تحدیر کر رہے جو بُنک اپا ایسا دھوکا کیجی ہے۔ مار کر دہن پکیں گے، جیسا کہ خود نے ارشاد فرمایا ہے مالا لہذا بالقلع من اسخون عما یقدر بین اشخاص کا رہا تھا اور جن جنہیں اس کی خدا کی بھائی چیزوں کو حلا دھنا ارادت تھے۔ کیا تو ہماری بھائی خدا کو کچھ سلایی اور کچھ فرمان ایسا دھونے کرنے تھے تو ازماں ایسا شمارہ نہ تھیں۔ رس ہو جائیکا، وحشی جو ایسا کر کا اسکو فرقہ انٹھے کے ان، افغان خود کو پڑھنا یا پڑھو، (یا ایسا ادنیں جاحدِ کفار کا فیضیت)

لگوں کو بیوو کر کے اکوڑ دے یا ایمان بھو جائیں، حالانکہ بغیر الشک حکم کے ایمان لا کا کسی سے کے اختیار میں نہیں (جو نک)، اتنا کوئوں کوئی فردی کو اذی دیتا ہے دے غائب، اس سے کہہ دے کھوآ جاؤں دنیوں جس کیبھی ہے، لیکن جو قوم حق کو ہبھی مان قنی اس کے نتائج ملئے تھرت اور اس کی دھمکیاں کچھ کام نہیں آتیں۔ ایسا حالم ہوتا ہے کہ، یوگی بھی اپنیں لوگوں کی ذاتات جیسے ذاتات کے نظر ہیں جو ان سے پہلے گر رکے۔ (اسے غائب) کچھ کو کہ انتشار کر۔۔۔ تھی بھی تمہارے ساتھ انھلکاروں کا کوچھ حرب طلاقاب آئئے گا قوم اپنے رسولوں اور ایمانداروں کو چھوڑنے میں، اسکے چالا ذمہ ہے کہ، یہاں نہیں کوچھ ہیں۔ قوم یا اس کا اصل فضل اپنے ساختے ہے جیسیں کہا گیا ہے کہ جب وہ قوم ایمان پر قائم ہو گئی تو اس سے خلاصہ ہٹا لیا گیا۔ یہاں بھی پڑھے کا کہ ایمان کا مخفوٰہ کیا ہے، کیا ایمان سے ایمان کا اقتداء کر کر کافی ہے۔

(صحابہ فی الحدیث)

جنت اور اس کی نعمتیں

از مولانا منظور نجمی

فریبا گیا ہے اس کا یقین صدقہ ہی نہیں ہے کہ لوگوں کے سلسلہ دہان کا عمل جنگرانی اور دہان کے احوال کا پورا الفضل آجھتے۔ بلکہ اس کا مقصود صرف یہ ہے کہ لوگوں میں دوزخ اور اس کے خدا برکات خوف پیدا ہو اور وہ ان بُرائیوں سے پیش ہو دوڑتے ہیں لے جانواری ہیں۔ اور جنت اور اس کی بہادری اور دوڑتے ہوں کا شوق اُبھرے تاکہ وہ اچھے احوال اختیار کریں جو جنت میں پہنچنے والے ہیں۔ اور دہان کی نعمتوں کا سخت پنڈنے والے ہیں۔

پس اس مسئلہ کی آیات اور احادیث کا اصلی من بھی ہے کہ، اُن کے پیشے اور پیشے سے شوق اور خوف کی گفتگوں پیدا ہوں۔

(۱) عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيِّ قَالَ مَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَنْتُمُ الْأَعْدَادُ ذَلِكُمُ الْعَدَدُ الْعَظِيمُ مَا كُلُّ أَنْفُسٍ سَرَّأْتُ وَلَا أَذْنُ سَمِعْتُ وَلَا حَفَظْتُ وَلَا قَلَّبْتُ يَنْسُجُونِي فَقُرْبَةً فَلَا إِذْنٌ شَيْئَتُمْ فَرَقْتُهُمْ بَعْضًا مَا أُخْفِي لَهُمْ حِنْ حِنْ قَرْبَةً أَخْيَرُ —۔ دروازہ البخاری (وسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کارداش ہے کہ میں نے ایسے شیک مددوں کے ساتھ پیغمبری پیار کی ہیں جن کو نہ کسی اکھنے کر کے نہ کسی کاں نہ سُننا ہے۔ اور نکسی پیش کے دل میں کبھی ان کا نظر نہ یا خیال ہو، لذرا۔ ہے۔ اور اگر تم چاہو تو پڑھو قرآن کی آیت۔

"كَلَّا لَهُنَّمُ لِنَفْسٍ مَا أُخْفِي لَهُشْرِينَ شَرٌّ بِأَغْنِيَّنَ"

و جس کا طلب یہ ہے کہ کوئی آدمی بھی ان نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان ہوں۔ لکھ لیج راجر اور فدا میں اپنا محبوب مال خروج کرتے واسی ہیں۔ اور ان کو عبادت خداوندی ہیں صروف، نوکری ہیں۔

علام آنورت کی حج حقیقوں پر ایمان لانا ایک بوسی کے لئے ضروری ہے اور جن پر ایمان لانا سے بغیر کوئی شخص وہ مسلم نہیں ہو سکتا۔ ان ہی میں سے جنت دوڑنے بھی ہیں۔ اور یہی نہیں۔ مقام انسانوں کا آخری اور پچارا بڑی نہ کتاب ہیں۔ قرآن مجید میں بھی جنت اور اس کی نعمتوں کا، اور دوزخ اور اس کی کلیفوں کا ذکر اسی نکشت ہے کیا گیا ہے۔ اور ان دونوں کے متعلق اتنا پچھے بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر اس مسئلے کی سب آیتوں کو ایک مل جمع کر دیا جائے تو صرف ابھی سے ابھی خاصی ایک کتاب تیار ہو جائے۔

اسی طرح اکٹب حدیث میں بھی جنت دوڑنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صد ہادیتیں تھیں تھیں جن سے ان دونوں کے متعلق کافی معلومات مل جاتے ہیں۔ پھر بھی یہ ملحوظ رہتا ہے کہ قرآن مجید میں اور اسی طرح احادیث میں جنت دوڑنے کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا گیا۔ ہے اُس کی پوری اور ملی جنتیں کامل دہان پریج کے اور مشاہدہ کے بعد یہ مصالحہ ملکا جنت تو جنت ہے۔ مگر کوئی شخص ہماری اس دنیا ہی کے کوئی دن شہر کے بازاروں کا۔ اور دہان کے باخوان اور مگزاووں کا کذبہ جاہکے ساخت کر کے تو اس کے میں سے جو سورہ ہماں کے ذہنوں میں قائم ہوئے۔ جیسند کا تحریر ہے کہ وہ اصل کے مقابلہ میں جیشہ بہت ناقص ہوتا ہے۔

بہر حال اس نفس الامری صیغت کو زین میں اٹکتے ہوئے قرآن و حدیث میں جنت یا دوزخ کے بیان کو پڑھنے چاہیے۔

درآں آیات یا احادیث میں جنت اور دوزخ کو جو ذکر

إِلَى الْأَذْمِنْ لَهُ صَاعِدْ مَابِيَّهُمَا وَلَهُمْ لَهُ شَامَ مَابِيَّهُمَا
سَرِيَخَا وَلَقَوْيَهُهَا لَهُ شَامَ سَرِيَخَا خَيْرُهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

(توضیح) حضرت الشیخ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اوہ خداوند ایک دفعہ صحیح کا نکلننا شام کا نکلنادنیا و مافہیا سے بہتر ہے۔ اور اگر اپنی جنت کی جیوں میں سے کوئی حدیث زمین کی طرف جعل کئے تو ان دلوں کے درمیان (بھی) جنت سے سکر زمین تک رکشے ہی روشنی چو جائے۔ اور ایک اور خوبیوں سے بھر جائے اور اس کے سرکی صرف اڑھنی بھی دنیا و مافہیا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

(التوضیح) حدیث کے ابتداء میں جنتے میں راہ و فدا میں نکلنے کی بیخی خدمت دین کے کسی مسئلہ میں سفر کرنے اور چلتے پھر کسی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک دفعہ صحیح کا یا شام کا نکلننا بھی دنیا و مافہیا سے بہتر ہے۔

اور یہاں صحیح شام کا ذکر غالباً صرف اس لئے کروایا گیا ہے کہ صحیح یا شام ہی کو سفر پر وادی ہوتے کا سوراخ۔ وردہ الگ کوئی شخص خلداں کے درمیانی جنتے میں خدمت دین کے کسی مسئلہ میں جائے تو یقیناً اس کے اس جملے کی بھی وہی فضیلت ہے۔ پھر حدیث کے دوسرے حصے میں اپنی جنت کی بیخی جیوں کے غیر معمولی خسن و مجال اور ان کے لباس کی قدر و قیمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

اور اس موقع پر اس کے ذکر کی کامنہ کا مقصد غالباً ایمان کو خدمت دین کے مسئلہ کے کاموں کے لئے گھر جوڑ کر نکلنے کی تربیت دینا۔ اور یہ بتانا ہے کہ الگ تم اپنے طور میں اور گھر و الیوں کو والغی ملدو پر چھوڑ کر تھوڑے سے وقت کرنے بھی اوہ خدا میں نکلو گے تو جنت سے لے لئی بیوی یا جنمہ جیش تہاری رفیق اور زندگی کی شرک رکھیں گی۔ جن کے خسن و مجال کا یہ سالم ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اس زمین کی طرف نہ اجھل کے تو زمین دامہن کے درمیان کی ساری فضادرشی اور خطر ہو جائے اور جن کا لباس اس قدر سمجھی سے بہتر اور زیادہ قیمتی ہے۔

(۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْذِلَةٌ كَمْ مَوْضِعٌ

عَنِ الْكِبَرِ وَسَمْرَاتٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ وَسَمْرَاتٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ
وَمَدْعَلَةٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَدْعَلَةُ وَسَمْرَاتٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ

چھپائے اور محفوظ کر کے رکھی گئی جیں جن میں ان کی آنکھوں کیلئے ٹھنڈے کاسا اس ہے۔ (بخاری و مسلم)

(توضیح) یہ حدیث تدبیسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب کوئی بات اس تصریح کے ساتھ فرایں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد را درودہ قرآن مجید کی آیت نہ ہے، تو ایسی حدیث کو احمد حدیث قدسی سمجھتے ہیں۔ یہ حدیث شریعت بھی اسی قسم کی ہے، اس میں اللہ کے صالح بندوں کے لئے ثبات اور خوشی کا ایک مام اور ظاہر پہلو تو یہ کہ دار آخرت میں ان کو ایسی اعلیٰ فضیل کی تعریف میں لیں گی و دنیا میں کسی کو تخصیب نہیں ہوئیں۔ بلکہ کسی نکھنے بھی ان کو نہیں کیا جائے۔

اور نہ کسی کا ان سے ان کا حال سنا۔ اور نہ بھی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہو جائیا۔ اور ثبات اور ثابت کا دوسرا خاص پہلو غبہت و غفت اور غایبت و کرم سے بھروسے ہوتے رہتے رہتے کیم کے ان الفاظ میں ہو کر۔

اعقد ذہنِ مکاہی دین میں اپنے بندوں کے لئے نہیں تیار کر کے رکھی ہیں (تو) تسلیم ہے۔ اور حضرت ابرہیم ہی صد و سی ایک کرم کے اس کرم پر۔

(۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سُوْطَرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
(توضیح) اور حضرت ابو ہریرہ ہی صد و سی ایک کرم کے اس کرم پر۔

طیہ و سلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کرم کے لئے جگہ دنیا و مافہیا سے بہتر ہے۔

(توضیح) عرب کا یہ رواج خاک جب چند سواروں کا تاند

چلانا جو ارتقیل پر اُترتے وقت جہاں قیام کرنا چاہتا ہاں اپنا کوڑا ڈال دیتا، پھر وہ جلد اسی کی بھی جاتی۔ اور کوئی دوسرے اس پر تفضیل نہ کرتا۔ تو اس حدیث میں کوئی کی جگہ سے سردار در حص اتنی تھنوسی جگہ ہے۔ جو کوڑا الدین سے کوڑے والے سو اس کے لئے تھنوسی ہو جاتی ہے، جس میں وہ اپنے اسے اکاسے پایا جائے ڈال سے۔ تو حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کی تھنوسی سے تھنوسی جگہ بھی دنیا و مافہیا سے بہتر اور زیادہ قیمتی ہے۔

اور اس میں کیا شبہ ہے، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے فالی ہے اور جنت اور اس کی ہر فضیلت باقی ہے اور فالی اور باقی کا کیا مقابلہ۔

(۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْذِلَةٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ وَسَمْرَاتٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ
وَمَدْعَلَةٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَدْعَلَةُ وَسَمْرَاتٌ كَمْ مَوْضِعٌ الْمَسْمَعُ

(۱۰) عَنْ خَابِرِ قَالَ قَاتَ زَوْلُ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَاحِ يَكْحُونُ فِيهَا دَيْرَ بَجُونَ وَلَا يَقْلُونَ فَلَا يَبُوُونَ وَلَا كَيْتَعُوْلُونَ وَلَا لَدَيْشَخُونَ مَا لَوْأَمَا بَالْأَطْعَامِ قَاتَ جَشَانُوْلُوْزَ وَرَاسْخُوْلُوْزَ كَوْشَعْ المُشَفِّيْلَهُونَ الشَّيْعَهُونَ كَلَشَخُونَ كَهَانَهُونَ النَّفَصَنَ - (رواہ احمد)

(درج) حضرت جابرؓ سے روایت ہے مکہ میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسٹ میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سارے بیان میں سوال مچھلے اور پھر بھی اس کو پار نہ کر سکے۔ اور جسٹ میں تم میں سے کسی کی کمان کے بعد رجھے بھی اس ساری کائنات سے بہتر ہے جس پر آنکھی طلوٹ ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔ (جاری و الشوریہ) حدیث کا مقصود دینا اور اس کی راجحوں اور اللتوں کے مقابلہ میں جست اور اس کی نعمتوں کی بالاتری بیان فرمائے اس کا شوق دلوں میں پیدا کرنا ہے اس سے ریزش لیکن سعیں صحابہؓ نے وض کیا تو کھلنے کا کہا ہوا گا وہ یعنی جب پشاپ پا خاد رچھھی نہ ہو گا تو جو کچھ کسی یا جانتے گا وہ آخر ہی ان جانکاری ہے اپنے فرایا کرے گا۔ اور ان کے پسندیدہ مشکل کے پسندیدہ طرح جس میں قسم کی کشتیات خصوصاً سرتانچاندی، فولاد، علی، جست، سیسا، ہر تال، اشکراف، ملکیما، ایک پارہ، اوز، جاہر، حجر، حرب، دھیروں کی سیکڑوں نادر اور آزمودہ ترکیبیں اور دھاتوں کی صفاتی کے طریقے اور کشتہ میانگی متعلق خاص پڑائیات و قواعد ترکیبیں ستمال خوارکار اور نہیں کر سکتا اور دوسرا بات یہ خاص درج ہے۔ جست دروپیے۔

خوبی مکتبہ تحملی دیوبند (دیوبند) فرایی گئی ہے کہ جنت میں ایک مکان دار درخت ہے جس کا سایہ راحی کے جو مسلمان اپنے بندوں کے لئے جنت میں پیدا کرنا ہے اس سے ایک بات ہے کہ اس کی ایجاد کرنے والے تعالیٰ نے جو قریب اور سلسلہ میں پہلی بات ہے میان نہ مان کجی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قریب اور راحی کے جو مسلمان اپنے بندوں کے لئے جنت میں پیدا کر کے ہیں ان میں سے ایک بنت کے وہ طویل و عریض سایہ دار درخت ہے جس کا سایہ سیکڑے سچے رقبے پر پڑتا ہے کہ سوار سوال میں بھی اس کو تو نہیں کر سکتا اور دوسرا بات یہ ایک بنت کی زبان پر اللہ تعالیٰ فرایی گئی ہے کہ جنت میں ایک مکان کی طرف سے اللہ کی حمد و شکر اور طرح کی پنگ دنیا میں ہے بہتر ہے۔ ابھی اور پر عرب کے اس دستور کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ کوئی سوار جب کہیں اُترنا چاہتا تھا تو اس عجلہ پر اپنا کوڑا ڈال دیتا تھا اس سے اس جگہ پر اس کا حق قائم ہو جاتا تھا۔ اسی طرح کا ایک دستور یہ تھا کہ جب کوئی پر ادھہ آدمی کسی جگہ منزل کرنا چاہتا تھا تو وہ اپنی کمان دہان ڈال دیتا تھا۔ اور اس طرح وہ جگہ اس کے لئے مخصوص ہو جاتی تھی۔ پس اس حدیث میں مکان کی جگہ سے مراد گویا ایک آدمی کی منزل ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ایک پر ادھہ مسلمان ڈال کے حصی جگہ کا سحق ہو جاتا ہے۔ جنت کی اتنی محشری جگہ بھی اس دنیا کی اس ساری کائنات سے زیادہ قیمتی اور بہتر ہے۔ جس پر آنکھ مطہر ہو نہیں۔

اکسپریس کشمیر

کام جمیع علاجی

جس میں قسم کی کشتیات خصوصاً سرتانچاندی، فولاد، علی، جست، سیسا، ہر تال، اشکراف، ملکیما، ایک پارہ، اوز، جاہر، حجر، حرب، دھیروں کی سیکڑوں نادر اور آزمودہ ترکیبیں اور دھاتوں کی صفاتی کے طریقے اور کشتہ میانگی متعلق خاص پڑائیات و قواعد ترکیبیں ستمال خوارکار اور نہیں کر سکتا اور دوسرا بات یہ ایک بنت کی زبان پر اللہ تعالیٰ فرایی گئی ہے کہ جنت میں ایک مکان کی طرف سے اللہ کی حمد و شکر اور طرح کی پنگ دنیا میں ہے بہتر ہے۔ ابھی اور پر عرب کے اس دستور کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ کوئی سوار جب کہیں اُترنا چاہتا تھا تو اس عجلہ پر اپنا کوڑا ڈال دیتا تھا اس سے اس جگہ پر اس کا حق قائم ہو جاتا تھا۔ اسی طرح کا ایک دستور یہ تھا کہ جب کوئی پر ادھہ آدمی کسی جگہ منزل کرنا چاہتا تھا تو وہ اپنی کمان دہان ڈال دیتا تھا۔ اور اس طرح وہ جگہ اس کے لئے مخصوص ہو جاتی تھی۔ پس اس حدیث میں مکان کی جگہ سے مراد گویا ایک آدمی کی منزل ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ایک پر ادھہ مسلمان ڈال کے حصی جگہ کا سحق ہو جاتا ہے۔ جنت کی اتنی محشری جگہ بھی اس دنیا کی اس ساری کائنات سے زیادہ قیمتی اور بہتر ہے۔ جس پر آنکھ مطہر ہو نہیں۔

دنیا میں یہ مطلب یہ ہے کہ جنت کی ہر خدا کیثی وادھے پاک ایسی لطیف اور نورانی ہو گئی کہ پیٹ میں اس کا کوئی فضلہ تیار نہیں ہو گا۔ لیکن ایک خوشگوار ڈکار کے آئندے سے مددہ خالی اور ہمکا ہو جایا کرے گا۔ اور کچھ بیسیں کے راستے تکل جایا کرے گا۔ لیکن اس بیسیں میں بھی مشکل کی سی خوشبو ہو گی۔ اور اس دنیا میں جس طرح آپ سے آپ ہمایے اندر سے باہر اور باہر سے اندر سانس کی آندورفت ہے جنت میں اسی طرح اللہ کا ذکر جاری ہو گا۔ اور سبحان اللہ و الحمد للہ یا سبحان اللہ و محمد سالیں کی طرح ہر دم جاری رہے گا۔

کس جیسے بھی ہے دینی اس کی تعمیر تھوڑی سے ہوئی ہے یا اتنی سے یا کچھ سے؟) آپ نے فرمایا اس کی تعمیر اس طرح ہے کہ ایک ایسے کی اور ایک ایسے کی اور اس کا سالار جس سے ایٹھوں کو چڑھایا ہے تیر خوشیدا رہا۔ ہے اور وہاں کے سنگرے ہو چکے ہوئے ہیں۔ وہ سوتی اور یا توت ہیں۔ اور وہاں کی خاک گویا زعفران ہے۔ جو لوگ اس جنت ہیں جیسے جس کی پیشیں اور سینے مدد ہیں گے۔ اور کوئی تکلیف ان کو نہ ہوگی۔

اور جیسا کہ زندہ رہیں گے۔ وہاں ان کو مت ہیں آئے گی۔ اور کبھی ان کے پیڑے پر اسے اور خستہ ہوں گے۔ اور ان کی جوانی کبھی زائل نہ ہوگی۔ (روادہ التربیٰ و احمد الدارمی)

(شویخ) حضرت ابو ہریرہؓ کے پہنچ سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ عام مخلوق پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے پہنچ پانی پیدا کیا۔ اور پھر اس سے اور غاؤں وجود میں آئی۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:-

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ ذَبَابٍ مِّنْ مَاءٍ۔

اور دوسری جگہ فرمایا گیا ہے:-

وَجَعَلَنَا مِنَ الْمَاءِ كُلُّ شَيْءٍ حَقِيقٍ۔

جس کا ماملہ ہی ہے کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر دوسرے سوال کے جواب میں جنت کی تعمیر اور وہاں کے فرش اور وہاں کی خاک کے متعلق کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میان فرمایا ہو۔ اس کی اصل حقیقت اور کیفیت شاہراہ ہی سے حکوم ہوگی۔ البته یہ بات ذہن میں رہی چاہئے کہ جنت کی تعمیر اس طرح نہیں ہوئی ہو کہ کسی عمل نے گئے بنایا ہو۔ جس طرح چاری اس دنیا میں ہماری تھی ہیں بلکہ جنت اور اُس کی برجیں معاشروں اور صناعوں کے واسطے کے لیے بھرپور طریقے ہی ہے۔ جس طرح کر زمین و آسمان اور انسان کے سارے آفات را محتاط وغیرہ سب برداشت اس کے حکم پر ہیں۔

إِنَّمَا أَمْرُكُمْ إِذَا اسْكَنَتُمُ الْأَرْضَ كُلَّهُ كُلُّهُ كُلُّهُ
اَسْنَامَ وَبَرَّهُ وَنَهَارَهُ وَلَيَالِيهِ لَيَالِيهِ لَيَالِيهِ
وَرَنَّهُ تَعْمِيلَ آرَدِهِ مِنْ دُشْوارِي ہوگی

(۵) عَنْ أَنَّ سَعِيدَ قَالَ لِيْ هُرَيْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَمْلُوكٌ
حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِي مَنْ يَأْتِي
لَهُ مَنْ يَأْتِي فَلَوْلَا سَعِيدٌ أَبْدَأَ وَإِنَّ الْكَمَارَنَ تَحْيِيُونَ فَلَمَّا
تَمَّ مَوْتُهُ أَبْدَأَ أَبْرَقَ الْكَمَارَنَ تَحْيِيُونَ مَلَهُ تَهْرِئُونَ أَبْدَأَ
وَإِنَّ الْكَمَارَنَ حُكْمُهُ أَنْ سَعِيمُوا فَلَوْلَا سَعِيمًا سُوَا أَبْدَأَ۔ (روادہ علم)
(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ یہ دونوں میان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا جنت ہیں جنہیں کو حافظ کر کے پکارنے گا کہ یہاں محمد ہی تھا را جن سے۔ اور تندرستی ہی تھا رے سے مقدمہ ہے۔ اس سے اب تم کبھی بیار نہ پڑ دے۔ اور یہاں تھا کہ سے زندگی اور حیات ہے۔ اس سے اب تمہیں موت کبھی نہ آئے گی اور تھا کہ داسٹے جوانی اور شباب ہی ہے۔ اس سے آب کبھی تھیں ہر ہیں ٹڑھا پا نہیں سکے گا۔ اور تھا کہ داسٹے یہاں ہیں اور علیہ ہی ہے اس سے اب کبھی تھیں کوئی نہیں اور تکلیف نہ ہوگی۔ (سلم)

(شویخ) جنت صرف ارام اور راحت کا مکر ہے اسلو دہاں کی تکلیف کا اور کسی تکلیف وہ حالت کا گز نہ ہو گا۔ نہ دہاں پیاری ہو گی۔ نہ موت آئے گی۔ نہ بڑھا پا کسی کو سائے کا۔ نہ کسی اور قسم کی کوئی تکلیف کی اور پریشانی کسی کو لا جن ہو گی۔ اور جنتیں بنائے جیسے جنت میں تھیں گے تو شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابڑی جیات اور ابدی راحت کی یہ پیارت سُنکار کا کمپھن کر دیا جائے گا۔

(۶) عَنْ أَنَّ هُرَيْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَمْلُوكٌ
خَلَقَ اللَّهُ خَلْقَهُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ فَلَمَّا خَلَقَهُ مَلَكَ الْمَاءَ
لِبَنَةَ مِنْ ذَهَبٍ وَلِبَنَةَ مِنْ فِضَّةٍ وَلِبَنَةَ مِنْ كَلَمَ الْمَشَكِ الْأَذْكَرِ
وَخَصِيبَةً مِنَ الْأَلْوَانِ وَلِبَنَةَ فُرُثٍ وَلِبَنَةَ حَمَّا الرَّعْصَادِ
مَنْ يَدْعُهُ لَهُ يَنْعَمُ وَلَمْ يَأْتِ مَنْ وَيَحْلِدُ لَهُ يَوْمَ مَوْتٍ
وَلَمَّا يَبْلُى شَيَاءِهِمْ وَلَمَّا يَكُشَّ شَيَاءِهِمْ۔ (روادہ احمد التربیٰ و ابدری)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خلوق کس جیسے پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا پانی سے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ جنت

صحیح بخاری شرف اردو مکمل

چھانٹکہ میں علم ہے اُجھُ انکتاب پ بعد کتابت اللہ قرآن کے بعد سب سے زیاد صحیح کتاب، بخاری شریعت کا انکلن اور در ترجمہ بیوک کہیں شائع نہیں ہوا، پہلی اور تہارتہ مبارک کوشش ہے جو صاحب المطابع کا اچھا نکی ہے، امام بخاری کی جمع کردہ ۲۸۵ حدیثوں کا سلیس اور قابل اعتماد ترجمہ، باکیزہ طباعت و کتابت سے اچھے سفید کاغذ پر اپنے لکھتے تھیں۔ دوسری نوٹس حاصل کر سکتے ہیں، تین حصوں پر مشتمل ہے، جگہ جو موئی قیمت صرف چوبیں روپیہ ہے، جلد مصوی دو تین جلدات میں روپے، جلد پختہ دو تین جلدات میں روپے، ہر جلد الگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ تو روپے قیمت ہو گئی (مجلد پختہ گیارہ روپے)۔

موطأ امام مالک مترجم (عربی میں اردو)

غیرہ ہے جسکو سال ۱۴۰۷ میں امام مالک نے ہر کسوٹی پر پر کھکھا اچھی جمع کردہ احادیث سے اتحاب فرمائکر مسلمانانی عالم کیلئے مرتب کیا،

یہ کتاب اصل عربی با اعراب اور اسکے مقابل اردو ترجمہ از علائد و حبیط الزماں مع ضروری فوائد اس عمدگی کیس تخلیق ہوئی ہے کہ آج تک اس خوبی سے اس کی طباعت و کتابت کا حق ادا نہ ہوا ہو گا، صفات ۲۹۔ کاغذ اعلیٰ گلزار، ہدیہ بلا جلد بارہ

روپے۔ جلد مصوی تیرہ روپے (مجلد پختہ چھٹے مکمل روپے)

مشکوہ امیر شریعت (اردو) چھٹہ بھزار سے زائد احادیث بھوی کا بیش بہادر خیرہ

حدیث کی گیارہ کتابوں کا عطر اس کتاب میں مشکوہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ مع ضروری تشریفات کیا گیا ہے، اور حاشیہ پر بھی مخواترات قائم کر دیئے گئے ہیں، دو جلدیوں میں کامل ہے

کاغذ گلزار سفید، ہدیہ بلا جلد سولہ روپے (مجلد اعلیٰ بیس روپے)

مکتبہ تحریک مکتبہ تحریک دیوبند ضلع سہار پور (دہلی)

عبدالجید اسلامی

نظرِ میر خرت

(قرآنی استدلال کی روشنی میں)

کوارڈ یعنی داول کے شے عوہ مل ہو گا۔ وہ لوگ جھوٹوں پتھر کی ہاتھ سے انحراف کی امداد شفاقت و بہمنی کی تاریک ترین دارالعلوم ہیں بھٹکتے رہے ڈنڈ کا دگاہ کر دیئے جائیں گے اور جو فنا و رعافت، حندہ ترسی دیا شدہ رہی، پاکیزائی اور صداقت پسندی کی تھی اور ضرری نہ پڑھ کر دلکشی و مہماں کی محنت ترین آدمیوں میں جتنی رانچی نہ رہے، اونکی ان گروں قدر کو شتوں اور جامی عجیلہ کا حق سمجھا کر چاہیے اصرافت کی جانتے گا۔

ضرر قرآنی لغزش تباہ کے اعتبار سے ہے کہ انسان کو سارکوشی ہو جائی کے بعد دوبارہ ذذنی نہ پہنچتا اور جس زندگی میں ہو گا تو پھر اس سے باز پرس اور سوچیں کے مشکل پر جو رضا غول سے ہے۔

آئیہ ۱۰۷: ادنی و دلوں مکاہب کر کے دلائیں دہلائیں کی روشنی سے فیصلہ کریں کہ ان دلوں مغلیق لغزوں میں سے کون قرآنی اختصار کرنے کی قابل ہے اور کون نہ، کوئی نہ کر دیجئے کے لائق۔

(۱) دہلی لغزوں عالمِ بادی کے سلسلہ پیش کر جو الائنسی افراد کا ایک ایسا مقتول گرد ہے جو ہر جو دلخواہی، طہارتہ، راست ہازی ہے۔ میکو کاری اور سب سے بڑا کوئی ای اور صداقت جو دناؤ بزرگ، ادا، اساد، اگر وہ کے افراد کی زندگی ہمیں سے ہیب دا لغزوں ہیں اُنی سرستہ جس کی انجینئنی کلچر، صنایع، مشقاٹ، جھوٹ، نقاہ، فرب، چالبازی دلکاری، بیانات، جس انتہی و تبدیل اور رحمتی کے موجو ہو، «فون» جس سے کسی «فن» میں چہارتہ کا سوال تو در کنار دو دکار کا واحد عینی پیش خود فنا پیش اور کتر سے کتر دشمن تک اکاندہ ای اعتمادواری کے

حکم قظرت میں جاںکر کو قدرست کا فائدہ مظاہر کر کچھ جان بننے کریں۔ اسے خواہ اپنی ماسکس کیلئے نظامی کائنات کا تجزیہ کر سکتے ہیں پاک اخراجی حفیظت تک پہنچنے کے قدوں میں اقوام میں افیار و دشیں پیش کر سکتے رہے ہیں۔ اور جس سے اسے بوجہ مددی پیشتر قرآن حکمی و عقیقی دلائی میکا ہوں اسے اپنے اپنے انسانوں کے سامنے پورتی ذات کیسا نہیں کر دیکھا ہے، یعنی کہ جذوں سے اتفاق ہے کے بعد بریوس طبقاً اور میں مغل اخراجی ایسا نہیں، اسکا جان، چادر، صورت، ستابے، پچاہ، مد، جنگ، اشاعت، یہاں، غرض ایک ایک پریز مرد مسلمان میں اتفاق (Le Maître RE ۴۶) کے اخراجیں صانع کر سکتے ہیں اسے اُنیں پہنچانی۔

لغزوں عالم کے اس کوہ پڑکے بعد کیا ہو گا؟ اس بارے ہے، داد بالکل مختار لغزوں ہیں، ایک وہ ہے جسے کم قدر اسی لغزوں کہتے ہیں، = لغزوں کا تذابت عالم کے خالص علمی و عقلي فاسد پر مبنی ہے۔ دوسرانظر، وہ ہے وہ فیر قرآنی کہ جائے گا، یہ لغزوں میں اسراہات لاطی اور کوتا مسکر کی ای پسند خاصہ نہ ہو، قرآن کے بیان کے مطابق، قلمب میں اسی اسی سیمی کے بعد ایک نیا عالم موجود ہے کا، جس کا سامان میک دھنگ، اور پورا اقشر اس عالم سفلی سے بالکل بدلنا ہوا ہو گا۔ ابتدائی اخراجی سے خلائقیت سکسکار، جو انسان دوسرے زندگی میں کافر مسلمان کا کہنا تک کے۔ اسی عالم اس کے، جو اس ایک ایسا فرد ایک اس کے، وہی، جو ایک ایک حکومت کو کوئی اکاگھریوں کی مغلیق بادا ملے گا۔ اور اسی دو دکار کے معاون پر عین کوئی میں کے عین کا بدل دیکھا، پھر کوئی کی سمجھ کے بوجے عمل ای اضاف کیسا نہیں جو تین کو اس کے کرتوں کی سزا، دوسرے کا عالم کے ایک مطابق یعنی پوری ذذنی

بھکار ہنا نئے لفڑ و پھڈا، اُنی فلم تپیرز ماس قدر ہے آنگی کے ساتھ
جیل بھا برو، جس کے اندر انسان کے ساتھ احمد خام اشیاء انتہا
موز دیت اور تو اپنے کے ساتھ مرگر میسل ہوں، کیا بچوں کے پلے
ہے سوچ کے ایک گھر وندے کے ٹھنے ہے اور گھر ہے جو کہ خالد
او سائنسدانوں کو اس کے علاقت کوئی بات ثابت کریں، کوئی نہیں
فہم و بصیرت نہیں والا انسان باور کرنے کے لئے تیار ہو گا کہ الٰہ کا
والہ ہے سو ماورے طرف تو رہ لا جائے گا۔ قرآن کا فیصلہ ہے کہ
ایسا ہر گز نہیں ہے۔

۱۷۲۳ **کیا حستہ سمجھ رکھی ہے کہ ہر ہے نہیں
و انکھیں ایکاں الٰہ ترکھوں۔**
۱۷۲۴ **دوت کوئی نہیں ایسا ہے، باشاد و حقیقی
کمالی اللہ المذکُورَ الحَقَّ**

(الموافق ۱۹۰۵ء)

۱۷۲۵ **منہذ اعطا الشَّفَلِ بِتْ قَلْلَةِ دُوْلَهِ**
اُس کے دمیان کی ہیزوں کو کھیل کر
ماخالص اعطا اللٰہ بالحقیقت
ایک چیز بینا ہیں کیا۔
ایک حسب ایسا نہیں اُن پیلے
کیا انسان بخال کرتا ہے کہ اسی
مدرسی۔

۱۷۲۶ **یوں ہی جو نہیں یا جائے گا۔**

علوم ہر کوئی انسان کی ایک بحدت اور مقدار کے تحت
یعنی اختر کے لئے ہے فیل گم ہل قشمہ بالآخر ہے یعنی انسان کا خود
ساختہ نظریہ حکمت اور فادیت سے پوری طرح بصر پورا ماحول ہے
انسان کو پوری جسمائت اور بیبا کی کیا قلبے مقصود نہیں اٹھے۔
انسان صاخہ کی اتنا گراہہ اچھیر ہے بلکہ وہ تو دنیا کی اور جیزوں
کے مقابل کھیں دیا ہے پسند و مالا ہے۔

۱۷۲۷ **دو طریکے انسان دنیا میں ہیش پاسے گئے ہیں وہ یک وہ
جن کا شیر کر زندگی ظلم، سرکشی، بغاوت اور بندوں پر بھاٹ کے
پہلوں تو نہیں، ان کا یہ شغل ہی تھا کہ ان عالم کی معاشی و معشری
حراری اور تھنی زندگی میں ایک شدید کام کو جھون پا کر جیں، پھر اذی
کا توں اور سائل سے خلک، درکوا کاروں سے بھروس، احصار و
اسانیت، مرقت و شرافت کا سرکھی دیں، ماست ہازی اور حق و
صلاقت کے قلعوں کو اپنے خصوص، انہم بروس سے مسماں کر دیں۔**

حضرت اپنے گواہی پر اور ادی کے ساتھ اس بات کو دی کہان کی اور
ربا توں سے بچوں پاپیں نہیں ملیں، اسکی وجہ مطابق ماقبل تکلیف، اور پھر
دھوپی اس برگزیدہ اور مادق المقول سیتوں سے کوئی، یہ ساتھ اور
ایک زمانے میں نہیں کیا کہ کسی سادش یا مکنہ، یہ کاشیہ کیا جائے۔ لہکہ
قلعت چکوں اور مختلف زیارات میں پیش کرنے رہے اور طبق یہ کہ
دھوپی سب کا ایک ہی نعمت کا نام، قل ہوئے، محض سے یہ طوبیت
قید خون کی خستہ ہوئی ملا لگیا، اور وہ سے چھپ دیا گیا، لیکن زندگ کے
آخری سالوں تک زبان پر جو دھوپی ایسا چھا کی جائی، فیلم سے ہے تسلی
حال چھوپیکن یہ نظر پریش کرنے ہوئے کہتے تھے "انہوں نے اصلی اللہ"۔
ذی الرحمۃ اللہ پر ہے) کو فدا نیک غرض کی گئی محکم ہے۔

لیکن یہیں کے بالکل بر عکس درہ مرا نظر یہ اس انسان کا
پیش کردہ ہے جس کا دام جھوٹ، دعا، ضریب، جعل سازی، مکمل
اور دوسروں ناقص و معاویہ ہے، یہ امر آنودہ ہوتا رہتا ہے، پھر
سرست نہ ہو کہ اس کے پاس نہیں دفعہ کے چند تبروں کے سوا بھی
علم کا دھوپی بھی نہیں ہے۔

۱۷۲۸ **ایس پیچیدے ہے وسیع اشان کا رفاقت کے اندر فریجی،**
ہر چیز ایک غایتی، درجہ فلم والشہاد، و حسن ترتیب کے ساتھ ملے گی
خلاف اہم تفاوت و قوتوں میں کا ہم ایگی اور لوقن پایا جاتا ہے جیسے
ایک گھری حکمت اوپری مصلحت کا پتہ چلا ہے، ہر ٹسٹ کی زبان والی
اس کی گواہی دے رہی ہے، خلاف پیلی و نہاد، گردش، شمس و قمر
رداسائی ملکوں اور اس میں پر بکھرے ہوئے ستاروں کی دوڑ
دھوپ، دیا کی رہا فی، پہاڑوں کی بلندی، مرغان سوکا خوشی سے
چھپانا، فرق خاکی اور اس کے گل دلار، منیل و بیجان، مرغزارہ اور
مرصراد و سیم، عرض کائنات کے ذریعے ذریعے کا وہ ہے نکل پکار کر
ایک بقدر اور حکمت کا اعلان کرے، باہمے، خود انسان کی میڈیا اور تریں
ساخت، نیکوں شاہزادے سے بازش کے قدرات، نہیں کا سبز
پھالکر پیو دوں کا اگنا اور پھر قدر اور ناج کی پسیدائیں، انعام ہجوتے
غرض ہر شے میں حکمت اور داشتوں کا مکمل نہ ہو رہے۔

ویک پارا در قورندریائی، کائنات کی یہ اشیاء کس لئے؟
انسان دجھوڑا کائنات ہے، کی خودت اور جو کری کے لئے، پھر
انسان کس لئے؟ کیا وہ یہی یوں کسی ایجاد اور مقدار کے فنا ہے جیسا

وہ میرے دہ دلگ ہیں جو ان کے بروخلاف سچے خروس اور علی ہمایا وغیرہ
نظامِ حالمہ کے خواہیں ہیں، نیکو کاری اور راستِ بازی ان کا شعبانہ
دینا کو مدنی و سلامتی، محل و اشتوں اور انسانی قدر، مدن سے درست اس
برستہ کے لئے کوہاڑا ہیں، اعماصِ ما و میں اور عجیب و غریب کی شکلات
برداشت کرتے ہیں۔

اکامن اُذنی کیا ہے یہ سفیرہ جگہ لکھا تو رکے دستیں ہاتھیں
تیکھوں طاوس اُخراً عوادِ کتبیں دلخیز دلخیز لکھا تو زبان
کی اکامن اُذنی کیتا بھائیہ سفیرہ
لیکن جفا پنا۔ پکار فرمائیں یا تو
تیکھوں یا لیکھوں لخادت کتبیہ
میں پائے گا وہ کہہ کا کاش سپرا
والعاصم ۲۵۵
رکار بجھے دلا جوہنا۔

اس کے پھرکس و صربے بالغ تفریب کے پاس اپنے دھمکی کی
کوئی دلیل نہیں۔

(۲۶) دنیا کی خاہیزیوں کا تجزیہ کر کے، بیکھے آپ کو ہر جزو جزو
جزو سے لٹڑائے گی۔

وہیں کیلئے خلقتاً نہیں۔ ہر چیز کا ہم سے جو لبے ملائے
دیون یعنی اللہ تعالیٰ ایت بحقِ دشمن
ستہ، ہر کھل میں اس کے
شہد چھپو، ما شکن (و مدد ۳) جزو سے کرے۔

زین و آسمان، چاندِ سورج و دن و دشت، سچ و شام، سیاہ و
سیفید، چوتاہوڑ، کھاہیشا، گرم سرد، گوشہ ہر سوس و غیر سوس شے کے
جھوٹے ہیں، بیکھی کو ہوں کے اندھو جوڑا کھا گیہے، اس سے ایک
دوسرے کی صلیحیت، دوسریں اسی اقی سہ دوسرے میں لیے کہا جانا ہے کہ
لعمتِ الائشیہ کو یا کھنڈ ایکھا، پھر فوکر کے دیکھا ہے کہ اس دنیا
کی بھی کوئی نہیں۔ ضرور ہے اور وہ اس کے علاوہ اور گیا پھر کی
ہے اس کی مقدسی، ایک طہیت اور صادقہ المقرانی سنتیوں سے نہ لٹا
دی، بیسی آخرت۔

(۲۷) کائنات کی ایک ایکسیز کی زبانِ حال سے لفڑاں سیویں
ہر شیخیکار بکار کر کر بھی ہے، دیکھو! بہاں کیسی سخی کی بیویت کی
جلوہ، سنا تباہ ہیں، کوئی پالن ہا۔۔۔ جس کی شفقتیں اور فیضیاں
جمدِ دن سے شدید بھاٹی ہیں، اور تیک دید۔ خوش حال سلطیک
الحال، سب اسیں سے اپنا پنا حصہ پرانے ہیں، ایک بیویت اور پروردش
کی میں ہر چیز کے اندھائی کی صورت صاف لظاہر کیہے، اس بیویت
اور پروردش کا فیضم انتقال ہے کہ جس کی بیوہش اور انشودہ، تھا اسما

وہ میرے دہ دلگ ہیں جو ان کے بروخلاف سچے خروس اور علی ہمایا وغیرہ
نظامِ حالمہ کے خواہیں ہیں، نیکو کاری اور راستِ بازی ان کا شعبانہ
دینا کو مدنی و سلامتی، محل و اشتوں اور انسانی قدر، مدن سے درست اس
برستہ کے لئے کوہاڑا ہیں، اعماصِ ما و میں اور عجیب و غریب کی شکلات
برداشت کرتے ہیں۔

وہ حقیقت کو بھی پیش کرنا، رکھنے کی دنیا میں دلوں کے
اندازوں کو بوج دکھیا اسلام کو پر کیا ہے وہ سب نظام کا نات اس کے
لبی نظام کے تحت تیک اسی طرح ہے، ایک جا تو ریا ایک پہ بڑا ایک
چاروں سینے پر مختار قسم کی مالکیں طاری ہر ما کرنی ہیں، اب رہ گئے
بچے اور تیک دہ دکھ دار جو انسان کی ایسا زی خصوصیت ہے کے لئے کوئی موقع نہیں، کیونکہ
تلخ، سہا میں دنیا میں برقاہو سے کئی لئے کوئی موقع نہیں، اسی کو
ہ مالم طبیعت ہے، بہاں طبعی قابوں کا خدا ہو گا، اس نے ضروری
ہے کہ اس طبیعی اسلام کو ختم کر کے ایسا عالم پر پا کیا جائے بہاں کا
ہر کام طبعی نظام کے تحت ہیں، اعلیٰ حق ہا طبولوں کی بینا پر ہا یا اپنے
اسی بیویت سے قرآن پاک کا راستا دکھانی ہے۔

کیا نہیں! اذا نیختہ دَ الْهَمَارِ، رات کی قسم جنگ، دہ جھا جائے اور دن
وَذَا اجْلَهَ دَمَاهَلَنَ السَّدَّ، نیچے جبب وہ دلش بخواہ، اور نر و مادہ
لَمَّا دُمِيَ فَإِنَّ سَعْيَهُمْ لِلشَّقَى۔ اسی قدم پر مارکو کو شکیش خلف ہیں۔
گوششوں کے اختلاف کا زیر دست تقدیم ہے کہ اس کے دو میں
لیکھ کیا جائے اور دو توں میں کا خواہ اپنی اپنی سماں اور گوشوں کے
اختلاف تملک ہے، اس کے دوں کی تکمیل، ایک بزرگ دست حقیقت ہے۔

كَالْيَسْوَى فِي الْأَعْظَمِ وَالْبَصِيرُ، دو ایک تاذل فروشن حقیقت ہی
ذَلِكُ الظَّلَامُاتُ وَذَلِكُ الْمُنْسُرُ، کا اندر ملے اور بیرونی بینا، بھنے ملائے
ذَلِكُ الظَّلَامُ وَذَلِكُ الْمُنْسُرُ، تکریکاً راء اوسو شفی، سا یادہ ہو ہب
بِسْ وَلِي الْحَمْدُ وَلِلْمُنْسُرِ، زندگے اور گھر کے لئے بھی ہیں۔

پیر کیوں نہ دوست اور دشمن زلیخ فرمان اور باتی، مسلم اور
فریضی، فرق کیا جائے۔

اُنچھیں اُسیلیں کا لمحہ ہیں، کیہ بھی سان ان اور بھر موں کو نسلیج کے
استوار، ہر ایک سچے پر نہ لکڑا کر جیگے
ذَلِكُ الظَّلَامُ لِكَفَتَهُمُونَ۔ اسی قیادہ کر سچے ہو ہو۔

جی ان اضرور فرق کیا جائے گا، وہ اسی کئنے ایک

یُحَسِّنُونَ هُنَّا - اُولُو الْدُّفَقِ
الَّذِي جَنَّ الْكُفْرُ وَأَبَا يَا يَاهُ سَرِّيَهُمْ
وَيَعْلَمُهُمْ تَحْيَطُهُمْ أَعْمَالُهُمْ
(کعب ۱۰۳-۱۰۵)

اَكَانُوا رَدِيْرِيْ اَهْتَارِيْ کِیْکِیْ اَلْکَےْ
اَهْلَهُ مُهْدِیْ ہُوْگَےْ .

لیکن سعادتِ مددوں کا اخام کیا ہو گا -
اَمَّا الَّذِينَ مُؤْمِنُونَ فَلَهُمُ الْجَنَاحَةُ
خَالِقُونَ خَلَقُوا مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أَلَّا
رَبُّ اَكَبَرُ اَنْتَرُ بُنُوكَ عَطَاهُ
عَيْنُكَ بُجَنْدُوْغَزْ - (رجو ۱۰۰)

یادِ انسانیت کے اور بہت سے اناقی، انسانی فلسفیہ و لائق
صلف انساںیہ کیسا تھوڑا قرآن میں وادیں جو کہ استفادہ رتا ملکن ہو، اُن
جس قدر فوکر کیا جاتے تک وہ نظر کے اسی عین گھستے کھاہوں کے سامنے کوہا پہنچ
یہ دلائل کا نتائج کیلئے اور لیتھنیہ بینا اور دل پر جھکی جو کہ جنہیں عرض انسانی پیش
بھٹک جائیں گے، شرط یہ ہے کہ لعلہ کا نتائج انسانی تصورات اور
قرآن کے پیش کردہ دلائل پر خوب، جو کہ طور پری بصیرت کیسا تھوڑا
تھیا جاتے۔ کائنات کی اس تینی، اٹل اور غیر صدھر جذیفیت پر جب بھی
بصیرت افریدنگاہیں پڑیں گے دل پر کاراٹھے گا۔

عَابِتْ اَمَّا حَلَّتْ هَذِهِ الْأَطْلَالُ
بِالْمَهْدَىِ الْمُنْتَهَىِ كَارَغَانَتْ مِقْدَرَهُ
مُسْتَحَدَّ فَقِنَّا لَهُ دَأْبٌ
خُرُّ كَيْمَهُ، پاکَ بَهْ تَرِيْ ذاتَ،
الشَّادِرَ -

عرب یو فرست دادا تھی میں یکتائے زمانِ تھے اور وہ جو رہ عقل اور انساںیہ
ماں انس سے کیا ہو جی یہی زمانے کو باعثِ جنتوں سے انسے پڑھے ہوئے تھے
قرآن نے اپنے اس اظہر کو اعلیٰ وحدۃ البصیرت اخراجیا، کہوں، اسی پر
دہ ما فتحی سوچتے تھے پوری سنجیدگی کیسا تھے، حق کو کامیابی تھے، اخوت
اس روشن اور محلی ہوئی جذیفیت کو بالا اور جملک گئے، کائنات کی یادِ تھوڑی دش
اور باہر جتھیت ہے کہ کس کا ایکا سرگمِ الفطرت، دگ و گوش، اور اہمیت رکھنے
وئے انسان کے نئے دریں پچکے ہوئے موچ کا، کا کا ہے، یہی دھرم ہے کہ
قرآن حضرت و انتیاب پیر ڈوب جاتا ہے۔

عَمَّرَتْ اَرْوَاحُ وَعَنِ الْقَعْدَا
الْقَعْدِيْمِ الْلَّيْلِيْمِ كَعَمَّلُوْنَ
وَجَوَّجَوْكَرَ ہے ہیں وہ خودِ علم کے

سارے ما ان گھنے جائے دامت اے، کی انتہائے جھیلی اور فایدہ اصلیت تک
بہنکا بھنسنے، اگر خدا تھا ستر ایسا تھا کیا گیا تو بودت کا دیسا، مہل میں ایک
ڈنونگ ایکا جمال اور ایک بی سحق جذیفیت ہر کوہ وہ جا لیکا، کی خیال
سراس رسوبیت، پیر و دش کے بارے سے سیکھا ایک بالکل پلاکا سا پڑے
بپ بائسی جنڈی پر درس ہے، نور دا ہوڑا تھے، کیا اپنے کسی ابہ بایکسی
و اسی سرپرست کو دیکھا یا سانہ پہ کراس سے اپنے نزدیکیت پہنچے
کہنے دیں کا دشت دیا ہو۔ اسے کہیں زندہ دنی کو یا ہر کسی جیتنے
ہو سے الاؤ میں پیسیک کراپنے کا تھا کوئی کوئی یا ہو، اگر اس کی لکھر کہیں
پانی میں پر تو آپسہ نیچے باہم باہم صرپرست کی جہاں اور عالم اور
نان جا رکھا ہو چکا یہ زیر تائیں اس منیج روہیت کے بارے میں جو ساری
کائنات کا پالجھے ہے دالا ہے۔ کیا اس نوں کو جو حصہ اہم انسانیت ہے، پڑھنے
ہائوں سے کھو دیتا ہے۔ اسے زیر دیوبیت رکھ کر شارع کرو دے گا، ایسا دادہ
کرو دے تو آپ اس کے بارے میں کہا کیا خیال فرائیںکے، تعالیٰ لشکن
ذکر ہو گا۔

جمیں اُو اُنِّی اَنِّی رَبِّكُ اَنْشَقْتُ وَالْقُرْبَى ۴۶۹، زیرے ب
اُس سب کی پڑھنامے۔ روہیت کی میں اور اسے انتہائی ایک پوری کیتے
سکتے تھے اس ایلوں کا گھما یا جانشودی ہے۔

وَقَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ اَنْتَ
کافروں نے کیا وہ مُطْری دہنگی کہنا
السَّلَامُ قُلْ لَمَنْ لَكَ وَرَقْنَ (سبا)
وَمَرْبِكَتْ لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ
کافروں کی کوہ مُطْری دہنگی کہنا
کوہ نہیں، میرکب کی قم اکر رہی گی۔
ترب کی قم ہم، اکوہ مزمع کیتھے۔
خُوَسِرِ بَكَتْ لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ
تیرکی کی قم ہم تمام سے پانپس کر دیں۔
لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ
لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ لَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ
کام کا بہبُت کے جو حامی گنہجہار او سرکش ہندے ہوں گے
جسکی ساری دلار دھوپ اور گل و دلکشاںی حفاظت ہے، اکھیں بند کر کے
روہیت کے تھنکا جگڑ دنیا اور دنیا کی دھنپیڑوں کو حاصل کر سکتے
وتف بھی، سخت گھٹائیں جی ہوں گے۔

قُلْ هَلْ شَيْءٌ أَكْبَرُ مِنْ لَهُ كَانَ
اَنْجَمَّا لَأُو اَلَّذِيْنَ هَمْسَلَ
وَلَمَنْ لَكَ لَهُ كَانَ
سَهْلَيْمَمْ بَيْنَ الْمَحْيَا وَالْمَمْدُّيَا
فَلَمَنْ لَكَ لَهُ کَانَ
وَهُوَ كَيْمَيْ اَجْمِيْ کَارِگَنَارِی

یہاںِ محبت کا طورِ اللہ آللہ

یہ اہلِ محبت کا، طورِ اللہ آللہ
یہ طبیب، یہ دل کا سرودِ اللہ آللہ
یہ مسراجِ تقدیر کی انتہا ہے
یہ آنکھوں میں کھبٹا ہوا سبز گنبد
یہ اہم راہ کا مسل، رادِ حربِ سبز گنبد
ہوشامِ مدینہ، کہ صحیحِ مدینہ
لگاتا ہوں ہیں رقصان میں جلوے ہی جلوے
غفاریٰ مدینہ پر کیا چھار ہے
دیوار بھی کی، ہوا ذوقِ فضائیں ...
عجیبِ روح پر در، عجیبِ ذوقِ افزا
مدینہ کا اسپ طہورِ اللہ آللہ
ذیعسرہ کا پردہ، نہ کسریٰ کی پردا
نہ ہجودوں پر مائل، نہ غلام کا تھا باہ
یہ عاقنا کا مشتی غیورِ اللہ آللہ ...

لہوڑِ عشق

جمالِ محمد ابین آبادی

عشقِ خاموشی بھی ہے، آزاد بھی
یقینیتِ فاش بھی ہے، راز بھی
عشق کا خبام بھی، آعناء ز بھی
نئی نیزیانِ عسرا ک جا د مری
تو نے جب مجکو دیئے ہیں بال پر
بُشندے پھر طاقت پر دار بھی ...

کیف سوزِ غم بھی ہے، اور ساز بھی
میں کہ ہوں مست متنے سوزِ خودی
در و غم، آہ و فتحاں، سوز و تپش
نئی نیزیانِ عسرا ک جا د مری

عَضْبَ الْيَمِّ

شیخ حنفی و محدثین اور علماء اسلام

دعاصل یہ کیا ہے، کس حقیقت کے نتھریں، اس پر زدگیری نظر فدا یافتے
تو ہر شخص کے ذہن میں ہاتھ اسافی اسکتی ہے اور ایسا صفوٰ ہوتا ہے
کہ «ایک سوچ کہا بنا بنا یا مضمون ہے جو کسی باقت ارجاعی علماً
حلاجی تھا کہ طرف سے سقراط طریقہ برور ہے جو لایا جا رہا ہے، اور با وجود
صد ہزار مسافی دہمگیر و سیچن ٹالا ہے اس کی گرفت مذہبی و کلی مضبوط
سے ضبوط تر ہوئی جا رہی ہے، یہ صاحب اقتدار علماً علماً و جلال
سمیع چکا اقتدار تمام کائنات پر چھا بھا اور جاری ہے، آپ ہر ٹانیے،
سر لئے باری تعالیٰ کائنات کے کوئی بُر کنیت ہے جسے کوئی ہدایا
کہتا ہے تو کوئی بھگوان، کوئی گاریت ہے تو کوئی پرماتما۔

بہر کیف اس کے کتنی اپنے نام ہیں، یہ دیکھی ہے جس سفید اس
کو سیدا کر کے اس کی طرف ریات دندگی کو کبھی فرامہ کیا، اس کو اپنے قابو
بڑا نکو کرم و بصیرت عطا فرمائی، تاکہ ہر دیدہ بینہ، قلب متوڑ رکھنے والا
اس حقیقت کو کچھ اور اپنے ماں کو بھولے و اس کی اعتماد کے اندر
وہ کہیے ناہ دردی سے نا زانست، اور اگر وہ اس سے بازدھائے تعالیٰ
گرفت سے خلک کر کہیں، ماہر بھی زخمی کے، اس کی مفرد کردہ ابتلاء سے
کجا تپاگئے، سوئے اس کے کو وہ خداوس کو اپنی اعتماد سے چھٹت
دیدے سے، ماہظہ ہو دیں کی ایات اسی حقیقت کو واضح کر رہی ہیں جس کو
اس سے اپنے اختری خیر پر نازل فرمایا ہے جو لپٹ سے پہنچ سافی قیامت
کی امسد فریں، اللہ اللہ کی سے مشوش گئیں تک و مرد ہوئے کہ ۷۷۷
قسطنطینیہ۔

اللہ دری ہے جس نے تم کو پسیدا کیا، پھر تمہاری ضرورت کی
چیزیں داد دیں عقل دفعہ، لمحہ، تاک وغیرہ، با پھر جو کو وہ مور ہیں یا لیکا

ابد یہ ایک حقیقت ہے جو ہے کہ انسانیت کا ابتلاء
Islam ہونا اس کے قلب و ذہن کے گاہ اور کاغذ پر ہے جو اس کے لیے
خالق کو بھول جانے اور اس کی ہدایات کو لفڑا لذا کہ دینے سے پیدا
ہوا ہے، آج یہ مصائب جو اس کو ٹھیک ہوئے ہیں وہ اس کے
ہم گیر ہیں کہ اس کی زندگی کا ہر گز شر کسی دل کی حیثیت سے متاثر
ہو چکا ہے، اس سلسلہ میں کہیں کثرت پاراں کی وجہ کے نتیجے
سلاپ اپنے عذاب نکلنا اسکے تیرہ ہمارے دینی اماموں کو کلائے
جاسا ہے جس تو کہیں مرتکب نکل سچی جوئی خصلوں اور کھیتوں کو تباہ و
تلاخ کر کے قلمات ارضی کو ناقابل کاشت بنا رہے ہیں۔ اور اگر
کہیں تیرہ تسلسل طرفانی ہو جاؤں کے قرار و جھوٹ کے انسانی جان و مال کے
ناکاف کر رہے ہیں تو کہیں زندگوں کے درشت ناک جھٹکے اس کو
موت و جہات کی کلکشیں میں مٹا کر رہے ہیں، اور اگر کہیں قومی
گروہ ہمیشہ اپس میں متفاہم ہو کر قتل مخون دلوٹ فاست اگری
کہ اندر گرم کر رہی ہے تو کہیں بھروس اور تو یوں کے ذریعہ ایک دوسرے
اگر سر سا کو اپنی داد دی کا ثبوت فرامہ کر رہی ہے۔

بہر ہائی انسانیت لیکی گئی فحوادث اسماقی شہر اس ان
دبریشان ہے تو دہمری طرف آفات سلطانی سے تمہارے دہمیان
۷۷۷، اصلیح ایک ایسا سے پناہ لائنا چاہی بیانات کا سلسلہ اسکو لپٹے
ٹھیک ہے جو سے ہوئے جس سے پھکانا نا ممکن ہو رہا ہے، جو کو
اس خصوصی کی تحریت کے فرامہ کرنے والیم ہو یا اس کی ضرورت نہیں ہے
وہ شرخوں سے بچنے والی کو بھکر قدری شہریانی کا راستہ ہے جو اپنے
ماں زندگی میں کامیابی کے حاملہ یا ان کی سرگزشتی کو سلطانی

(۱۱۷) فاطمہ (۱) کہدے تو اسی صرف تم کو ملے بندوں ڈرانے
والا ہوں۔

بُنْ تَقْرِيْبَانِ کوئی کے اکثر دیشتر مقامات پر اس خصوصیں
خاص تو چیزیں فرمائی ہیں مگر مندرجہ حد رکایات اپنی نوبت میں خاص
حیثیت رکھتی ہوں، جن سے ملاحظہ کے بعد اپنے پر ایجمنی طرح اونچی بالوں
کے سارا خدا شرک اگنیوں ہی کا تجربہ، شرک کی حقیقت سے تو
اپنے ماقبل ہی ہو گئے، ضرراً فنا خانیں یوں کہیے، کہ شرک اس کو کہتے
ہیں کہ کوئی شخص ہماری اختدالی اعلیٰ کو یاد نہ ہوئے بلکہ اس کی
اختدال کو مجھ سے کرے، اس کی احاطت کرے، اس کو اپنا ہندو مسلمانوں
سے کہا، الگ چکر اس خصوصیں اس کا اپنا نفس ہی کروں، پھر حقیقت یہ ہے
کہ جہاں کوئی شخص اپنے نفس کی احاطت کرے نہ کہ اس پر ضاد کی راہ
کھل جاتی ہے۔

بُنْ اسکی کا نام بھالیتے، اور یہ سہن قلبی پر بصیرتی کا،
پھر قلوب کا سے بصیرتی انسان کو کس قدر خطرناک حرض میں بنتا
کر دیتی ہے، ظاہر ہے کہ اس کا جسر روحانی گل کا گل فضاداً نور
پہنچاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے باخواں کی وجہ سے جشتگردی
اوہ مشغفہ رہتی ہے،

بُنْ جہاں جائے گا لندگی پھیلاتے گا، وہ حضرت گردے گا
ادھر کی نفا کو مستغن کر دے گا، اس کی نیفت عالم انسان پر طاری ہے
پاسناوار چند بر شخص اسی وادہ کا سارے فریتے،

بُنْ ایک حقیقت ہے کہ جب کبھی بھی زین پر ایسا فدا دیکھی گیا
اور اس نوبت اس طرح جسم کی مٹتا تو اپنے اندھارا یوں مٹھو گریں
کھانی اونچی دیکاریں، مٹلا ہو کر یا اس درجن کی شکابین گئی، خدا کی حقیقت
جو شیعیں آئی اور اپنے خاص بندوں کو پہنچایا کیا، ان کے ذلیلہ اپنے
عالم پرندوں لئے اپنے پیغام کو پہنچایا، یہی طریقہ حضرت محمد صلیلہ
بیعت کے قبل یونگ چاری رہا، اور اپنے کی بیعت کے بعد ایک مکمل
نظام حیات اپنے کا خوں، ریکھ رعلان کر دیا گیا کہ اب قیامت تک یہی
شریعت الحفوظ رہے گی، اس کے بعد کوئی بھی ائمہ گانہ کوی رسول، پھر
اپنے کے محبوب کو امت متعذلہ قرار دیکھا اس امر کی ذمہ داری ان پر رائی
گئی کہ دھرمی انسانیت کے ملاح و مخلوق کا کام امام وحی رہے۔ ملاحظہ
ہوں ذہبیں کی آیات اسی حقیقت کا انکشاف کر رہے ہیں۔

بُنْ روزی قیامت مکوڑ عہد میں کہے گا، کیا، وہ لوگ حسکہ اللہ کا
شریک قرار دیتے ہوں اسے ایک کام بھی کو سکھیں (ہر گوئی ہے)
وہ پا کرے، اتنا کی ان شرک اگنیوں سے بچنے والی انسانیت کے
امال کی وجہ سے ہیں اور سندھہ میں، ضاد پھیل گیا، اس کی وجہ سے
کہ الش تعالیٰ اتنے کے بعض احوال کا ادا ان کو جکھنا چاہئے ہیں تاکہ وہ اس کی
طرف پہنچ جائیں، اس سے کہو زین پر چل پیدا کر دیکھو ان سے پہلے لوگوں کا کیا
انعام ہوا جو جس کے اکثر لوگ شرک کرتے۔

قل میں پنجیمہ سے نعلیون نکلے، دل الانعام (کوہ ۸۶)، قرآن عظیم۔

اں سے پھر چودہ سین دھنند کی اندر چارا یوں سے تم کو کوہ بیانات
دیتے ہے، جملہ لا اگر اک چیخا جیکے اس کو پہاڑتے ہو کر اگر اس ہی اس نے
ہم کو کیا ایسا قوم ضرور شکر گزار جانے ہے ملکے، کبھی وکہ اللہ تکہ اس سے
اوہ حقیقت سے بفات ویتا ہے، پھر اس کے بعد بھی تم شرک کرتے ہو
کہد وہ اس بات پر فتاویٰ دیتے کہ تم پر تھاں سے اور پر ادھر تھاں سے
ہاؤں مل کنکنے سے غاذ بھروسے، یا تم کو گردہ درگردہ مل کر کے ایک دوسرے
سے بھڑاٹے اور ایک کی سخت کارہ ملزمہ دوسرسے کوچکھاٹے، دھرم کیم اس
وہ تاجیر بھیر کر رکامات بیان کرے جو اس تکہ سمجھو جائیں، اسے فاطمہ
تبری قدم سے جس اللہ کے پیغام کو بھٹکایا حالانکرہ باتلکھی باتیں ہے
کہد وہ اس بات پر فتاویٰ دیتے کہ بھٹکایا حالانکرہ باتلکھی باتیں ہے
کا ایک وقت مقرر ہے، جس کا وقت ایسی کام کو معلوم ہو جائے کہ سچائی
لیا ہے اور اس سے انکار کا کیا نتیجہ برداشت ہے، فکر کرنے سے میں نک
دالی کوئے (۲۰)، قرآن کریم۔

بہتری بستیاں پر جس کو ہم نے ہلاک کر دیا، کیونکہ وہ نلام
تھیں، اس بادہ ایذا چھوٹوں کے بل گزڑی ہیں، بہترے کوئی بکار نہیں
ہیں اور پیشکش مل جوان ہیں، کیا لوگ ملک میں چل پھر میں نہیں
کہ ان کے ایسے دل پر جاتے جس سے سکھیتے، یا ایسے کان ہوئے
جس سے یہ سن لیتے، اس بادہ کہ اکھیں اندھی انوں ہوتیں بلکہ نہیں
کے اندھے کے دل اندھے ہوتے ہیں (۱۱۷) فاطمہ (۱)، وہ لوگ تھے
ہذا کی جلوی جانتے ہیں، حالا کہ اللہ جرگز اپنے وعدے کے خلاف
نہیں کرے گا، اور تھاں سے ریکھ پاس کا ایک دن تھاں سے شارک ایک
ہیس کے ہلاک ہے، کتنی بستیاں ایسی تھیں جو نافرمان تھیں، میں نے
ان کو دھیل دیں جا اخراج ادا کر دھر کیا، دراصل ان کو میری تھی طرف اسماں

اصحاس کر دے گے وہ یہ بلا تحریری کر دیں یہ مچانی تجزیگی جو تمہاری
دعاویں سے مثل نہ سمجھی۔

اثر اکبر، صادق و مصدق نے اس سلطنتی حکومت پر فرمایا تھا
اس کی صحتی جو اگنی تصور ہے اسے سامنے بے اور وہی کہ ہمارے ہمکی ر
خراست پڑے ہی تھی، اجھے تو ہم کہا جا سکتا کہ محمد صلیم کی لائی ہوئی
ہدایت سے دینا واقعہ نہیں ہے، البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسے
اور آپ کا لائی ہوئے بیعام سے کہا اور اس کا ہر خطہ قریب قریب دشمن
ہو چکا ہے، الحمد للہ تعالیٰ یہ خوش ائمہ خبریں بھی ہماسے گوش گزار
ہوئی ہیں کہ ہمایت کی ایک جماعت اقامت دین کی جدوجہدی
مصروف ہو چکی ہے، عالم اسلام ایک و مسٹر جو طاقت کی مخصوص
گرفت میں بکڑا ہوا اس کی گرفت سے چکار لاماصل کرنے کی جدوجہد
ہے مصروف ہے۔

اس سلطنتی مصروف پاکستان و انڈونیشیا کا نام ہا مخصوص لہا
جا سکتا ہے، جہاں کے داعیاں حق کی جماعتیں ازماںی دوسرے گرو
بھی ہیں، اکابر حق کی مشت بری نہ کے مطابق طاغوت نے اپنی کل کی
کل شیخی کو ان جماعتوں کے خلاف تحریک کر دیا ہے، اور اس کیا ہے
یہ تحریک ہندوستان کا ذکر ہے کہا ہے تو یہی بدینتی لوگوں یہاں کی
جماعت کا موقف اس قدر کر دیا ہے کہ کسی شمارہ قدار میں ہمکی
اس کے باوجود دیہیں کی جماعت داعیاں حق بھی طافہ کی شخص میں
مبتلا ہو چکی ہے، اور بالآخر تمہید مردوں کا ان جماعت کو کبے مسد
رجیسے قید بست کی ابھی سلاخوں کے پیچے خال دیا گیا ہے، یہ پرانے
شکاری ان کے لگے ہر وقت ایک نئے روپ میں آتے اور
دعاویے ہرگز زین ہیں پھر اسی نیت پر فوت و اقتدار کے نشیں
ہے مگر اس حقیقت کو بھول گئیں کہ ان کی یہ سیسے پلا ہوئی طبلہ
جو داعیاں حق کی را جس کھلڑی کردی تھیں تحریک سیساں پر وصل
کے غیر مخصوص رہاروں میں خس و خاشک کیڑیوں ہمہ جائیں گی،
ان کا بھی یہی حشر جو کا گوگر شہنشہ میکریں کا ہمارا ان کی قوت و اقتدار
مخصوص فولادی تسلیک، یہاں کا ہمیشہ تو سے ہو ہکر جیش نہیں رکھتے
جو ہم اس کے پیکے سے جھوٹ کے کی علفت کی صلاحیت پہنچیں گے۔

متاخرہ میں یات ذیل میں حقیقت کا لکھا ف کر دیا ہے۔

یادِ عالمین میں سے فتح المقویک دلخواہ اخیری رکوع، قرآن مجید
ایمان حاد، رکوع کرد، سمجھ کرد، لپیچہ رب کی بیادت کرد
و رکھلاتی کرد، ترہوتا کرد کہا جاؤ، احمد اللہ کی راہ میں کوشش کرد
حساکر اس نکے کرے کا حق تھے، تم کو اس کام کے سے اس نے اختاب
کیا ہے اور وہی میں تحریک کی تھیں کی، اپنے باب اہم تک کے دین پر
قائم رہوں اسی نے پھر سے تھا امام مسلمان رکھا ہے اور اس زمانہ میں
دینہما امام مسلمان رہیا تاکہ یہوں نے گواریں اور تم درج و گواہ پر
گواہ ہو، بس پا قاعدہ مذاق پر ہو، نکوہ ادا کردا اور اعلیٰ کم خوبی سے
پکڑے رہو، وہی تھا را کار سازی، سو کیا اچھا کار سازی ہے اور کیا
یہ حاد دگار ہے، وکن الک سے شتمیں تک دل المفتر کوئی،
توبہ، ایک بھی نہیں تھی کو امت مسندل ہے ایکم اور لوگوں کے
مقابلہ (بروز قیامت) کو اہم ہو اور تمہارے رسول تمہارے گواہ دین
و قسم ای عنیم،

اسی بنابری خپور سے ارشاد فرمایا ہے "میرے قریب ائے
ہو ہے خدا تی پیغمبام کو اور لوگوں تک پہنچاو، الیچک، ایک ایسا کیونہ ہے
پھر اس سلطنت میں آپنا کار ارشاد بھیجئے کہ "میری امت
کی جیشیت بھی اسرا میں کے انبیاء کی سی ہو گئی تین آپ کی امت کے
صلحاء کی ذمہ رامیاں دیوی ہوئی ہی جو قدم میں اسرا میں کے ہیباں کو سچ
جیسا کو کسی اور جگہ خپور کرام نے سیدنا مسیح اکھریت ہوئی سے اور سیدنا
ابو بکر رضی کو حضرت ایمان تھی سے تشیع دی ہے، پس اس محادیث سے امت
صلح فریضہ اقامت دین کی ذمہ دل خپور ای کوی بھبھک امت مسجد
اس پر عمل پیرا رہی دنیا میں امن قائم ہوا، اور امت کے فقار کو بھی
کوئی دھکا نہ لگی سکا، اور جب اس طرف سے اقتدار مذکور نہ صرف
لکڑ کر لی تو اس کا بیچجہ ہے اکار نہ صرف یہ کہ امت مذکور تھری مذلت میں
گر گئی باکر، اس کی خفتت کے بعد، دینا کو جیں، وہی بصری کی تائیکوں
اپنے آغوش میں لیا، کوئی دھکی بھی یا نہیں ہے بلکہ تاریخ کے
اور اوقات اس کے شاہیں، ایکی وجہ ہے کہ ایک انسانیت قلم و سند
کی جگہ بیکاری ہے، پس اسی حقیقت کے پیش نظر خپور سلمہ نے ارشاد
فرمایا تھا، "اگر امر بالمعروف فی جمیں المکر سے خفتت بر تو مجھے تو تم
قام حکم ای سلطنت کر دیئے جائیں گے جو تمہارے مال تم سے جسم
چھینیے، تمہاری گردین ناپیں گے بیانات کر کم پھر سے اپنی ذمہ داریوں کا

مجاہدے ہم ہیں۔ ۱۔ تحریر دل اپنے ایمان کی اسلام فنا جائیں۔ نہ پھر اپنے احوال کو اس کسوی پر رکھیں اور دیکھ کر وہ کسر ہونا کہ زبان و مسلمان کے آماجھوں کو پورا کر رہا ہے، لیکن ایسا تو نہیں کہ اس کی ایسی راہ، باوناق

۲۰

خدا کی حکمت، گروہ خود میں ایسا الفقیر پارہا ہے تو عرض اپنے کر خدا را اپنے انس پر جنم کر کے اپنے اعلان میں ہے ان سادے اتفاقی کو کمال پھیلنے کی کوشش کرتے اور اپنے آقا کی بینادی منت

ہجھوالي کر پہنچ پر مل کر کے اپنے مالک سے نکات کا ہاتھ سنبھل جیسا کہ حضور نے ایں افاظ "کلا سیستھنا هدال عالم پر باتھوا حقیقت کو کہاں اپیٹا، تاکہ در فرانی ہے جسی یہی ایک صورت خلافی اتفاق ہے جس پچھے کی ہے جیسا کہ قوم یا اس نے نکات میں کی۔ یاد رکھیے اس کی دعوت و قتلیخ کے مرکز صدر، حساصینہ جوں ہیں، ہو ہام طور پر صادت گاہوں کہلا تی ہیں۔ بلکہ اپ کی زندگی کا ہجو شر اپ کی جادت گھوڑوں ہی مصیبہ و نظر یہ ہے جسکو اسلام نے جوں دیا تو

جب تک ہمکے مخصوصہ جات اس کے مقابلے رہے اجرا ہم صوروں پر

ہسل ہوتا رہا، ہم فائز امام رہے، جس کا اس کی طرف سے غائب بردا

اور صاحب کو ایمان ہائے حکمت اگل کر کے بظری اور ایمان پاٹا جائے

و معافرہ ہوش تھے، اور قاروں و فوجوں دہماں کو مجھے ہم نے ہلاک

کر دیا، موسیٰ ان کے ہائے محضرات لیکر گئے تھے، مگر انہوں نے دنہانہ

ملک بیس مرکشی کی لیکن وہ تم سے چھوٹ کر کہاں جا سکتے تھے، ہر یہ کی

اس کے قصور کی سزا میں پکڑ لیا گیا، ان میں سے بعض تو ایسے تھے جنہیں نے

پتھر برسانے والی آندر میں بھی اور بعض کو سخت آوارت پکڑا یا، اور

بعض کو ہم نے زندگی میں دھندا دیا اور بعض کو ہم نے گلوبیا۔ الشر

ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ خود ہی اپنے پر ظلم کرتے تھے

جن لوگوں نے اللہ کے سو اکی اور کو اپنا کار ساز بنا کر رکھا ہے، ان کی

مثال اس مکوئی جیسی ہے جس نے مگر ملیا ہے۔

۲۱۔ ایک حقیقت ہے کہ مسیح در گھر مکری ہی کا ہوتا ہے

کاش وہ اس حقیقت کو تجھے، اس حقیقت سے مافق ہو جائے

کے بعد ہم بالعمم عام انسانیت کے اور ہا الخصوص علم ہم اور حقیقت کے

کو ہم کے کھاتا ہوں اب وقت اگی ہے کہ قدرت کی اتفاقی لگائیں

سے نکات عاصی کرنے کے لئے کسی اور طریقہ کا رکاو احتیاط کرنے کے

فائدہ فرستگاں سے ڈو انتقام سکے (ابن حجر رکوع)، تحریر

ترجمہ:- اور لوگوں کو اس دن سے ڈاک جس تھے خدا اپنے کے ان کو ہمیں

ذوال نہ ہوگا حالانکہ تھے وہی ملکوں کے ملکوں جوں جوں

جنہوں نے خود اپنے پر ظلم کیا تھا اور تم پر بھلی چکا تھا کہ ہمہ اس کے

ساختہ کیا معااملہ کیا، اور ہم۔ تحریر ساختہ ملکیں بیان کر دی

تھیں، پھر ان لوگوں سے بھی تحریر کیں، اس کی تحریر خدا کے

علم بیرون تھیں، لیکن اس کی تحریر میں ایسی تحریر کر پہاڑی جسی پنج جگہ سے

میں جلتے دے، فیاض بکھرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وہہ

خلائی کر نہیں والا ہے۔ دیا درکھ، الش بلاشبہ ذر دست اتفاق یعنی

دلائے۔

جہاد و شہادت سے یعلمون ملک دلستگیت رکوح، تحریر علم

ترجمہ:- اور ہم دخود کو مجھہم نے ہلاک کر دیا، ان کے

کچھ ملکات تھے اسے نہ داریں، جن کو شیطان نے انکے ہدایاتیں

کر دکھائی تھیں، ان کو دسیدھی، ناہ سے روک دی تھا، حالانکہ وہ

صاحب ہوش تھے، اور قاروں و فوجوں دہماں کو مجھے ہم نے ہلاک

کر دیا، موسیٰ ان کے ہائے محضرات لیکر گئے تھے، مگر انہوں نے دنہانہ

ملک بیس مرکشی کی لیکن وہ تم سے چھوٹ کر کہاں جا سکتے تھے، ہر یہ کی

اس کے قصور کی سزا میں پکڑ لیا گیا، ان میں سے بعض تو ایسے تھے جنہیں نے

پتھر برسانے والی آندر میں بھی اور بعض کو سخت آوارت پکڑا یا، اور

بعض کو ہم نے زندگی میں دھندا دیا اور بعض کو ہم نے گلوبیا۔ الشر

ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ خود ہی اپنے پر ظلم کرتے تھے

جن لوگوں نے اللہ کے سو اکی اور کو اپنا کار ساز بنا کر رکھا ہے، ان کی

مثال اس مکوئی جیسی ہے جس نے مگر ملیا ہے۔

میقین و امگی

سید ضیوان بریلوی

اڑ تو جا درد، دم کی تہریں، نہیں ملی گی خوشی ملی گی
 قدم قدم پر خداواد کی، اگر بھر کی جو قی ملی گی
 مگر جو اس را کو کرپڑے، تو آگ رکھی ہوئی ملی گی
 جو چیز ساحل پر دھونڈتا ہو، وہ چیز طوفان میں جی ملی گی
 رو طلب میں فلانہ جھکو، رو طلب میں فلانہ جھکو
 امید کوونہ رہنا وہی، اس مقام جنوں میں کوئی
 شکرہ ہاپے نیارا، ابھری ہیر، نہی شعایں
 خواکا لابادہ جو جد و جہو، حیات میں سے رہیں نہی
 رہ جنت میں رکھی جا سکے، ایک لمبی ہو رفاقت
 عب دناد عجب ہو اے، سکون کا نام و نشان نہیں
 خراں کے دوستم سے محبل کی استغفار نا ایک کوں وہ
 ملی ضریں اسی پس میں بھار کاتی ہوئی میں

حافظہ حالمپوری

عشرہ

زخم پر زخم کھ پاتا ہوں پھر بھی اے دوست مسلک آپا بھو
 دیکھ میرا خبگ کہ میں پہسم در و سہتا ہوں غم اٹتا ہوں
 صبر کر کے جفا سے پیکھ پر حسن کی آمد و پڑھتا ہوں
 تم نے پوچھا کبھی؟ کریں ہرم کیوں ترپتا ہوں تملتا ہوں
 اس کا انجام دیکھے کیا ہوں ربطان سے پڑھا تا جھاتا ہوں
 میں عشرہ کی زبان میں حافظ
 اپنی رو داعم سنا تا ہوں

تندارستی حسین دل و رجوانی

کوہ قرار رکھنے کے اصول

گھر سے سانس نہیں قائم محدث کے لئے بہت کافی ہے جیل قتلدی دیگر امور کی طرح پابندی کے ساتھ ہوتی چاہتے ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ ایک دور و زمانہ میں اور پھر مگر بیٹھ رہے اس طبق تو یا تو فائدہ کے لفڑاں ہوتا ہے۔ ضعف احصاب کے مردین کو زیادہ دور میں چنان بھی مضر ہے اتنی دور چنان چاہتے کہ تکان محسوس نہ ہو محمل می ہوا خوری ہی ایک مکروہ مردین کے لئے کافی ہے۔ لاہنسہ اور ناقوان کو تو دو گھنٹے اپنے پنگ پر صرف کرنے چاہتیں ہیں خوری نہیں ہے کہ اس وقت کا مرد سو کر گزارے مگر یہ ضروری ہے کہ اس وقت میں پورا پورا آرام و سکون حاصل کیا جائے۔ اللہ فرمی اور اس وقت میں پورا پورا آرام و سکون حاصل کیا جائے۔ اس وقت فرمی اور میوں کو باہم الہدی و رش کرنی چاہتے۔ بعد ازاں ایک درجن ٹھیکیں اور کچھ ڈنڈہ بہت مفید ثابت ہوں گے۔ دروش کو بھی مکن کی حد تک نہیں ہیچا ناجائز ہے۔

غسل [چیل قدمی یا ورزش کے بعد ہمارا جسم ضرالت کو جلدی سنبھالنے کا طرف پیدا کر دیتا ہے اور یہ ضرالت ہماری جلد کے باریک بریک سوراخوں میں اگر رُک جاتے ہیں، ابھی محدث یہ لئے ان سمات کا ٹھلا اور صاف رہنا نہایت ضروری ہے۔ انکو حاضر کے ذریعہ یہی صاف کیا جاسکتا ہے۔ پس اچھے غلطے لوگوں کو چیل قدمی کے بعد از این غسل کرنا چاہتے ہیں۔ سلضوان اور لوگوں اور سرو پامی نے مگر نے وادے لوگوں کو معہت میں کم سے کم تین بار تو ضرور نیمگھم پائی تھی۔ نہیا ناجائز ہے۔ غسل ایسا جگہ ہونا چاہتے ہیں جہاں پول کے جھوٹکڑی رہیں۔ غسل کا اچھا وقت سچ کا ہے۔ گرسوں میں راستے کے سل جو بھی زیارت

وجہہ شہری طواری ماں اور ترقی کا یہ دور بسہر کرتا ہے کہ محدث کو برقرار رکھنے کے اصولوں کو معلوم کیا جائے اور ان پر حقیقت سے مل کیا جائے۔ کیونکہ جو اس شہر و میں زندگی کی گذاری نے، اکا نوں، اکارناویں اور مگروں کے اندرا مصل کی کھنڈ سکپ کام کیسے سے دیاں ہیں اور احصاب پر یہیت زیادہ بار پڑتا ہے۔ جیسے جسے کہ ہمارے شہری بھائی اور بھیں جماں طور پر بہت سکر کر دلکراہتے ہیں اور اسے دن مختلف بیماریوں کا شکار پڑتے ہیں۔ تندارستی کو برقرار رکھنے کے کوئی دشوار نہیں۔ اصول اصول نہیں ہیں صرف متوازن غذا۔ چیل قدمی۔ تازہ ہوا کا حضور صفائی کا حضور اور معمولات ترددی ہیں۔ اعتدال و باقاعدگی وغیرہ پر تندارستی کا اختصار ہے۔ اصول قدرت کے وہ بہترین اکسیری نہیں ہیں کہ جس کے استعمال میں کچھ کلیعت اور دشواری نہیں ہوتی۔ بلکہ افسوس یہ ہے کہ ہر شخص ان کو حیران ہاتھ خیال کر کے لائیں تو جسے نہیں سمجھتا اس سے تو بھی اور باریکی کا یہ تجربہ کر لوگوں کی صفت نہیں بدل بہرہ اخلاقی ایڈر ہے اور مگروں کا اوسط احتدام تباہ ہا ہے۔ ماسوقت ان بھی اصولوں کے متعلق یہ کچھ مفید معلومات پیش خدمت کردیں تاکہ ان کے ذریعہ یہی صحت کی حفاظت۔ اور افسوس کا افساد اور جہاں تو تک لیکھ داشت کو سکیں۔

چیل قدمی [صحیح کی چیل قدمی ہترین ورزش ہے۔ محدث کے نے یہیت مظہر ہے۔ یہیں انگریز ممالک سے موجود ہے۔ آخری حصہ میں پر فضاظام کی سیر کرنی چاہئے کسی محلے میدان میں پڑھتے ہوتے جا پہنچنا اور تازہ ہوا میں لہے لئے

کس کے پکانا چاہلے ہے اور ایک وقت دستخوان پر کمی اور کم سبزیاں مزدود ہی ہوئی چاہیں تاکہ خدا متوازن رہے۔ مختصر اس اصول یاد رکھو کہ روزمرہ کی فوراً کلا تناوب یہ نہیں۔ تیراب خدا یعنی ملے ہوں وہ شور کیفیت والی نئی تباہی محبت قائم رہ سکتی ہے۔

کھانا کھانیکے اصول اگر دوسرے چل کر آئے ہو یا کام کرنے میں کھانا مانتے کھاؤ۔ بہتر یہ ہے کہ تھوڑی دیر آرام کر کے کھانا کھاؤ۔ اگر مجبات ہو تو گرم پانی سے پر ڈھونکی جسی شناور کو رنگ نہ لو۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ چاچا کر کھاؤ۔ ہر قدر کو اس قدر چباو کہ یہ بار بار کھانے میں کھاپ دہن خداست بخوبی اسی جملے۔ کیونکہ اعابے ہیں تھا کو زد ہضم بادی تھا اور دیہی ہضم کی شکایت نہیں ہوتی۔ یہ بات کمی نہ بیولو کو جو تقریب سخت اور خشک اپ کے معدہ میں گیا ہے ہضم میں فور پیدا کرے گا۔ یہ کھجیر بیچھے کو پیچھے ہامدہ ہے یہی خدا جو جو جتنی ہوئی ہے اور جو اسی طاقت اور احصابی قوی میں اضافہ کرتی ہے باقی خدا کی جذبیت خداست نہیں ہے۔ تحریک پیدا کرنے والی خدا میں نہ کھانا کھاؤ بلکہ خاقد طاقت کو خدا کی جذبیت کے ساتھ پیدا کر دیں۔ کھانے کے بعد بہتر ہے کہ دس پندرہ منٹ آرام کرو۔ بالخصوص صور پر کمی خدا کے بعد چند منٹ دائیں گرد و چند منٹ ہائیں کرو۔ کھانے کے بعد بہتر ہے کہ دس پندرہ منٹ خوراک بہت پانی صور پر مانجا ہے۔ البتہ خدا کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیتے۔ تو یاد ہے سرو پانی میں کھانے کے ساتھ پیا مضر ہے۔

رُوحِ عُمَّ اور غصت کی حالت ہیں کھانا ہر کام اس اثر رکھتا ہے۔ جو موسمیں رُوحِ عُمَّ یا مرد کھانا کھاتے وقت تین ہوئی چھٹھ ہوئے رہتے ہیں ان کو بن پہنچوئی نہیں پڑتے۔ عقلمند ہوتیں کھانا کھلتے ہیں پاکھانا کھاننے کے لیے بعد ایک کم بات نہیں کرتی ہیں اور میکوئی ایسی جبرستی ہیں جس کو مرد کو خفتہ آجاتے یا وہ متغیر اور ملوں پر جاتے۔ تعلیم یافتہ شوہر بھی اسی طرح اپنی بیویوں کا خیال رکھتے ہیں۔

وقایت خدا خدا کے اوقات کے تعین ہیں اس کا مذوق رخیاں رکھنا رائی۔ سرکار۔ پیشوا۔ اچار۔ پرہم کی ترشی چٹ پیچی اور زیادہ بھی کی عندها میں تند تھی خراب کرتی ہیں۔ جو لوگ گوشت۔ اندڑا۔ بھلی۔ اٹھائیاں چھٹ پیچی اور مٹیں خداوں کے ماوی ہوں ان کو گوشت سبزی شامل

فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو محسوسی اور جنراخی ای حالات کی پایا جائے اس کے ساتھ کپڑے استعمال کرنے چاہیں۔ سنگ اور چست کپڑے یعنی اسکے جوستے اور تنگ جوستے اور تنگ ٹوپی استعمال کرنا مزدود سے زیادہ بھاری اور گرم کپڑے سے جسم پر لادنا محنت کے لئے مضر ہے اصول یہ ہوتا چاہتے کہ جسم کو گرم رکھنے کے لئے سروپوں میں ایس کپڑا ہوتا جاتے کہیں میں گرمی نہ یادو ہو اور کپڑے کا وزن ہکا ہو۔ گرمیوں میں ایسے کپڑے ہوں کہ وہ پسند نہ رکھیں۔ بلکہ اپنی خشک کرنے رہیں ہوں۔

متوازن خدا خراہی محنت کے گوتاؤں درجہ میں خیر متوازن اور غیر مناسب خدا بھی ایک بڑی دھری جیب کوئی شخص خیر متوازن اور خراسی ہشم کی خدا پر عرض کئے زندگی بسرا کرتا ہے تو اس کے جسم میں قوت دافت کم ہو جاتی ہے وہ بیماریوں سے لکھنے کے قابل نہیں رہتا اور بڑی اسی سے امرض کا شکار رکھتے محنت کے قائم رکھنے کے لئے میثراہی خدا میں کھانے پاکی طرف پاکیں جو سب ای بدلتی طبوتیں بھانتے تیراہیت کے شوکیہیت کی طرف پاکیں ہوں۔ لیکن خواراک کی اکثر جیزیں شکا گوشت، چھپی، پانش شدہ سیلا چادل، دھلی ہری دالیں، میسہ دہ کی پوری کچوری، پراوٹس، مٹھائیاں، سفید مٹپی، چار، ہبہ، اندڑا، وغیرہ تیراہی خدا میں ہیں جو بدن میں تیراہی کیفیت پڑھانے کے ملادہ اپنی تیری سے مدد اور آنٹوں میں خراش پیدا کرتی ہیں۔ لیکن اگر ان خداوں کے استعمال کے ساتھ ساخن کچھ بدل اور بزرگی مٹلا ٹھاٹھ، پانک، خرد، سلااد، چادر، شلغم، توری، بوکی، بھنڈی، چنڈر کا استعمال بھی رکھنا چاہئے تیراہی خداوں کا اثر کم ہو گا۔ لیکن ہوتی سبزیوں کے ساقہ کو کش میں کھیلی گا جو مولی، مٹاٹر، سلااد، شلغم ہیں میں سے کوئی ایک چیز کی حالت میں بھی دستبر خراہی پر ہوتی چاہتے۔ دالیں چھلکے دار کھانی چاہیں۔ چھلکا تو اسی اور صفائی محنت ہوتا ہے۔ گوشت کا بکشت استعمال۔ سیلا چادل، بیگن۔

اروی۔ سیل۔ گلڈ۔ مونگ۔ بھلی۔ گرم صاصا۔ تیرم جون دالا سالی۔ رائی۔ سرکار۔ پیشوا۔ اچار۔ پرہم کی ترشی چٹ پیچی اور زیادہ بھی کی عندها میں تند تھی خراب کرتی ہیں۔ جو لوگ گوشت۔ اندڑا۔ بھلی۔ اٹھائیاں چھٹ پیچی اور مٹیں خداوں کے ماوی ہوں ان کو گوشت سبزی شامل

خوب بہت سی مقدار میں دیجئے تھے اور مرغین فذائیں لکھائیں تو اسے
معنی ہے ہی کہ آپ صدھ کو آرام دنا ہیں جاہتے۔ اسے تمام راست
کام کی ناپڑتائے جس سے صدھ خراب ہو جائے۔ آپ حکمِ خدا کے
آصل ہے تو کہدیتے ہیں کہ صدھ خراب ہو جائے بلکن کبھی شریعت
کو صدھ خراب خود بھر جائیا ہے کہ خراب کیا جائے۔ دراصل صدھ کو
خراب کرنے والے تو آپ بھی ہیں جن کا صدھ زیادہ کمزور ہو اور پھر
میچ نہ ہو وہ ۲۴ گھنٹے میں صرف دو وقت کھانا کھائیں، ناشستہ بھی نہ
کریں۔ لبست سہ پر کوشیریں چھوٹ کارس، استھان، کھلی کھلی میٹھائیں،
ایک تند راست انسان کے لئے آٹھ گھنٹے کو تنا

مشنہ کالینا کافی ہے۔ لیکن کمزور ہو اور بیمار کو

روش گھنٹے سو باتا چاہتے۔ شب کو سو نے
کے نتے جملہ ہے بستر پر لیٹ جاؤ تاکہ

حکم نہ ہونے پا سے۔ اور مسحر کو

وقت سو یہے اٹھنوا کر تھا را

حیم اور دلخ قوت مہائل

کوئے۔ زیادہ بات گویا ک

جاگنا اور بوشت و خواند کا

کام کرنا صحت ہے بلاشبہ اللہ

حالات کو پاک

خیالات ایک و پاک خیالات

کا اثر جسمی صحت پر اچھا پڑتے ہیں۔

ذات کو حقیقی المکان رکھی و ختم اور فکر سے بچاؤ۔

ہر وقت کی جلس، مہنث اور کوئت صحت کا سنتیا ناس کر دیتی ہے
لائی، حسرہ، غصہ اور چڑپے پن کا شکار نہ بخو۔ روزانہ اپنے
ذہب کے مطابق خدا کی پرستش اور عبادت کرو۔ ہر عمل میں خدا
اور حمدہ برداشت کر رہے۔ ۵

دل بھی یکست بھرا ہو سرسری بکی سے بھرا

ہو ہماری زندگی کا نیک۔ ہی ہر مرد عما

موسم سرما کے خصوص و قوی ناشستہ ایک سرما بین صدھ

بلکہ اور انہیں فدا

کو سعہم کرنے اور اس سے صلح خون بنتنے کی صلاحیت بھی جاتی ہے۔

تفسیر ابن حثیر (اردو)

بیوی جسم میں تو توں کا ذہنیہ تجھ کرنے کے نتے ہترین نوام ہو۔ ملا دو
اڑیں خود توں کی خصوص پر مشتملہ بیماریوں کے ملاج کے نتے بھی ہے
مددوں زمانہ ہے۔ خود تین لیکووس یا کے مرض میں بیماریوں کے
پنڈیوں اور جوڑیوں میں درد رہتا ہو۔ بھوک کم بھائی ہو۔ پیش اب بیماری
آتا ہو۔ باوجود حمدہ خدا ھلکتے کے بعد بہر و نکر دری تیرتھی جاری ہے،
اولاد پیدا نہ ہوتی جو یا ہر بار جمل منان چو جو چاہو تو وہ غریب میں کم سے کم
چالیس روز میں ہو جائیں ہو۔ سو نوچ بیج کاں سچ کو راستہ میں استعمال
کریں۔ الگ کوئی مرض نہ بھی ہو تب بھی اس کے کھانے سے صحت د
تند رختی برقرار رہتی ہے۔ یہ مشہور دو اسے اور ہری مکاروں
مرتبہ کی آزمودہ ہے۔ موسم سرما اس کا استعمال
کے نتے نہایت مزون ہے۔ اس کے
استعمال سے ہر کام کا نگہدار جاتا
ہے۔ اور اس و دلکشی پیدا
ہو جاتی ہے۔

کون ہا جبر سلطان ہے جس نے اس شہرہ آفان تفسیر کا نام دنستا ہو گا۔
خود ہو کر کار غازہ اسحاق المطانع نے اس علم تفسیر کا سلیں اردو ترجمہ آیا۔
حسن و خوبی کے ساتھ شائع کر دیا ہے پانچ جلدیوں میں کمل تبیث ملکہ پیٹ
جلد شرمند پر (ہر جلد ملحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول ۱۰۰ اور جلد دو پر اس اسوم
جلد شرمند پر (ہر جلد ملحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول ۱۰۰ اور جلد دو پر اس اس فہرست
۹۰، اچہارم، اٹھاچیم، ایک ایجاد مطلوب ہو تو فی جلد دو پر اس اس فہرست
مدد و ناشتہ میں اپنے مزاج اور
حالات کے مطابق دو حصہ چار
ہو جاتے گا۔

مکتبہ محصلی دیوبند مدنی سہار پور اندوں یا گاہ جرم کا ملودہ شکر قندل کی پیر
کا اثر جسمی صحت پر اچھا پڑتے ہیں۔

(لے پیلے) با جو کی روی کا ملیدہ دغدھوں میں سے کوئی چیز
استعمال کر سکتے ہیں سب نتے ہتری ہے کی ایک انشتہ
کی زردی خوب پھیٹ کر ایک بڑا چھپ خالص ٹھہر ملک اولی کھالیسا
جاتے اور اپر سے گرم گرم دودھ پا کھرنا کافی ہے۔ دودھ کو انہی سے
اور شہد کے ملکیہ میں ٹھہری سکتے ہیں جن کا اصلہ خراب ہو بکر دو
آن کو تم پرست اثاثہ یادہ مفید پڑتے ہیں۔ الگ اس سے بھی زیادہ خدید
اوٹھوی ناشتہ کرنا چاہیں تو شعبہ صحری ۵ تو ۶۔ دارچینی ۷۔ تو ۸۔
زخمیں ۹۔ تو ۹۔ خولچان ۱۰۔ تو ۱۰۔ میٹھائی روی ۱۱۔ تو ۱۱۔ نبات میٹھیہ تو ۱۲
سخوت بنکر رکھیں۔ صحیح کوہ ناشتے سے لیکر ایک تو ۱۳۔ سخوت
لے کر ایک انشتے کی کمی زردی میں خوب ملائیں اور کھا کر اوپر سے

تین گرم دودہ شہید یا مگلو کو روشنال کمکے بیٹھیں۔ زیادہ دودہ کی چار بھی پی سکتے ہیں۔ عمر کی زیادتی کے سبب یا صحافی کا پیدا ہی اور بے عنده لیف کے باعث جسمانی و قویں بیشتر اور وقت جو انتظام جو ہمارے اسکی تلاشی میں ناشستہ ہے ہو جاتی ہے اعصاب بھی تباہ ہے ہیں جیسے انہیں کچھ بھی کاکر نہ دوڑ گیا ہے۔ بیٹھے آدمی جن کی مگر اور جو زندگی میں درج ہوئے آئنا ہے۔ کھانی اور میرے میں بہتر ہوں وہ ہمون سہاگ سونپنے بخوبی خاص سے بچھو فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک بات یہ تو شکر لیٹھ کے کمزور آدمی کو سب سے بچھت کو بہتر بنانے والی اور صحت کی حفاظت کرنے والی نہ اؤں کو منجھا دینا چاہئے۔ میں تو محض فذ کی تبدیلی سے بیماروں کو شیک کر لیتھی ہوں۔ میرا ایک طریقہ ملاج یہ بھی ہے کہ کمزور اور بجا لوگوں کو اُن کے ملالات ملے اور کوسم کے مطابق ایک پروگرام بنائیں جس کی وجہ تی ہوں جن پر عمل کرنے جو بہت بلدوہ تندروست و تو ناہو جانتے ہیں۔ تدرستی پر ہی ہماری جسم کی ساری شیزی اکا دار و دار ہے اور صحت کی عدمگی بہت حد تک اُس خواراک پر خصربے جو ہم اس شیئیں میں ڈالتے ہیں اس نے خواراک کی طرف پہ مدد و دستی چاہتے۔ یہ خیال صحیح ہے کہ قبیحی ضدا ہی طاقت بخش ہوتی ہے۔ غریب ہزار جب بچھتے آئش کی تازہ روٹی ملگ پاٹ کے ساتھ کھا آئے وہ کہیں بہتر فنا کھا آئے۔ پہنچت اُنلیں میر کے ہماری مصالحہ دار چیزیں فنا میں کھا آئے۔ یاد رکھو جندا جس قدم سادہ اور بیخی ہیکی ہوگی اسی ہی جلد ہم ہم کر خون ہمالج پیدا کرے گی۔ صحت نہ بخپہ کے لئے متوازن نہ اؤں کے متعال کی ضرورت ہے۔ متوازن قدمائیں وہ ہیں جن کو میں روزمرہ کے مام اصول میں اور لکھ بھی ہوں۔ ناکریں کو چاہئے کہ اپنے مدن و تندستی کو برقرار رکھنے کے لئے دوزمرہ کے مام اصول پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ موسم سرماں کے مخصوص ناختر کا بھی استعمال کریں۔ اور اپنی ہور لوگوں کو بھی کرائیں۔ تاکہ ہم ہم اُنکے موسم سرما کی تکلیف کی برداشت پیدا ہو جائے۔

دُرِّانِ حَفْ



کوہ مل کے طوٹے (متقل عنوان) (تقدیر و تبصرہ)

شامل کر دیا ہے، یعنی اس سے کتاب کی افادیت بس بھا اضافہ ہوا ہے، اس کو پڑھ کر اپنے ایمان ملنے الگری ہی کی پامردی وحدت اور حق اور ایسا ان گلم کا دل افسوس نظارہ کرنے پر یہ استدیوں میکھ رکھتے ہیں۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اصل کتاب نہ شاز کے باشے میں نام صاحبہ ترکیت ہے تعلق تمام تفصیلات اور حادث و فیض کے مسئلہ کی احادیث صحیح فسر کرنا کو درست ترین طریق پر، اور کرسی کا سبق یا ہے طریقہ ان جرح و تغیریتیں بحث توجیہیں کامیاب ہیں ملکہ زم تسلی اتنا خاتمیہ کیا گیا ہے، اور کوئی شبہ ہیں کہنا رہی ہے اہم ترین رکن ملکہ اس طرح ادا کرنسی کی قیمت جس طرح مدد و معلم کے نزدیک وہ مطلوب ہے، ایک طریقہ اور مقدس قیسم ہے جو ہرود میں مامتالسلیمین کے نیچے لازم ہے اہم اعاقل تو نفس نہادی سے گزیاں ہیں دو سکر خلائق روی پڑھتے ہیں اسیں بھی اکثریت اپنے لوگوں کی سے جو نہاد کو ساری طبعی عجیب بلکہ ایک بار غریب تر کر پھیک دیتے کے نہاد میں پڑھتے ہیں، حالانکہ اسلام کے تمام ارکان میں نہاد سے زیادہ اہم کوئی شبہ ہیں اور اس کو کمال نہاد پر ادا کرنے کا حقیقی خوش اصولی سے ادا کیا جائے کہ ہے، اہم ترین ناظرین سے گزارش کوئی گئے کہ اس کتاب کا ہر لکھ و فور طلاق و فریادیں اور اس پیش پیش کردہ جزویات کو ملاحظہ ہیں محفوظ کر کے محلی جلد پہنچائیں اس کی افادہ مدد و معلم کے پیش نظر ہم نے مکتبہ تحریک سے منکار کر فریاد کر دیں مدد و معلم کی سے۔

اسٹیبل از وال اہمت انشی - امیر شکیب اسلام

مفاتیح عالم تقدیر محدث دوست کو مر
امیر شکیب اسلام۔ مصروف کان بلند مرتبہ ایڈیشن گلوبال میں سے ہیں

کتاب الصافیۃ مصنف: عجمی، امام الحدیث الراوی (دار الدوای)

حضرت امام احمد بن حنبل
کارخانہ تجارت کتب دکانی جایا تجھی طیہ صاحب - ناشر - نور محمد
مفاتیح عالم، قیمت معتبرہ دوست کو مر جو۔ جند وستان میں
”مکتبہ تحریک دیوبند“ مل کری ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل کسی پایہ کے نیچے گزی سے ہی، اسکا علم ہر صاحبہم کہے، حضرت امام شافعی کی رلائے ایکچہ بالکے میں ہے کلے احمد بن حنبل، اپنہ امام ابریث سیدھے کے ہم سے زیادہ عالم ہیں، جبکہ آپ کو کوئی صحیح حدیث پہنچے ہیں بھی مطلع فرمایا کہے ملکہ زمگی اسے اختیار کریں۔

حضرت امام شافعی مفتولہ میں عارضی طور پر بینداو تشریف لے گئے تھے، مہاں سے خصت ہوئے تھے ارشاد کیا کہ ہم بخاری سے جلوہ وارہ حقیقت رہے کہ احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ، زیادہ پڑھتا نہاد زادہ اور زیادہ حکم میں نہ مہاں نہیں بھوٹا۔

”صلی اللہ علیہ وسالم علیہ“ امام حسینی جلالیت شان کے ائمہ میں عرض کردیتے ہیں، ورنہ فی الواقع ان کی مغلظت قادر کا نامزد ہی ہے کیا ملکہ پروری کو رکھ کر سکتے ہیں جو ان کی ملکی کا وہیں کو کچھ کے اہل

ان کے زپرورد، سپر فلک رکھنے والے، اور ان کی تاریخی و تسلی کے

حوالوں کو اٹھکے آگاہ ہیں، ”فقہ بحقیقی قرآن“ کے مسلمان اپنے

حسن تاریکی استقامت میں راست کا خوت یادہ ملی جسما دکی زیادیں ایک

غلہاں جیشیت رکھتا ہے، فالص اپنی معاصرہ حیات کی مغلظت و اجیت کے مشیش نظر ہو مترجم نہ کتاب کے آغاز میں آپ کی مفتولہ سوال بخچا کر بھی

اسلام نے جو مختلف قسم کی عبادتیں انسانوں پر لازم کیے ہیں وہ
حصہ چیز ہندگی ادا کرنے تک محدود نہیں، بلکہ ان ہیں سے ہر ایک انسانی
حصالیں ہیں تو کوئی بھی حصلت کا سوت بند کرنے اور ابھی حصلت کو بھائیت
کا ہم کام کام دیتی ہے، اور اطلاق حسنات کے درجہ اور مدد کا بہت کمہ

تعلیم اسلام اور کی یہ اعلیٰ تین اخیر صب رات کے ترک انتباہ پڑھئے، اسلام
کے سارے امام مذاہب ہیں، حبادات کا ادارہ بہت عدد دیکھنے ملک
کے تمام دنیاوی شعبوں ہیں، مگر مذاہب بعض نیکے اعلیٰ کی تسلیم تلقین پڑھیں
گئے ہیں، لیکن اسلام کا دائرہ حبادت بہت وسیع ہے، اور جس طرح

وہ نمازوں کے زوال کو ان کی اپنی کوئی نامیں بھی نہیں تابے اسی طرح وہ دیگر کے تمام اعلیٰ
اعدوں نیادی شعبوں ہیں، ان تمام اصولی اور جنی ادی ہاتھ کو حبادت
کہتے ہیں جن سے صالح معاشرہ کی تعمیل مذکورہ اور فارکتی ہوئی ہے
مثلاً اس کے بیان ہمارے کی خوبگیری اور امن ادی ہی حبادت مذکورہ مگر
مذاہب پرے صرف ایک "نیکی" سے ریا ہے کہو نہیں سکتے، اس کے نزدیک

علم کو ظلم سے روکنا بھی حبادت گئے خواہ کی مل اور جانی ہو، جبکہ دیگر

مذاہب اسے نفس حبادت ہیں بلکہ بخوبی ادا کرتے ہیں، اسلام کا خاتمہ

چونکہ حبادت گیراہ مذاہب اسی پرے، اسی سے وہ انسان، کائنات اور عالم

کے دریافت شکوں کو ہر بہتر سے اہمیت دیتے ہیں جو کہ حبادت و حبیب تر کر دیتا

انہوں نا ہات کی رویں پھر کوئی مدد و سے اسے کوئی کوئی جلوہ شکار گز

وہی کہ ایک شکیب کی حبادت، قصیدہ اور صدایے بلکہ کوئی حبادت کی حیثیت ہے

تغییل اور حبادت کو حقیقی ایسی بانی ہوئی ہے وہ جو اعلیٰ مذکورہ
مذکورہ سے کہتا ہوئی اور جو کوئی کوئی مدد و سے کوئی کوئی جلوہ

ہیں جو مقرر ہیں اور ان کی خوبی کی تباہ اور خوبی کو کوئی کوئی حبیب کا خالی

ترک کا تیرے ہے اور کوئی بکار حصلت کی خود کو کوئی کوئی کوئی جلوہ مذکورہ اور جو مذکورہ اور

اعتماد کرتا ہوئی ترقی کرگا اور خوبی ملکیت کو حقیقی تبدیل کرائیں تو کوئی کوئی جلوہ

کی خادی ہوئی ہیں جو بیرونی اور ایسا بھروس اور جو ایسی جوانہ کو دریج گز کرنے والے کو

بیوی بخوار کو پورے ہی خوبی دیں اور حبادت کو سلیقہ درکار ہے جو صدروں پرے کو ارادت مذکورہ سے

جگ کر کر اول کو جو نہ تھا، عالم انسان کو پہنچ لادیں جس نہ کوئی تکرار نہیں کیا تھا کوئی مدد و سے

پالا لو گی قلچ بانگی تباہی کیستہ استعمال کیا گیا، اور خوبی کو کوئی کوئی ارادت

کو اسی تقدیر نہ لے سکتے کہ مذکورہ، اسلام کے صولہ اور دیسیں وہ ایسا بھروس کوئی کوئی ارادت

میں نہ کر سکتے اور کوئی کوئی دش بیش بات اور مکمل کوئی کوئی دش بیش

ہے اس اور ایسے کام اسی طبقہ میں کوئی کوئی دش بیش

جھوٹوں سے قبھی چھپا شکے ذمہ بھیرا اسلامی اظہرات و قیمتیات کا دفاع
کیا اور ایسے ملکوں میں اپنی برکات اور حفاظتیں پیش کیں، لیکن انکی
وزیرست استقامت میں بھی ہار ہیں مانی، اور آج ان کا نام غایبوں اسلام
کی فہرست میں ہے۔

پیش نظر سر کتاب ایک خط کا منفصل جواہر حسین سائل سے
اسلام اور کی مدد و سے زوال اور اخطا مار دکھانے کے موڑ و قلک کے اسی سے
صل دریافت کئے ہے، ان کے شروع میں وہ خطاب ہے، احمد
فخری تہذیب علم اور پیشہ حسی اور قیصر اسلام کے تکمیل ہے۔

سماں کے زوال کو ان کی اپنی کوئی نامیں اور اسے کوئی قیود کا
نیچہ تو سبھی مصلحتیں بتاتے ہیں لیکن ایک شکیبے لئے متعلق دو اسیں جواب
میں جن واقعاتِ حق اپنی اور امثال نقاشر سے اس حقیقت کو واٹھ کیا
ہے وہ اپنی نوہیت کی بے مثال جیختہ، اسیاب زوال کے بالائے میں
مضض کا اندازہ پیغمبر یا محلہ ہیں، بلکہ اعتماد و شمار واقعات اور ایسا
میں اسند اس سے وہ ملئے انداد سے اور وہ حسے کو ایک روزن حقیقت
کی طرح واضح کر دیتے ہیں۔

ہیں ایک شکیب کی زیادہ خوبی، لیکن کی حبادت نصیب نہیں
ہوتی، اگر ان کا دامنی اسلوب تحریری یا چوپیں لفڑیں صیفیں میں باہم ایسا ہے
تلقین کے ساتھ کہب احمد مکتبے کے آپکے تکمیلے ملکت اسلامیہ کی
بہت ملکیت مذکورہ خدا کے مذکورہ میں ہیں، آپ کا تحریریں انتہائی
کشش دسراست کے باہم وہ دھان و حفاظت پرستی اور خلیل اور بہا اور ہیں
جگہ واقعیت پسندی و متفوہیت اور بکار اوسے۔

یہاں ذرا مکھتی ہے کہ فلسفت میں جن صفات و
حصالیں کے ملکدان اور جن خراجمیں کی موجودگی کے زوال کے ندال کا
سبب تھیرا یا ہے اُن کے اصل مرضیت اور خسر ج کا اتنا مفضل تک نہیں
کیا جتنا کہ بیان مناسنے طبیوم ہوتا تھا، حقیقت ہے کہ حسر میں ایسا
دولت کی حبیت، قوچی سے فیرتی، بھیس، مٹا خفت، عذابی اور قحطیت
بیہی خھاٹی میں، یادی اسکریپشنوں کے زوال کے اسیاب اور خیر
علوم دیتے ہیں، لیکن زیادہ حقیقت پسندی اور خود سے کام لہا جائے
تو مسلم ہو گا کہ پسپت ذریعہ حصالیں اسیاب اور سرچشمہ نہیں بلکہ زوال
پیش کے اجزائے ترکیبی ہیں اور اصل فتن و منج وہی ترک قرآن و سنت
جس کا ذکر صحفے سے اخیری فہرست کیا گی۔

شرف الدین یہاں اور محمد عاصد وغیرہ کی شریعت حسب ہے جیسے۔
وہ وقت جو کتاب نبیرہ تبصرہ ہے وہ سچ نہیں توجہ ہے
دو کاموں میں آئندہ سامنے اصل اور ترجیح و لذت شائع کرنے گے ہیں،
بزرگ اسلام میں مولف نے سوال سوایی حدیثیں صحیح کی جیں جس میں دینی
احکام بیان ہوئے ہیں، اباد دار ہوئیکی وہ سنتے کتاب یہ ہے مفید
ہونگی ہے، اور ترجیح سلیس اور عالم فہم ہے، کتاب کے شروع میں
جناب مولا ناصد اور شید نعمانی نے معنف کی زندگی کے ضروری
حوال لکھی ہیں، جن کا ماضی ذیعت بر کتا ہے جیسی ہی، اور جو مانع از جنگ ہے کا
ایک جمل تعارف پیش کرتے ہیں، اس تعارف نامہ میں پرداز خواستہ
اپنے جو کسی ایک شعر کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

مازالت فی صدق و الحویل تجربی ب

لا تناهى عقل ولا تختبر بیح

ترجمہ: ... جنت کے سفینوں میں نہ رہتا ہی رہا، میری عقل
نے جب کو کام دیا و تجربہ ہے
خدا صائم ہوئی کا ترجمہ ترمذ نے جنت کی جوں کر دیا، کسی
خاص قریبے کی موجودگی میں تو بیک عروی کے منی جنت میں جائے گی
لیکن یہاں کوئی قریبے موجود نہ ہو، میں "عاجز ش نفس" اور "جنت" کو مراد
ٹھیک رہنا چاہتے تھیں کی تو یہیں کے مراد فہمے۔

تسانیں کی نہ مان شاہد ہے کہ ہوئی "عاجز ش نفس" کی تعبیر
کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور مولانا اس میں دم کا پہلو لازم کیا ہے جو بکر
"جنت" میں "دم" اور "تجربہ" لازم نہیں ہے۔

تعداد کے بعد کتاب میں مولانا خیر الدین مصاحب جائزہ صحری کی
طرف سے یادوں میں کا اضافہ ہے جس میں علم الحدیث کی اصطلاحات کی
تفصیل تشریح اور متبادل کتب، عادیت کا اجتماعی ذکر ہے، اضافہ
ہے حد مفید اور پسندیدہ ہے۔

جو موئی طور پر کتاب دین کے ارد اور پر کپڑیں ایک بیش بہا
افتادہ ہے، اس سے جیساں ایک عالی کو منائب دینے سے ماقبل
ہوئے کامیل ذریعہ ہاتھ اٹھیے ہیں ان جدت دو ترقی یافتہ
لگوں کو جو اسلامی ماہرین فنا فلان یعنی قلمبند پا افترا اور دیدعت کا
الزم، و کوئی کوئی درست کریں اور مغلک بنا دیں یا کا ذرہ دا شیرا دیں
ہیں، پر حقیقت اعلیٰ میں سے کوئی ہمارے سچے موجود دفتر نہ ہیں

جو سی شہودی و کم ملکی کے باہت داخل، اور دلوں کو اباہجہ دینائے
چہرے ہیں۔

بلور غ المرام مترجم

ترجمہ کا نام درج نہیں، صفات عزیز
کھانی چھپائی کا قدس و جلد پر شہری طاقت اگر دیکھنے میں گلے ہو شہر
تیمت اکھر پڑے، شائع کر صحت۔ نور حسد کا راغہ تجات کتب کلائی
اعظیں صدی ہجری کے عالم اجل اور قدر نیز را حافظ
اپنے جسم سبقاتی کے ہارے میں اگر ہم حقیقی لوگ اپنی کانی احتلال ہیں
اور غیر معاملہ مژاہر رکھنے والے دہراتے تو شاید کہتے ہیں جسم اس
لائق نہیں کہ معلوم و متنی میں ان کے کسی قول سے جلت پڑی جائے بالکل
مشان میں ملے کے لفڑا اسنتھاں کیجیہ ہائیں، لیکن ہم حقیقی اچھی
طرف ہم سے تباہ کر تقدیم اس لائق نہیں ہے کہ اس پر تقدیم تعارض
ہے ارضی وغیرہ کی تغیری اس لائق نہیں ہے کہ اس پر تقدیم تعارض
کی بینا درکھی جائے، بلکہ اس ملہ وحق اور مسلمین ملت کی تمامی کوشش کے
سر اہم، ان کی دینی و مدنی کا احترام کرنا اہم ان کی پسندیدہ حیثیت کا
انتباہ کرنا بہتر نہ ترویج ضروری ہے بلکہ وہ خوبی ہے جس کے
نتیجے میں ہمارے خالی ہیبکے نہایت پاسے تعلم شافعی اور عصی مدد مکفر
کی تھانیف راتایف سے لبریز ہیں، اور حصہ بخواری کو شافعی
جا سکتے ہو سے بھی ہمیں بھی بخواری کو احکام اکتا ب بعد کتاب بدل دیکھے اور ملتے
ہیں کوئی تأمل اور ناگواری نہیں۔

ان پسندیدی اصطلاحات کا مصالح یہ ہے کہ اگرچہ عالم از جمیں بکر
تمہ کی تیزی، بیساکی اور "نشتریت" نے ملے اسے اضاف کے ساتھ
کچھ اچھا سلوک نہیں کیا، اور جبکہ باقی اضافاتے حقیقی حضرات کیاں بھر
سے قلعہ کوئی عتیقیت نہ ہوئی چاہیئے تھی، لیکن حقیقت اس کے پرفاصلہ
ہم اور ہمارے کثیر اضافے اضاف حافظ اصحاب کی بعض ناپسندیدہ
قلعہ باروں سے قلعے لکر کر کے اتنا ملکی کا فخر کا احترام اور قدر
کرتے ہیں جن کا پاہ اور مقام بلند ہے اور جو مانع اصحاب کے قلمبندی
غیر معمور ازان افتاد سے پاک ہیں۔

لاریب حافظ این جسم ایک ذرہ دست قائم، ٹھے ہمارا دت
گزار، بہت ذہنی و متنی اور کثیر تھانیف کے مالک ہو گزے ہیں
"بلور غ المرام" ان کی شہود تھانیف میں سے ہے جس پر فتااضی

تم سائیں، جبکہ ہم اسے ترقی پسند حضرات کو کوئی احتراض نہ ہو اور اسلامی نظام حیات کی کتب قوانین اگر تقدیر میں چھپوں تو وہ جیسیں کو مدد اور نے دین کو مشکل بنا دیا ہے، گواہان کے نزدیک زندگی کے صرف بعض شعبوں سے بحث کرنے والا جزویات کا تکمیر نہ ہوں اور ایسا جزویات کے لئے تکمیر کی طرح کوئی تکمیر نہ ہو اور مالک و ماعظیہ سے بحث کرنے والی جزویات کا کشیدہ رقابی احتراض ہے۔

جنوں کا نام خود رکھدیا خسر دکا جنوں

بلکہ زندگی کے ہر شخصیہ میں بے شمار چھوٹے بڑے احکام کی تلفیخ خود حضور مسیح کو میں اور رامی اسلام کے قول عزیز نہ ہی ہے اور فتحہ کامگت، صرف اس قدر ہے کہ انہوں نے دنیا کے سبھا اصول قیاس الطلاق اور دلالت وغیرہ سے کام سے کو جزویات کو محلات سے اور فروقات کو اصول سے کال کریمۃت و قوم کے سامنے رکھ دیا ہے اور افسوس شریعت کی وجہ دین کو مدد اور پیغمبر امدادیہاریت صرف کوئے بھی حقیقی خلوص اور شیک نہیں کے ساتھ مفکن نہ تھی اسے بالکل افت پوری ویانتداری اور اعماق کی ساختہ انجام دیدیا ہے، عبرت کا مقام ہے کہ دنیا دی نظام ہے زندگی کی کتب قوانین لوگوں کی المددیجیں

وَظْرِيْهُ أَخْرِيْتَ - - باقی الرَّفِيْعَهُ

وَكَسِيعَمُونَ هُمْ كَلَمَتِيْلَهُ - - باقی الرَّفِيْعَهُ

درست کلی ہوئی اور بھی جیز کو سکر ایمن نہ چاہیے
تمانیک مذاق کیوں ہیں جس کے باہرے ہیں
یہ خلائقیں دھالا کر اس جیزی حقیقت پر نہیں
ایمان لا تاجلیت تھا، اچھا، رات اور پریتیں
چاہیکا۔

شاہزادہ اسلام (جدید)

عاصم غوثاء

آنحضر کے وصال مبارکے آپاں کی یادیات پیدا ہو گئے، حضور کے عاشق صحابہ نے کس پیشال صبر و فضیل، فہم و تدبیر اور حوش عمل کا ثبوت دیا، خلافت راشدہ کے قیام کی کیا صورت ہوئی ان تمام احوال کو انتہائی تاریخی صحت کے ساتھ شکری و جدا فرسی زبان میں ملاحظہ فرمائی ہے۔ بقول حضرت بالہرعت اوری خورجیسیل در پیغمبر حیری با ارت پیسپر پر دلکش طباعت و کتابت کیسا تحریقیت مجلد نہ دو دلکھا دشکور پا پھر پے